بسم اللہ الرحمن الرحیم

کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربك ذو الجلال والا کرام۔

الحدیث: بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ﷺ

مسائل تجہیز وتکفین

تالیف

مفتی وصی احمد قادری علوی

ناشر

جامعہ امام احمد رضا اسلامک ریسرچ سینٹر

بھساول مہاراشٹر

سلسلۂ اشاعت	نمبر۔
کتاب	مسائل تجہیز وتکفین
تالیف	مفتی وصی احمد قادری علوی
تصحیح مسائل	مولانا محمد ریحان رضا قادری امجدی
تصحیح الفاظ	کلیم احمد قادری (M.A, B.Ed)
کمپوزنگ	قادری کمپیوٹر گرافکس بھساول
صفحات	١٤٤
سن اشاعت	١٤٤٥ھ/ ٢٠٢٣ء
تعداد	٥٠٠
ناشر	جامعہ امام احمد رضا اسلامک ریسرچ سینٹر
قیمت	100/- Rs

ملنے کے پتے

١) جامعہ امام احمد رضا اسلامک ریسرچ سینٹر۔ بھساول

٢) مرکزی دار الافتا والقضا فیضانِ امام احمد رضا۔ بھساول

٣) رضائے مصطفٰی اکیڈمی۔ دھرن گاؤں ضلع جلگاؤں

٤) البرکات پبلی کیشنز: محمد علی روڈ بھساول

٥) دار العلوم شعیب الاولیاء کٹلیا چوراہا ضلع بہرائچ شریف

٦) مدرسہ عربیہ امیر العلوم پیر بتنی شریف

باسمہ تعالیٰ وتقدس

شرف انتساب

نہایت خلوص وصد ہزار عقیدت کے ساتھ ہم اپنی اس تالیف کو مذکورہ ذوات قدسیہ کی طرف منسوب کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

سیّدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مظہرِ عیسیٰ سیّدنا سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سیّد آلِ رسول برکاتی مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سید عالی نسب قطب وقت علامہ میر محمد اسمٰعیل صغروی واسطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مجدّدِ اعظم اعلیحضرت امام احمد رضا محدثِ بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ المشائخ حضور شعیبُ الاولیاء محمد یار علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مفتی اعظم ہند علامہ محمد مصطفٰی رضا قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مفتی اعظم نانپارہ مفتی محمد رجب علی قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وارثِ علومِ اعلیحضرت علامہ اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

عقیدت کیش

عبدہ المذنب **وصی احمد علوی** غفرلہ

سربراہ اعلیٰ جامعہ امام احمد رضا اسلامک ریسرچ سینٹر

وخادم مرکزی دارالافتا والقضا فیضان امام احمد رضا

بھساول مہاراشٹر

کلمات تشکر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ

لا تعداد حمد وثنا حاضر ہے اس رب کائنات کے لے جس نے ہم جیسے بے بضاعت کو خدمت فقہ حنفی عطا کی اور کروڑ ہا کروڑ درود وسلام نازل ہو وجہ تخلیق کائنات حضور پر نور یوم نشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ جن کے در سے نور ہدایت ونور علم ملا اور بہت بہت تحفہ وشکریہ ومدحت حاضر ہے اساتذہ کرام کے لے جن کی نوازشات سے میں اس لائق ہوا اور بہت بہت دعائیں ہیں ان کے لے جو اس کتاب میں میرے شریک کار بنے رہیں اور جنہوں نے مالی امداد کی اور اشاعت میں حصہ لیا میں دعا گو ہوں کہ جن لوگوں نے اس کتاب کی اشاعت میں کسی بھی طرح حصہ لیا مولی تعالیٰ ان سب کو دنیا وآخرت میں سرخروئی اور اس کا بہتر صلہ عطا فرمائے اور ہم سب کی آخرت کے لیے اس کو زادراہ وذریعہ مغفرت فرمائے آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارك وسلم تسلیما کثیرا

(مولف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس (سنن ابی داؤد)

فہرست مسائل

کلماتِ تبریک

ماہر فقہیات وجزئیات محقق عصر خلیفۂ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی محمد افروز عالم نوری صاحب قبلہ

صدر شعبہ افتا جامعہ رضویہ منظر اسلام درگاہ اعلیحضرت بریلی شریف یوپی الہند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد: عزیز القدر مفتی وصی احمد صاحب زاد اللہ تعالیٰ علمہ واقبالہ ماشاءاللہ نہایت سنجیدہ، باصلاحیت، ہونہار، باادب اور نیک ہیں زمانۂ تعلم سے ہی تحقیق و مطالعہ کا اچھا ذوق رکھتے ہیں جامعہ امام احمد رضا اسلامک ریسرچ سینٹر بھساول میں ان کی دینی خدمات سے متعلق خوش کن خبریں گوش گزار ہوتی ہیں بہت اچھا لگتا ہے ابھی ایک کتاب بنام ''مسائل تجہیز وتکفین'' بصر نواز ہوئی۔ بعض مقامات دیکھے خوب اور مفید پایا۔ اللہ پاک اس کتاب کو مقبول عام فرمائے اور موصوف کے علم وفضل اور اقبال میں بلندی عطا فرمائے آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اجمعین

بندۂ ناچیز محمد افروز عالم نوری بریلوی غفرلہ
خادم تدریس وافتاء جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف
۳۰ ؍ربیع النور ۱۴۴۵ھ
بمطابق ۱۷/۱۸ اکتوبر ۲۰۲۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ جمیل

وارث امانتِ بلبل ہند و جانشین بلبل ہند ماہر علوم کثیرہ

حضرت علامہ مفتی محمد خالد رضا قادری

خانقاہ عالیہ قادریہ رجبیہ ناناپارہ شریف

عزیزم مفتی وصی احمد قادری علوی صانہ المولی المنان عن شرور الزمان واوصلہ الی مدارج العرفان، وتوجہ بتیجان الکمال والعرفان فقیر کے نہایت قریبی ساتھیوں سے ہیں، دوران طالب علمی مدت دراز تک مصاحبت رہی۔ موصوف نہایت سادہ مزاج، بلند اخلاق، سیدھی طبیعت کے مالک ذی فہم عالم ہیں، ہمہ وقت طلب علم میں کوشاں، مطالعاتی ذخیرے میں جدت کے خواہاں رہتے۔ انہیں سب گونا گوں خوبیوں کی وجہ سے جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف کے جملہ طلبہ میں نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے، فقیر سے ہمیشہ علمی نوک جھوک چلتی رہتی، کبھی کبھی ہمارے طویل علمی مباحث کے اندر مسجد رضا میں بیٹھے ساتھی بھی بڑے ذوق سے حصہ لیتے۔ انہیں وجوہات سے چند ہی دنوں میں اساتذہ خصوصی شفقت فرمانے لگے۔ ابھی ابھی حضرت موصوف کی مرتب کردہ کتاب بنام ''مسائل تجہیز وتکفین'' چیدہ چیدہ نظر سے گزری۔ دیکھ کر شادمانی ہوئی کہ موصوف نے اپنی مطالعاتی کاوش سے نہایت عمدہ، نفع بخش خوشہ چینی کی۔ اگر بعض جدید مسائل اور اضافہ کر دئے جائیں تو یقیناً کتاب کی افادیت میں مزید چار چاند لگ جائیں گے۔ مولی تعالیٰ سے دعا ہے کہ روح عالم، راحت عالم، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حضرت کی خدمات کو قبول فرما کر کتاب کو مقبول بنائے۔ آمین یارب العالمین

ابوتراب محمد خالد رضا قادری غفرلہ
خانقاہ عالیہ قادریہ رجبیہ ناناپارہ
۶ ؍ربیع النور ۱۴۴۵ھ بروز جمعہ بوقت فجر

تائیدِ جلیل

ماہر فقہیات حضرت علامہ مفتی شیخ صدام حسین قادری اڈیشوی

مفتی رضوی دار الافتاء مرکز اہل سنت بریلی شریف

باسمہ تعالیٰ وتقدس

بے حد مسرت وشادمانی ہوئی جس وقت محب گرامی وقار حضرت مفتی وصی احمد صاحب اطال اللہ تعالیٰ عمرہ نے بتلایا کہ میں نے ایک کتاب مسائل تجہیز وتکفین کے نام سے تالیف دی ہے آپ اس کا مطالعہ کر کے اس پر کچھ لکھ دیں اس کتاب کو بالاستیعاب تو مطالعہ نہ کر سکا مگر چیدہ چیدہ اس کا مطالعہ کیا مفتی صاحب قبلہ نے بڑی عرق ریزی سے اس میں کتاب وسنت اور کتب فقہ سے وہ مسائل جمع فرمائے ہیں کہ کتاب عوام وخواص دونوں کے لے مفید ہے مزید اس کتاب کی خوبی یہ ہے مسائل سماع موتی پر تقریباً پچاس احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام جمع کر دیا ہے جو اس کتاب کو چار چاند لگاتی ہیں یہ حضرت موصوف کے وسعت مطالعہ اور کتب بینی کی روشن دلیل ہے موصوف زمانہ طالب علمی ہی میں مطالعہ کے شوقین تھے فراغت کے بعد شہر بھساول میں خدمات دینیہ کے لیے جب سے پہونچے ہیں تب سے بہت سے بدمذہبوں اور مخالفین اعلیحضرت کو دندان شکن جواب دینے میں مصروف ہیں انھی خدمات کو دیکھتے ہوئے اس علاقے میں آنے والے اکابر علماء اہلسنت نے آپ کو افتاء وقضاء کے منصب پر فائز کیا اور شہر کے مرکزی دار الافتا والقضا فیضان امام احمد رضا میں خدمات فقہ وافتا وقضا کے فرائض انجام دے رہیں ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ رب قدیر اس کتاب کو مقبول عوام وخواص بنائے اور موصوف کو مزید خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے والحقنا معہ بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

شیخ صدام حسین قادری اڈیشوی

خادم رضوی دار الافتاء مرکز اہل سنت بریلی شریف

۹ ربیع النور ۱۴۴۵ھ ستمبر ۲۰۲۳ء

تقریظ

حضرت علامہ قربان قمر ہاشمی صاحب قبلہ دام فیضہ

سابق اُستاذ ومفتی دار العلوم سبحانیہ املی پورہ بھساول۔ مہاراشٹر

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم۔

قوتِ فکر وعمل پہلے فنا ہوتی ہے
تب کسی قوم کی عظمت پہ زوال آتا ہے،

زیرِ نظر کتاب ''مسائلِ تجہیز وتکفین'' مفتی شہر بھساول مفتی وصی احمد علوی قادری رضوی زید مجدہ کی تالیفِ لطیف ہے۔ آپ یادگارِ اعلیٰ حضرت جامعہ رضویہ منظرِ اسلام بریلی شریف کے جواں سال فاضل اور لائق وفائق مفتی کے ساتھ نکتہ رس خطیب، اچھے قلم کار اور قوم وملت کے ہمدرد بھی ہیں۔ موصوف مسلکِ اعلیٰ حضرت کے شاہین صفت مبلغ اور فروغ سنیت کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہنے والے بلند ہمت داعی وناشر ہیں مفتی صاحب قبلہ کی اہمیت کو جاننے کے لیے یہ بیان کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ عارف باللہ ولی برحق صوفی ملت الحاج الشاہ صوفی محمد مستقیم خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مرض وصال میں فرمایا کہ میری نماز جنازہ پیر طریقت رہبر شریعت فاتح خاندیش ابو الحسین میر سید عبد القادر میاں کو نئی پڑھائیں گے۔ اگر یہ نہ رہیں کہ دورے پر ہوں تو مفتی وصی احمد قادری پڑھائینگے اللہ تعالیٰ مفتی صاحب قبلہ کے اقبال کو مزید بلند فرمائے زیر نظر کتاب اصلاحی وتبلیغی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس کتاب میں موصوف نے دورِ حاضر کے ایک ایسے اہم موضوع کا انتخاب کیا ہے جس سے عوام تو عوام ہے بہت سے خواص بھی غفلت وبے اعتنائی برتتے ہیں۔

خداوندِ قدیر وعلیم وخبیر جل جلالہ کی بارگاہِ بے نیاز میں دعا گو ہوں کہ اس ''کتابِ

نایاب'' کومقبولیت عام وخاص کی پیشانی کا جھومر بنانے، اس کے مولف کو''دینِ متین'' کی خدمات جلیلہ جمیلہ انجام دینے کی توفیق ورفیق عطا فرمائے اوراسباب و احباب مہیا فرمائے، حاسدین و معاندین کے''شر وفساد'' سے اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

آمین ثم آمین یارب العالمین بجاہ جدالحسن والحسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

دعا گو ودعا جو۔قربان قمر ہاشمی عفی عنہ۔
ڈائریکٹر جامعہ گلشن فاطمہ للبنات سیوان بہار
۲۵ صفر المظفر ۱۴۴۵ھ بروز منگل

تقریظ

مؤید معمولات اہلسنت حضرت علامہ محمد سراج الدین برکاتی صاحب قبلہ
سابق ناظم تعلیمات دار العلوم مجدد اعظم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

الحمدللہ ثم الحمدللہ کتاب کو پڑھ کر بڑی مسرت ہوئی کہ مفتی شہر بھساول مفتی وصی احمد علوی زید شرفہ کی محنت رنگ لائی تحریر کی معنویت کا اندازہ محرر کی صلاحیت اور وسعت مطالعہ سے ہوتا ہے عربی کا مشہور مقولہ ہے قدر المولف بقدر المولف کتاب کا مولف جتنا عظیم ہو اتنی ہی کتاب عظمت کی حامل ہوتی ہے موصوف زمانہ طالب علمی ہی سے جبکہ تحصیل وطلب کی راہوں سے گزر رہے تھے اسی وقت سے ان کا ذوقِ مطالعہ وسیع رہا۔

مرکز اہلسنت جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں عرس حامدی کے موقع پر جبکہ مفتی صاحب قبلہ کی دستار بندی تھی اس وقت ممبر پر نبیرہ اعلیحضرت علامہ سبحان رضا خاں سبحانی میاں ولی عہد خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ و دیگر مشائخ کرام و مفتیان عظام ملک و بیرون تشریف فرما تھے ممبر سے استاذ العلماء شارح بخاری علامہ محمد عاقل رضوی صاحب قبلہ شیخ الحدیث جامعہ رضویہ منظر اسلام نے خصوصی طور سے چار فارغین منظر اسلام (۱۔نبیرہ بلبل ہند مفتی محمد خالد رضا نانپاروی ۲۔ومفتی وصی احمد علوی ۳۔ومفتی افضل رضا بریلوی ۴۔ومفتی محمد نسیم رضا سنبھل مراد آبادی) کے علم وفضل و وسعت مطالعہ کا تعارف کیا تھا جن میں سے ایک مفتی وصی احمد صاحب قبلہ بھی تھے جن کو جلسہ عام میں بلا کر صاحب سجادہ کے سامنے تعارف کرتے ہوئے کھڑا کیا تھا بعد دستار بندی جب روم (ازہری کمپلیکس) پہ واپسی ہوئی تو خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ رجبیہ کے ولی عہد محمود ملت حضرت علامہ محمد محمود رضا قادری زید مجدہ نے

نبیرہ بلبل ہند مفتی محمد خالد رضا نانپاروی و مفتی وصی احمد صاحبان کو ایک جگہ کر کے جس میں علماء کی کثرت تھی دعا خیر کرتے ہوئے اظہار مسرت پیش کیا دعا ہے کہ مولی تعالیٰ موصوف کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو قبولیت عامہ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

گدائے برکاتی: **محمد سراج الدین برکاتی**

نزیل حال بیلورحسن کرناٹک

مؤرخہ ۲۷ صفر المظفر ۱۴۴۵ھ

تقریظ

عالم باشرع مفتی عبداللطیف صاحب قبلہ

ناظم تعلیمات جامعہ تاج الشریعہ لال باغ برہان پور ایم پی

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

ماشاءاللہ زیر نظر کتاب مسائل تجہیز وتکفین عالم نبیل فاضل جلیل حضرت مفتی بھساول مفتی وصی احمد قادری علوی صاحب کی نظر سے گزری بے حد مسرت ہوئی کتاب کا بالاستیعاب تو مطالعہ نہ کرسکا لیکن مختلف مقامات دیکھا خوب سے خوب تر پایا۔ موصوف نے بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ کتاب وسنت اور کتب فقہ سے وہ مسائل جمع فرمائے ہیں کہ کتاب عوام وخواص سب کے لیے مفید ہے موصوف، زمانہ طالب علمی ہی سے مطالعہ کا کافی ذوق وشوق رکھتے ہیں اور مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت اور فرقہائے باطلہ کے رد وابطال میں ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں موصوف کی خدمات کا ثمرہ ہے کہ بھساول کی سرزمین پر دو سال کی قلیل مدت میں مرکزی دارالافتاء والقضاء فیضان امام احمد رضا اور جامعہ امام احمد رضا اسلامک ریسرچ سینٹر کا قیام عمل میں آیا خالق کائنات سے دعا ہے کہ اس کتاب کو عوام خواص میں شرف قبولیت بخشے اور موصوف کو مزید دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوات والتسلیم

عبداللطیف رضوی

سنی جامع مسجد لال باغ برھان پور

۱۶؍ربیع النور شریف ۱۴۴۵ھ/ مطابق ۲؍۱ اکتوبر بروز دوشنبہ

تقریظ

خلیفۂ انوار ملت عالم نبیل ماہر درس وتدریس

حضرت علامہ مفتی محمد نذیر احمد قادری

صدر المدرسین دار العلوم سبحانیہ املی پورہ بھساول مہاراشٹر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

عصر حاضر میں ہر مسئلہ مختلف فیہ ہے سوائے موت کے موت ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار کوئی نہیں کر سکتا اور موت کے بعد سب سے پہلی ذمہ داری جو عائد ہوتی ہے وہ میت کی تجہیز وتکفین ہے لیکن آئے دن یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ اکثر لوگ تجہیز وتکفین کے شرعی احکام سے ناواقف ہیں جس کی وجہ سے کچھ لوگ اپنے علاقائی رسم ورواج کے مطابق غسل اور کفن ودفن کا انتظام کرتے ہیں بعض لوگ پیشہ ور غسال سے بطور اجرت تجہیز وتکفین کی خدمت لے لیتے ہیں اور عینی تجربہ ہے کہ پیشہ ور غسال کو بھی کما حقہ احکام تجہیز وتکفین سے واقفیت نہیں ہوتی ہے اور بعضوں کو تو اس موقع پر کچھ سمجھ نہیں آتا کہ وہ کیا کریں وہ ایک دوسرے کو کہہ رہے ہوتے ہیں کہ تم غسل دے دو، تم تجہیز وتکفین کر دو، تم تجہیز وتکفین کردو۔ وجہ یہی ہے کہ انھوں نے تجہیز وتکفین کے مسائل کو نہ کبھی پڑھا اور نہ طریقہ سیکھا۔

زیر نظر کتاب بنام مسائل تجہیز وتکفین انہیں مقاصد کے پیش نظر حضرت علام مولانا مفتی وصی احمد قادری صاحب قبلہ مفتی شہر بھساول زید مجدہ نے بڑے صاف اور ستھرے الفاظ میں مع حوالہ ترتیب دیا احقر نے بھی زیر نظر کتاب کے کچھ اوراق پڑھے کتاب پڑھنے کے بعد یہ احساس ہوا کی واقعی دور حاضر میں اس کتاب کی سخت

ضرورت ہے خدائے عز وجل صاحب کتاب کے علم وعمل میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور خلوص کے ساتھ دین متین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق رفیق بخشے۔ اور دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس کتاب سے اہل سنت و جماعت کو تقویت بخشے اور اللہ تعالیٰ ہم سب سے آخری دم تک خلوص کے ساتھ دین متین کی خدمت لیتا رہے اور مولف کو اسلام وسنیت کی نشر واشاعت کا مزید جذبہ عطا فرمائے ، ہم سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے اور قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ اور مصطفی کریم ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

احقر محمد نذیر احمد قادری غفرلہ

خادم التدریس والافتا دار العلوم سبحانیہ املی پورہ

خطیب وامام غوثیہ مسجد غوث نگر۔ بھساول مہاراشٹر

مورخہ ۲۸ ربیع الاول ۱۴۴۵ھ

بمطابق ۱۴/ اکتوبر ۲۰۲۳ء

تقریظ

حضرت علامہ مولانا محمد کلیم احمد علوی

استاذ مدرسہ اہلسنت فیض العلوم یارعلویہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحمدہ تعالیٰ برادر اصغر مفتی وصی احمد علوی اطال اللہ عمرہ کی کتاب مستطاب بنام مسائل تجہیز وتکفین مطالعہ کرنے کا شرف حاصل ہوا مفتی صاحب نے اس کتاب میں وہ بیش قیمت مواد جمع کر دیا ہے جو درجنوں کتابوں کے مطالعے کے بعد ہی حاصل ہو سکتا ہے یہ کتاب بیک وقت مسائل شرعیہ کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ اعتراضات دیابنہ کے جوابات کے لیے بھی مفید ہے نیز بعض مسائل شرعیہ کی حکمت بھی بیان کر دیا ہے اس کی وجہ سے کتاب کے حسن میں مزید اضافہ ہو گیا ہے اللہ عزوجل وحدہ لاشریک نے مفتی صاحب قبلہ کو بہت سی خوبیوں سے نوازا ہے اللھم زد فزد اسی وجہ سے مرشد اعظم مالوہ نے سرزمین بھساول کے ایک اجلاس عام میں آپ کو مفتی بھساول نامزد فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے سرفراز فرمائے اور تمامی لوگوں کو اس کا مطالعہ کرنے اور استفادہ کرنے کی توفیق ورفیق عطا فرمائے۔ آمین

بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

محمد کلیم احمد علوی

بتاریخ ۲۳ صفر المظفر ۱۴۴۵ھ

بمطابق ۱۱ ستمبر ۲۰۲۳ء

بروز اتوار بہرائچ شریف یوپی

تقریظ

محمد ریحان رضا قادری امجدی غفرلہ

خادم جامعہ امام احمد رضا اسلامک ریسرچ سینٹر

وخطیب وامام سنی مرکزی جامع مسجد جام محلہ بھساول

لک الحمد یا اللہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

بحمدہ تعالیٰ مفتی شہر بھساول حضرت علامہ مفتی وصی احمد علوی قادری اطال اللہ تعالیٰ عمرہ کی تالیف کردہ کتاب بنام مسائل تجہیز وتکفین کا جستہ جستہ مطالعہ کیا الحمد اللہ کتاب کو خوب سے خوب تر پایا مفتی صاحب قبلہ نے اس کتاب میں بڑی عرق ریزی کے ساتھ کتب معتمدہ فقہیہ سے مسائل جمع فرمائے مزید اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ اس میں بہت سے جدید مسائل جمع کیے جس کی وجہ سے کتاب کی اہمیت وافادیت میں چار چاند لگ گئے اور ان مسائل جدیدہ کی اشد ضرورت بھی تھی اللہ تعالیٰ مفتی صاحب قبلہ کی اس عظیم کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اس کتاب کو قارئین کے لیے ذریعہ علم فرمائے اور مزید زور قلم عطا فرمائے اور یوں ہی اللہ تعالیٰ دین متین کی خدمت لیتا رہے آمین

بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

محمد ریحان رضا قادری امجدی غفرلہ

خادم جامعہ امام احمد رضا اسلامک ریسرچ سینٹر

وخطیب وامام سنی مرکزی جامع مسجد جام محلہ بھساول

مورخہ ۱۵/۱۰/ اکتوبر ۲۰۲۳ء بروز اتوار

سبب تالیف

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم:

تجہیز و تکفین کے مسائل سے عام لوگوں کا عدم واقفیت وقلت علمی کی بنا پر رسم و رواج کے مطابق میت کو نہلانے کفنانے اور دفنانے ہی کو درست سمجھنا مسئلہ بتانے پر برہم ہونا اور ناراضگی ظاہر کرنا جس کی وجہ سے جہالت کے دلدل میں پھنستے جانا میں نے خود اس کو معاشرہ میں محسوس کیا اسی وجہ سے میں نے مناسب سمجھا کہ وقت کا تقاضا ہے کہ اس موضوع پر مسائل جمع کر کے کتابی شکل میں شائع کیا جائے تا کہ عوام اہلسنت کی زیادہ سے زیادہ اصلاح ہو وقت کے اس اہم تقاضا کو جامعہ امام احمد رضا اسلامک ریسرچ سینٹر (بھساول) کے بعض ذمہ دران نے بھی محسوس کیا اور اپنی بات رکھی اور کہا اس عنوان پر حسب حیثیت کام سرزمین بھساول سے بھی ہونا چاہیے راقم الحروف نے اس خدمت کو جلد از جلد انجام دینے کا وعدہ کرتے ہوئے بنام مسائل تجہیز و تکفین کتاب لکھنے کی شروعات کی الحمدللہ ثم الحمدللہ آج یہ آپ کے محبت بھرے ہاتھوں کی زینت بنی ہوئی ہے اس کتاب میں مسائل کی صحت اور معتبر ومستند کتب حوالہ جات کا اہتمام کیا گیا ہے اور بعض جگہ مسائل شرعیہ کی حکمت کو بھی بیان کیا گیا ہے جس کا صحیح اندازہ کتاب کے مطالعہ کے بعد ہی ہوگا اللہ عزوجل وحدہ لاشریک اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل میری اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور عوام وخواص میں مقبولیت عطا فرما کر ملت اسلامیہ کے ہر فرد کے لیے نفع بخش بنائے اور میرے لیے زاد آخرت وذریعہ مغفرت فرمائے۔ آمین

بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

وصی احمد قادری غفرلہ ولوالدیہ

خادم مرکزی دارالافتاء والقضاء فیضان امام احمد رضا

وسربراہ اعلیٰ جامعہ امام احمد رضا اسلامک ریسرچ سینٹر بھساول مہاراشٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

مسائل مریض

حدیث: صحیحین میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو جو اذیت پہنچتی ہے مرض ہو یا اس کے سوا کچھ اور اللہ تعالیٰ اس کے سیئات کو گرادیتا ہے جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

حدیث: صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام السائب کے پاس تشریف لے گئے فرمایا تجھے کیا ہوا ہے جو کانپ رہی ہے؟ عرض کی بخار ہے، خدا اس میں برکت نہ کرے، فرمایا: بخار کو برا نہ کہہ کی وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو اسی کے مثل سنن ابن ماجہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔

حدیث: صحیح بخاری میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے؛ اپنے بندہ کی آنکھیں لے لوں پھر وہ صبر کرے، تو آنکھوں کے بدلے اسے جنت دوں گا۔

حدیث: جامع ترمذی میں ہے امیہ نے صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان دو آیتوں کا مطلب دریافت فرمایا (ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ) جو تمہارے نفس میں ہے اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ۔ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا (من یعمل سوء ایجز بہ) اور جو کسی کی برائی کرے گا اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ (کہ جب ہر برائی کی جزا ہے اور خطرہ دل میں گزرے اس کا بھی حساب ہے تو بڑی مشکل ہے کہ اس سے کون بچے گا) **صدیقہ نے فرمایا:** جب سے میں نے اس کا سوال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا کسی نے بھی مجھ سے نہ پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس سے مراد عتاب ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں پر کرتا ہے کہ اسے بخار اور تکلیف پہنچاتا ہے،

یہاں تک کہ مال جو کرتے کی آستین میں ہو اور گم جائے اور اس کی وجہ سے گھبرا جائے ، ان امور کی وجہ سے گناہوں سے ایسا نکل جاتا ہے جیسے بھٹی سے سرخ سونا نکلتا ہے، (گناہوں سے ایسا پاک صاف ہوجاتا ہے جیسا بھٹی سے سونا میل سے پاک ہوجاتا ہے)۔

حدیث: ترمذی میں ابوموسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بندہ کو کوئی تکلیف کم و بیش نہیں پہنچتی مگر گناہ کے سبب اور جو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے وہ بہت زیادہ ہے اور یہ آیت پڑھی: وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم و یعفو عن کثیر جو تمہیں مصیبت پہنچی وہ اس کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کیا اور بہت سی معاف فرما دیتا ہے۔

حدیث: شرح السنہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بندہ جب عبادت کے اچھے طریقہ پر ہو پھر بیمار ہوجائے تو جو فرشتہ اس پر موکل ہے، اس سے فرمایا جاتا ہے اس کے لیے ویسے ہی اعمال لکھ جب مرض مبتلا نہ تھا، یہاں تک کہ میں اسے مرض سے رہا کروں یا اپنی طرف بلالوں یعنی موت دوں۔ اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب مسلمان کسی بلائے بدن میں مبتلا ہوتا ہے فرشتہ کو حکم ہوتا ہے، لکھ جو نیک کام پہلے کیا کرتا تھا تو اگر شفا دیتا ہے تو دھو دیتا اور پاک کر دیتا ہے اور موت دیتا ہے تو بخش دیتا ہے اور رحم فرماتا ہے۔

حدیث: ترمذی بافادۂ تصحیح وتحسین و ابن ماجہ و دارمی سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سوال ہوا کہ کس پر بلا زیادہ سخت ہوتی ہے؟ فرمایا: انبیا اور پر پھر جو بہتر ہیں پھر جو بہتر ہیں آدمی میں جتنا دین ہوتا ہے اسی کے اندازہ سے بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے، اگر دین میں قوی ہے بلا بھی اس پر سخت ہوگی اور دین میں ضعیف ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے تو ہمیشہ بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہ رہا۔

حدیث: ترمذی و ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جتنی بلا زیادہ اتنا ہی ثواب زیادہ اور اللہ عزوجل جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو اسے بلا میں ڈالتا ہے، جو راضی ہوا اس کے لیے رضا ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لیے ناخوشی۔ اور دوسری روایت ترمذی کی انھیں سے یوں ہے، کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے دنیا میں ہی سزا دیدیتا ہے اور جب شر کا اراد فرماتا ہے تو اسے گناہ کا بدلہ نہیں دیتا اور قیامت کے دن اسے پورا بدلہ دیگا۔

حدیث: امام مالک و ترمذی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان مرد و عورت کے جان و مال و اولاد میں ہمیشہ بلا رہتی ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر خطا کچھ نہیں۔

حدیث:۔ احمد و ابوداود بروایت محمد بن خالد عن ابیہ عن جدہ راوی، کہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بندہ کے لیے علم الٰہی میں کوئی مرتبہ مقرر ہوتا ہے اور وہ اعمال کے سبب اس رتبہ کو نہ پہنچا تو بدن یا مال یا اولاد میں اس کا ابتلا فرماتا ہے پھر اسے صبر دیتا ہے، یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ کو پہنچا دیتا ہے جو اس کے لیے علم الٰہی میں ہے۔

حدیث: ترمذی نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب قیامت کے دن اہل بلا کو ثواب دیا جائے گا تو عافیت والے تمنا کریں گے، کاش دنیا میں قینچیوں سے ان کی کھالیں کاٹی جاتیں۔

حدیث: ابوداود نے عامر الرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر فرمایا کہ مومن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے، اس کی بیماری گناہوں سے کفارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت اور منافق جب بیمار ہوا پھر اچھا ہوا اس کی مثال اونٹ کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا، نہ یہ کہ کیوں کھولا؟ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیماری کیا چیز ہے، میں تو کبھی بیمار نہ ہوا؟ فرمایا: ہمارے پاس سے اٹھ جا کہ تو

ہم سے نہیں۔

حدیث:۔ امام احمد شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں، اللہ عزوجل فرماتا ہے: جب میں اپنے مومن بندہ کو بلا میں ڈالوں اور وہ اس ابتلا پر میری حمد کرے، تو وہ اپنی خواب گاہ سے گناہوں سے ایسا پاک ہوکر اٹھے گا جیسے اس دن کہ اپنی ماں سے پیدا ہوا۔ اور رب تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندہ کو مقید اور مبتلا کیا، اس کے لیے عمل ویسا ہی جاری رکھو جیسا صحت میں تھا۔ فائدہ اعلیحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جو کہ الملفوظ میں مرقوم ہے کہ اگر چالیس دن گزر جائیں کہ کوئی علت یا قلت یا ذلت نہ ہو تو خوف کرے کہ کہیں چھوڑ نہ دیا گیا۔

مسئلہ: جو شخص بوجہ بیماری کے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے پر قادر نہیں کہ کھڑے ہوکر پڑھنے سے ضرر لاحق ہوگا یا بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہوکر پڑھنے سے قطرہ آئے گا یا بہت شدید درد ناقابل برداشت پیدا ہوجائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر رکوع وسجود کے ساتھ نماز پڑھیں۔ (درمختار)

مسئلہ: اگر اپنے آپ بیٹھ بھی نہیں سکتا مگر لڑکا یا کوئی دوسرا شخص وہاں ہے کہ بیٹھا دیگا تو بیٹھ کر پڑھنا لازم ہے اور بیٹھا نہیں رہ سکتا تو مسند یا دیوار یا کسی شخص پر ٹیک لگا کر پڑھیں یہ بھی نہ ہو سکے تو لیٹ کر پڑھیں بیٹھ کر پڑھنا ممکن ہو تو لیٹ کر نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ: کھڑا ہوسکتا ہے مگر رکوع وسجود نہیں کرسکتا یا صرف سجدہ نہیں کرسکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے بہے گا تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے اور اس صورت میں یہ بھی کرسکتا ہے کہ کھڑے ہوکر پڑھیں اور رکوع کے لیے اشارہ کرے یا رکوع پر قادر ہو تو رکوع کرے پھر بیٹھ کر سجدہ کے لیے اشارہ کرے اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے مگر ایسا ضروری نہیں کہ زمین سے بالکل قریب کردے سجدہ کے لیے تکیہ وغیرہ کوئی

چیز پیشانی کے قریب اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ خود اسی نے وہ چیز اٹھائی ہو یا دوسرے نے۔ (درمختار)

مسئلہ: اگر کوئی چیز اٹھا کر اس پر سجدہ کیا اور سجدہ میں بنسبت رکوع کے زیادہ سر جھکائے جب بھی سجدہ ہوگیا مگر گناہ گار رہا اور سجدہ کے لیے زیادہ سر نہ جھکائے تو ہوا ہی نہیں۔ عالمگیری)

مسئلہ: پیشانی میں زخم ہے سجدہ کے لیے ماتھا نہیں لگا سکتا ہے تو ناک پر سجدہ کرے اور ایسا نہ کیا بلکہ اشارہ کیا تو نماز نہ ہوئی۔ عالمگیری)

مسئلہ: مریض بیٹھنے پر بھی قادر نہیں تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھے خواہ داہنی یا بائیں کروٹ پر لیٹ کر قبلہ کو چہرہ کرے خواہ چت لیٹ کر قبلہ کو پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے کہ قبلہ کو پاؤں پھیلانا مکروہ ہے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے اور سر کے نیچے مسند وغیرہ رکھ کر بلند کرلے کہ چہرہ قبلہ کو ہوجائے اور یہ صورت یعنی چت لیٹ کر پڑھنا افضل ہے۔۔ (درمختار)

مسئلہ: اگر سر سے اشارہ بھی نہ کرسکے تو نماز ساقط ہے اس کی ضرورت نہیں کہ آنکھ یا بھنوں یا دل کے اشارہ سے پڑھے پھر اگر چھ وقت اسی حالت میں گزر گئے تو ان کی قضا بھی ساقط فدیہ کی بھی حاجت نہیں ورنہ بعد صحت ان نمازوں کی قضا بھی لازم ہے، اگرچہ اتنی ہی صحت ہو کہ سر کے اشارہ سے پڑھ سکے۔۔ (درمختار)

مسئلہ: مریض اگر قبلہ کی طرف نہ اپنے آپ منھ کرسکتا ہے نہ دوسرے کے ذریعہ سے تو ویسے ہی پڑھ لے اور صحت کے بعد ان نمازوں کا اعادہ نہیں اور اگر کوئی شخص موجود ہے کہ اس کے کہنے سے قبلہ رو کردیگا مگر اس نے نہ کہا تو نہ ہوئی اشارہ سے جو نمازیں پڑھیں ہیں صحت کے بعد ان کا اعادہ نہیں یوں ہی اگر زبان بند ہوگئی اور گونگے کی طرح نماز پڑھی پھر زبان کھل گئی تو ان نمازوں کا اعادہ نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ: مریض اس حالت کو پہنچ گیا کہ رکوع وسجود کی تعداد یاد نہیں رکھ سکتا تو اس پر ادا ضروری نہیں۔ (درمختار)

مسئلہ: بیٹھ کر رکوع و سجود سے نماز پڑھ رہا تھا نماز ہی کے دوران قیام پر قادر ہو گیا تو جو باقی ہے کھڑا ہو کر پڑھے اور اشارہ سے پڑھتا تھا اور نماز ہی میں رکوع و سجود پر قادر ہو گیا تو سرے سے پڑھے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: مریض نے وقت سے پہلے نماز پڑھ لی اس خیال سے کہ وقت میں نہ پڑھ سکے گا تو نماز نہ ہوئی اور بغیر قرات بھی نہ ہوگی مگر جب کہ قرات سے عاجز ہو تو ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ: بیماری کی نمازیں قضا ہو گئیں اب اچھا ہو کر انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو ویسے پڑھے جیسے تندرست پڑھتے ہیں اس طرح نہیں پڑھ سکتا جیسے بیماری میں پڑھتا ہے مثلاً بیٹھ کر یا اشارہ سے اگر اسی طرح پڑھی تو نہ ہوئی اور صحت کی حالت میں اس طرح نہیں پڑھ سکتا جیسے بیماری میں پڑھتا مثلاً بیٹھ کر یا اشارہ سے اگر اسی طرح پڑھی تو نہ ہوئی اور صحت کی حالت میں قضا ہوئی بیماری میں انہیں پڑھنا چاہتا ہے تو جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھے ہو جائے گی صحت کی سی پڑھنا اس وقت واجب نہیں۔ عالمگیری)

مسئلہ: آنکھ بنوائی اور طبیب حاذق مسلمان مستور نے لیٹے رہنے کا حکم دیا تو لیٹ کر اشارہ سے پڑھیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: مریض کے نیچے نجس بچھونا بچھا ہے اور حالت یہ ہو کہ بدلا بھی جائے تو نماز پڑھتے پڑھتے بقدرے مانع ناپاک ہو جائے گا تو اسی پر نماز پڑھے یوں ہی اگر بدلا جائے تو اس قدر نجس نہ ہوگا مگر بدلنے میں اسے شدید تکلیف ہوگی تو اسی نجس پر ہی پڑھ لے۔ (عالمگیری)

مسائل عیادت

حدیث: بخاری و مسلم ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں، مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہا۔

حدیث: صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، حضور اقدس

ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے: لاباس طھور انشآء اللہ تعالیٰ یعنی کوئی حرج کی بات نہیں انشآء اللہ تعالیٰ یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔ اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا: لاباس طھور انشآء اللہ تعالیٰ۔

حدیث: ابوداود و ترمذی امیر المومنین مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔

حدیث: ابوداود نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور ﷺ فرماتے ہیں جو اچھی طرح وضو کرے بغرض ثواب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے جہنم سے ساٹھ برس کی راہ دور کر دیا گیا۔

حدیث: ابن ماجہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لیے دعا کرے کہ اس کی دعا دعائے ملائکہ کی مانند ہے۔

حدیث: بیہقی نے سعید بن المسیب سے مرسلا روایت کی کہ فرماتے ہیں: افضل عیادت یہ ہے کی جلد اٹھ آئے۔ اور اسی کے مثل حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔

حدیث: ترمذی و ابن ماجہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں: جب مریض کے پاس جاؤ تو عمر کے بارے میں دل خوش کن بات کرو کہ یہ کسی چیز کو رد نہ کرے گا اور اس کے جی کو اچھا معلوم ہوگا۔

حدیث: احمد و طبرانی و ابو یعلی و ابن خزیمہ و ابن حبان معاذ بن جبل اور ابن ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں: پانچ چیزیں ہیں کہ جو ان میں سے ایک بھی کرے، اللہ عزوجل کے ضمان میں آجائے گا۔ (۱) مریض کی

عیادت کرے (۲) جنازہ کے ساتھ جائے (۳) یا غزوہ کو جائے (۴) یا امام کے پاس اس کی تعظیم وتوقیر کے ارادہ سے جائے (۵) یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے کہ لوگ اس سے سلامت رہے اور وہ لوگوں سے۔

حدیث: ابن خزیمہ اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج تم میں کون روزہ دار ہے؟ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی میں، فرمایا: آج تم میں کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ عرض کی میں نے، فرمایا: کون آج جنازہ کے ساتھ گیا؟ عرض کی میں، فرمایا: کس نے آج مریض کی عیادت کی؟ عرض کی میں نے، فرمایا: یہ خصلتیں کسی میں بھی جمع نہ ہوں گی مگر جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث: ابو داود وترمذی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو سات بار یہ دعا پڑھے: اسال اللہ العظیم رب العرش الکریم ان یشفیك اگر موت نہیں آئی ہے تو اسے شفا ہوجائے گی۔

مسئلہ: مریض کی عیادت کرنا سنت ہے، اگر معلوم ہے کہ عیادت کو جائے گا تو اس بیمار پر گراں گزریگا ایسی حالت میں عیادت نہ کرے۔ (بہار)

مسئلہ: فاسق کی عیادت بھی جائز ہے کیوں کہ عیادت حقوق اسلام سے ہے اور فاسق بھی مسلم ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: عیادت کو جائے اور مریض کی سختی دیکھے تو مریض کے سامنے یہ ظاہر نہ کریں کہ تمہاری حالت خراب ہے اور نہ سر ہلائے جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے، اس کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہیے جو اس کے دل کو اچھی معلوم ہو، اس کی مزاج پرسی کرے اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھے مگر جب کہ خود اس کی خواہش کرے۔ (بہار)

مسئلہ: مریض سے آپ کے دل میں رنجش یا طبیعت کو اس سے مناسبت نہیں

پھر بھی عیادت کیجیے اتباع سنت کی نیت سے عیادت کریں اگر محض اس لیے عیادت کی کہ جب میں بیمار پڑوں تو وہ بھی میری عیادت کے لیے آئے، تو ثواب نہیں ملے گا، مریض کے گھر والوں سے بھی اظہار ہمدردی کریں اور جو خدمت یا تعاون کر سکتے ہیں، کریں۔

مسئلہ: مریض کے پاس جا کر اس کی طبیعت پوچھے اور اس کے لیے صحت و عافیت کی دعا کریں، علامہ احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب مراۃ المناجیح میں فرماتے ہیں کہ مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کی مزاج کیسا ہے، پھر زبان سے یہ کہے آپ کی طبیعت کیسی ہے اس سے بیمار کو تسلی ہوتی ہے مگر بہت دیر تک نہ رکھا رہے یہ ہاتھ رکھنا اظہار محبت کے لیے ہے۔

مسئلہ: مرتد کافر حربی کی عیادت جائز نہیں بدمذہب کی عیادت کرنا بھی منع، شرعا اس کی اجازت نہیں،

مسائل علاج ومعالجہ

حدیث: صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لیے شفا بھی اتاری۔

حدیث: صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر بیماری کے لیے دوا ہے جب بیماری کو دوا پہنچ جائے گی اللہ عزوجل کے حکم سے اچھا ہوجائے گا۔

حدیث: ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خبیث دوا سے ممانعت فرمائی۔

امام بخاری وامام مسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا طاعون ہر مسلم کے لیے شہادت ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عدوی نہیں یعنی مرض لگنا اور متعدی ہونا نہیں اور نہ بد فالی ہے اور نہ ہامہ (الو) نہ صفر اور مجزوم سے ایسے ہی بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو، جزام سے جو بھاگنے کا حکم ہے یہ حکم استحبابی ہے۔مرض کا متعدی ہونا غلط ہے اور مجزوم سے بھاگنے کا حکم سد ذرائع کے قبیل سے ہے اگر اس سے میل جول میں دوسرے کو جزام پیدا ہو جائے تو یہ خیال ہوگا کہ میل جول سے پیدا ہوا اس خیال فاسد سے بچنے کے لیے یہ حکم ہوا کہ اس سے علیحدہ رہو، اعلی حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں مذہب معتمد وصحیح ورجیح وتجیح ہے کہ جزام کھجلی چیچک وغیرہا اصلا کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز اڑکر نہیں لگتی یہ محض اوہام بے اصل ہے کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہو جاتا ہے کہ ارشاد ہوا ،(انا عند ظن عبدی بی) وہ دوسرے کی بیماری اسے نہ لگی بلکہ خود اسی کی باطنی بیماری کہ وہم پروردہ تھی صورت پکڑ کر ظاہر ہوگئی ،اور نیز کراہت واذیت خود بینی و تحقیر مجزوم سے بچنے کے لیے اور نیز اس دور اندیشی سے کہ مبادا اسے کچھ پیدا ہو اور ابلیس لعین وسوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اڑکر لگ گئی ہے اور اب معاذ اللہ اس امر کی حقانیت اس کے خطرے میں گزرے گی جسے مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باطل فرما چکے یہ اس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا ان وجوہ سے شرع رحیم وحکیم نے جو یقین کے اعتبار سے کمزور ہیں ان لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ اس سے دور رہیں ،اور جو کامل ایمان والے بندگان خدا ہیں ان کے لیے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں خوب سمجھ لیا جائے کہ دور ہونے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے نہ یہ کہ معاذ اللہ بیماری اڑکر لگ جائے گی اسے تو اللہ ورسول رد فرما چکے جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر از آنجا کہ یہ حکم ایک احتیاطی استحبابی ہے واجب نہیں ہرگز کسی واجب شرعی کا معارضہ نہ کریگا مثلا معاذ اللہ جسے یہ عارضہ ہو اس کے اولا دو اقارب وزوجہ سب اس احتیاط کے باعث اس سے دور بھاگیں اور اسے تنہا وضائع چھوڑ دیں یہ ہرگز

حلال نہیں بلکہ زوجہ ہرگز اسے ہم بستری سے بھی منع نہیں کرسکتی لہٰذا ہمارے شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک جزام شوہر سے عورت کو درخواست فسخ نکاح کا اختیار نہیں اور خدا ترس بندہ تو ہر بیکس بے یار کی اعانت اپنی ذمہ پر لازم سمجھتے ہیں حدیث مبارکہ میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ اللہ فی من لیس لہ الا اللہ یعنی اللہ سے ڈرو اور اس کے بارے میں جس کا کوئی نہیں سوائے اللہ کے علماء کا اتفاق ہے کہ مجزوم کے پاس اٹھنا بیٹھنا مباح ہے اس کی خدمت گزاری وتیمارداری موجب ثواب ہے۔(الحق المجتلی فی حکم المبتلی)

مسئلہ: دوا علاج کرنا جائز ہے جبکہ یہ اعتقاد ہو کہ شافی اللہ ہے اس نے دوا کو ازالۂ مرض کے لیے سبب بنا دیا اور دوا ہی کو شفا دینے والا سمجھتا ہو تو ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: انسان کے کسی جز کو دوا کے طور پر استعمال کرنا حرام ہے خنزیر کے بال یا ہڈی یا کسی جز کو دوا استعمال کرنا حرام ہے دوسرے جانوروں کی ہڈیاں دوا میں استعمال کی جاسکتی ہے بشرطیکہ ذبیحہ کی ہڈیاں ہوں یا خشک ہوں کہ اس میں رطوبت باقی نہ ہو ہڈیاں اگر ایسی دوا میں ڈالی گئی ہوں جو کھائی جائے گی تو یہ ضروری ہے کہ ایسے جانور کی ہڈی ہو جسکا کھانا حلال ہے ذبح بھی کر دیا ہو مردار کی ہڈی کھانے میں استعمال نہیں کی جاسکتی۔(عالمگیری)

مسئلہ: بیماری کے متعلق طبیب نے یہ کہا کہ خون کا غلبہ ہے فصد وغیرہ کے ذریعہ سے خون نکالا جائے مریض نے ایسا نہ کیا اور مر گیا تو اس علاج کے نہ کرنے سے گناہگار نہ ہوا کیوں کہ یقین نہیں ہے کہ اس علاج سے شفا ہو ہی جائیگی (فتاوی خانیہ)

مسئلہ: دست آتے ہیں یا آنکھیں دکھتی ہیں یا کوئی دوسری بیماری ہے اس میں علاج نہیں کیا اور مر گیا گناہگار نہیں ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ: انگلی میں ایک قسم کا پھوڑا نکلتا ہے اس کا علاج اس طرح کیا جاتا ہے کہ جانور کا پتہ اس انگلی میں باندھ دیا جاتا ہے فتوی اس پر ہے کہ ایسا کرنا جائز

ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ: بعض سوجن میں آٹا گوندھ کر باندھا جاتا ہے یالئی پکا کر باندھتے ہیں یا کچی پکی روٹی باندھتے ہیں یہ جائز ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ: بعض امراض میں مریض کو بیہوش کرنا پڑتا ہے تاکہ گوشت کاٹا جاسکے یا ہڈی وغیرہ کو جوڑا جاسکے یا زخم میں ٹانکے لگائے جائیں اس ضرورت سے دوا سے بیہوش کرنا جائز ہے۔(ردالمحتار)

موت سے متعلق احادیث مبارکہ

حضور اقدس ﷺ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا: دنیا میں ایسے رہو جیسے مسافر، بلکہ راہ چلتا۔ تو مسافر جس طرح ایک اجنبی شخص ہوتا ہے اور راہ گیر راستہ کے کھیل تماشوں میں نہیں لگتا کی راہ کھوٹی ہوگی اور منزل مقصود تک پہنچنے میں ناکامی ہوگی، اسی طرح مسلمان کو چاہیے کی دنیا میں نہ پھنسے اور نہ ایسے تعلقات پیدا کرے کہ مقصود اصلی کے حاصل کرنے میں آڑے آئیں اور موت کو کثرت سے یاد کرے کہ اس کی یاد دنیوی تعلقات کی بیخ کنی کرتی ہے۔ حدیث مبارکہ میں وارد ہے راوی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لذتوں کو ختم کردینے والی چیز موت کو کثرت سے یاد کرو۔(سنن نسائی) اس کی شرح کرتے ہوئے شیخ عبدالحق محدث دہلوی ترکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ موت کو یاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دل میں خدائے تعالیٰ کا خوف وخشیت ہو اور اسی کے حکم کے مطابق عمل ہو نیز توبہ واستغفار کریں اور آخرت کے نفع کو دنیا کے نفع پر مقدم رکھیں اور ترجیح دے ورنہ بغیر عمل کے صرف موت کا چرچا کرنا اور اس کو یاد رکھنا کوئی چیز نہیں بلکہ ایسا کرنا دل کی قساوت اور سختی کا سبب ہو سکتا ہے جیسے کہ غفلت اور بے عمل کے ساتھ خدائے تعالیٰ کو صرف زبانی طور پر یاد کرنا قساوت قلبی کا سبب ہے۔(اشعۃ اللمعات)

مگر کسی مصیبت پر موت کی آرزو نہ کرے کہ اس کی ممانعت آئی ہے اور ناچار کرنی ہی ہے تو یوں کہے، الٰہی مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے خیر ہو اور موت دے جب موت میرے لیے بہتر ہو۔ کما ھو فی حدیث الصحیحین عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مسلمان کو چاہیے کہ اللہ عزوجل سے نیک گمان رکھے، اس کی رحمت کا امیدوار رہے۔ حدیث میں فرمایا: کوئی نہ مرے، مگر اس حال میں کہ اللہ عزوجل سے نیک گمان رکھتا ہو۔ کہ ارشاد الٰہی ہے: انا عند ظن عبدی بی۔ میرا بندہ مجھ سے جیسا گمان رکھتا ہے میں اسی طرح اس کے ساتھ پیش آتا ہوں

ایک جواں کے پاس تشریف لے گئے اور وہ قریب الموت تھے فرمایا: تو اپنے کو کس حال میں پاتا ہے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل سے امید ہے اور اپنے گناہوں سے ڈر فرمایا یہ دونوں خوف ورجا، اس موقع پر جس بندہ کے دل میں ہوں گے، اللہ عزوجل اسے وہ دیگا جس کی امید رکھتا ہے اور اس سے امن میں رکھے گا جس سے خوف کرتا ہے۔ روح قبض ہونے کا وقت بہت سخت وقت ہے موت کا ادنی جھٹکا سو ضرب شمشیر کے برابر، اور صدمہ ہزار ضرب تیغ سے زیادہ سخت ہے۔(فتاوی رضویہ) کہ اسی پر سارے عمل کا مدار ہے، بلکہ ایمان کے تمام نتائج اخروی اسی پر مرتب کہ اعتبار خاتمہ ہی کا ہے اور شیطان لعین ایمان لینے کی فکر میں ہے، جس کو اللہ اس کے مکر سے بچائے اور ایمان پر خاتمہ نصیب فرمائے وہ مراد کو پہنچا۔ انسان پر جب موت کے آثار ظاہر ہوں تو چاہیے کہ شرعی طور سے اپنے نزع کے معاملات اور غسل وکفن دفن کے لیے وارثین کو رہنمائی کردے جیسا کہ اعلی حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وصال شریف سے دو گھنٹہ سترہ منٹ قبل تحریر کرتے ہوئے وارثین کو مطلع فرمایا اور آخری میں حمد و درود شریف تحریر فرمایا وہ مکتوب وصایا یہ ہے:

(۱) شروع نزع کے قریب کارڈ لفافہ روپیہ پیسہ کوئی تصویر اس دالان میں نہ رہے، جنب یا حائض نہ آنے پائیں۔

(۲) سورہ یس اور رعد با آواز پڑھی جائیں کلمہ طیبہ سینہ پر دم آنے تک متواتر بآواز پڑھا جائے کوئی چلا کر بات نہ کریں کوئی رونے والا بچہ مکان میں نہ آئے۔

(۳) بعد قبض فورا نرم ہاتھوں سے آنکھیں بند کردی جائے بسم اللہ و علی ملة رسول اللہ کہہ کر نزع میں نہایت سرد پانی ممکن ہو تو برف کا پلایا جائے وقت نزع میرے اور اپنے لیے دعائے خیر مانگتے رہو کوئی کلمہ برا زبان سے نہ نکلے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں جنازہ اٹھتے وقت خبردار کوئی آواز نہ نکلے۔

(۴) غسل وغیرہ سب مطابق سنت ہو (علامہ) حامد رضا خان وہ دعائیں کہ فتاوے میں لکھی ہیں خوب ازبر کرلیں تو وہ نماز پڑھایں ورنہ (علامہ) امجد علی اعظمی۔

(۵) جنازہ میں بلاوجہ شرعی تاخیر نہ ہو جنازہ کے آگے پڑھیں کعبہ کے بدر الدجی تم پہ کروڑوں درود اور ذریعہ قادریہ۔

(٦) خبردار کوئی شعر میری مدح کا نہ پڑھا جائے یوں ہی قبر پر۔

(۷) قبر میں بہت آہستگی سے اتاریں داہنی کروٹ پر وہی دعائیں پڑھ کر لٹائیں پیچھے نرم مٹی کا پشتارہ لگائیں۔

(۸) جب تک قبر تیار ہو سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللھم ثبت عبیدك هذا بالقول الثابت بجاہ نبیك ﷺ پڑھتے رہیں اناج قبر پر نہ لے جائیں یہیں تقسیم کردیں وہاں بہت غل ہوتا ہے اور قبروں کی بے حرمتی۔

(۹) بعد تیاری قبر سرہانے الم تا مفلحون پائینتی آمن الرسول تا آخری سورہ پڑھیں سات بار بآواز بلند حامد رضا خان اذان کہے پھر سب واپس آئیں اور ملقن میرے مواجہ میں کھڑے ہو کر تلقین کریں پیچھے ہٹ ہٹ کر پھر عزیز و احباب چلیں جائیں ڈیڑ گھنٹہ میرے مواجہ میں درود شریف ایسی آواز میں پڑھتے رہیں کہ میں سنوں پھر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر کے چلیں آئیں اور اگر تکلیف گوارہ ہو سکے تو تین شب روز کامل پہرے کے ساتھ دو عزیز یا دوست مواجہ میں قران مجید و درود شریف ایسی آواز سے بلا وقفہ پڑھتے رہیں کہ اللہ چاہے اس نئے مکان سے دل لگ

جائے جس وقت سے وصال فرمایا ہے اس وقت سے غسل شریف تک قران عظیم بآواز پڑھا جائے پھر تین شبانہ روز مواجہ شریف میں مسلسل تلاوت جاری رہے

(۱۰) کفن پر کوئی دوشالہ یا قیمتی چیز یا شامیانہ نہ ہو کوئی بات خلاف سنت نہ ہو۔

(۱۱) فاتحہ کے کھانے سے اغنیاں کو کچھ نہ دیا جائے صرف فقراء کو دیں اور وہ بھی اعجاز اور خاطر داری کے ساتھ نہ کہ جھڑک کر غرض کوئی بات خلاف سنت نہ ہو۔

(۱۲) عزیزوں سے اگر بطیب خاطر ممکن ہو تو فاتحہ ہفتہ میں دو تین بار کریں۔

(۱۳) ننھے میاں کی نسبت جو خیالات حامد رضا کے ہیں میں نے تحقیق کیا سب غلط ہیں وہ احکام بے اصل ہیں۔

(۱۴) رضا حسین حسنین تم سب محبت و اتفاق سے رہو یہاں تک کہ اتباع شریعت نہ چھوڑو۔ (ماخوذ از وصایا شریف)

ابو نعیم نے ابو سعید سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جب اللہ تعالیٰ مومن کی روح قبض فرما لیتا ہے تو اس کے فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب تو نے ہم کو اپنے مومن بندے کے اعمال لکھنے پر مقرر فرمایا تھا اب تو نے اس کی روح کو قبض کرلیا ہے تو اب ہم کو اجازت دے کہ ہم آسمان پر اقامت کریں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہر آسمان میری تسبیح و تقدیس کرنے والے فرشتوں سے پر ہے تو وہ عرض کریں گے پھر زمین پر رہنے کی اجازت ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری زمین میری تسبیح و تقدیس کرنے والی مخلوق سے بھری ہے ہاں اسی بندے کی قبر پر جا کر کھڑے ہو جاؤ اور وہاں میری تسبیح و تقدیس بیان کرو اور قیامت تک ایسا ہی کرتے رہو یہ سب میرے بندے کے نامہ اعمال میں لکھو بعض روایات میں ہے کہ کافر کے فرشتوں سے کہا جاتا ہے اس کی قبر پر واپس جاؤ اور اس پر لعنت کرو۔

(شرح الصدور)

مسائل قرب موت وبعد موت

حدیث: ترمذی وحاکم نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے موت سے پہلے عمل خیر کی توفیق دیتا ہے، ابن ابی الدنیا نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے مرنے سے ایک سال پہلے ایک فرشتہ مقرر فرمادیتا ہے جو اس کو راہ راست پر لگاتا رہتا ہے حتی کہ وہ خیر پر مرجاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص اچھی حالت پر مرا ہے، جب ایسا شخص مرنے لگتا ہے تو اس کی جان نکلنے میں جلدی کرتی ہے تو اس وقت وہ خدا سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اور خدا اس کی ملاقات کو اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو مرنے سے ایک سال قبل اس پر ایک شیطان مسلط کردیتا ہے جو اسے گمراہ کرتا رہتا ہے تو حتی کہ وہ اپنے بدترین وقت میں مرجاتا ہے اس کے پاس جب موت آتی ہے تو اس کی جان اٹکنے لگتی ہے یہ خدا سے ملنے کو پسند نہیں کرتا اور خدا اس سے ملنے کو علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء نے فرمایا برے خاتمہ کے اسباب چار ہیں (۱) نماز میں سستی (۲) شراب خوری (۳) والدین کی نافرمانی (۴) مسلمانوں کو تکلیف دینا (شرح الصدور)

مسئلہ جب موت کے آثار ظاہر ہوں اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ داہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منھ کردیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں مگر اس صورت میں سر کو قدرے اونچا رکھیں تاکہ چہرہ قبلہ کی طرف ہوجائے نہ کہ آسمان کی طرف اور اگر قبلہ کو منھ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں کہ ایسا کرنا بھی جائز ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی)

مسئلہ: محتضر (میت) کے پاس اس کے عزیز واقارب کے لیے مستحب ہے کہ

سورۂ یٰس اور سورۂ رعد کی تلاوت کریں۔ (جدالممتار) حدیث مبارکہ کے مطابق ان سورتوں کے پڑھنے سے روح کے نکلنے میں آسانی ہوتی ہے۔

مسئلہ: موت کے وقت مردے کو پانی پلانا چاہیے کہ اس وقت پیاس کی شدت ہوتی ہے نیز شیطان لعین پانی لے کر آتا ہے اور مردے کو بہکاتا ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی)

مسئلہ: جان کنی کی حالت میں غرغرہ سے پہلے پہلے جب تک روح گلے کو نہ آئی اسے تلقین کرے یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ مگر اسے اس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔

(حلیۃ الحلی شرح منیۃ المصلی)

مسئلہ: جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کردیں، ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخر کلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہو (عالمگیری) اور کلمہ سے مراد کلمہ طیبہ کے دونوں جز ہیں یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ علامہ امام ابن الحاج مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب المدخل میں فرماتے ہیں کہ دم نزع دو شیطان آدمی کے دونوں پہلو پر آکر بیٹھتے ہیں ایک اس کے والد کی شکل بن کر اور دوسرا اس کی والدہ کی شکل بن کر ایک کہتا ہے وہ شخص یہودی ہوکر مرا تو یہودی ہوجا یہودی وہاں بڑے چین سے ہیں دوسرا کہتا ہے وہ شخص نصرانی گیا تو نصرانی ہوجا کہ نصاری وہاں بڑے آرام سے ہیں علماء کرام فرماتے ہے کہ شیطان کے اغوا کے بچانے کے لیے محتضر کو تلقین کلمہ کا حکم ہوا ظاہر ہے کہ صرف لا الہ الا اللہ اس کے اغوا کا جواب نہیں لا الہ الا اللہ تو یہود و نصاری بھی مانتے ہیں ہاں وہ کہ جس سے اس ملعون کے فتنہ مٹتے ہیں محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکر کریم ہے یہی اس کے ذریات کے بھی دل میں چبھتا جگر میں زخم ڈالتا ہے درر شرح غرر میں ہے کلمہ طیبہ کے دونوں جز میت کو تلقین کیے جائیں اس لیے کہ لا الہ الا اللہ بے محمد رسول اللہ کے مقبول نہیں درمختار میں ہے کہ پہلا بے دوسرے کے مقبول نہیں مختصر القدوری میں ہے پورا کلمہ سکھایا جائے، ایسا ہی بحر الرائق وکتب کثیرہ میں ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ : موت کے وقت حیض و نفاس والی عورتیں اس کے پاس حاضر ہوسکتی ہیں۔(عالمگیری) مگر جس کا حیض و نفاس منقطع ہوگیا اور ابھی غسل نہیں کیا اسے اور جنب کو آنا نہ چاہیے۔اور کوشش کرے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کتا نہ ہو، اگر یہ چیزیں ہوں تو فورا نکال دی جائیں کہ جہاں یہ ہوتی ہیں کہ ملائکہ رحمت نہیں آتے ۔(جد الممتار) **مسئلہ:** مردے کے نزع کے وقت اپنے اور اس کے لیے دعائے خیر کرتے رہیں، کوئی برا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔(بہار)

مسئلہ: تلقین کرنے والا کوئی نیک شخص ہو، ایسا نہ ہو جس کو اس کے مرنے کی خوشی ہو اور اس کے پاس اس وقت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے اور اس وقت وہاں سورۂ یس شریف کی تلاوت اور خوشبو ہونا مستحب، مثلا لوبان یا اگربتیاں سلگادیں۔(عالمگیری) مگر اتنی دور سلگائیں کہ جتنی دوری پر اس کی زندگی میں یہ معاملات کیے جاتے تھے، چارپائی کے نیچے سلگانا بہتر نہیں کہ مردے کے پاس آگ رکھنا فال حسن نہیں۔

مسئلہ: جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کردی جائیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کردیے جائیں، یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔(جوہرہ نیرہ)

مسئلہ : آنکھیں بند کرتے وقت یہ دعا پڑھیں :بسم اللہ و علی ملة رسول اللہ اللھم یسر علیه امرہ و سھل علیه ما بعدہ و اسعدہ بلقائك و اجعل ما خرج الیه خیرا مما خرج عنه (نورالایضاح)

مسئلہ: اس کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے۔(عالمگیری) مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعث تکلیف ہے

مسئلہ: میت کے سارے بدن کو کسی کپڑے سے چھپادیں اور اس کو چارپائی یا

تخت وغیرہ کسی اونچی جگہ پر رکھیں کہ زمین کی سیل نہ پہنچے۔(عالمگیری)

مسئلہ: میت کے پاس تلاوت قرآن جائز ہے جب کہ اس کا تمام بدن کپڑے سے چھپا ہو اور تسبیح اور دیگر اذکار میں مطلقا حرج نہیں۔(ردالمحتار)

مسئلہ: میت کے پاس زمین پر بیٹھنا چارپائی تخت کرسی وغیرہ پر بیٹھے تو اس کی بھی ممانعت نہیں۔(فتاوی رضویہ) مگر جب کہ تلاوت کررہا ہو تو قران کو میت سے بلند رکھے۔

مسئلہ: مرتے وقت معاذ اللہ اس کی زبان سے کلمہ کفر نکلا تو کفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔(مراقی الفلاح) اور بہت ممکن ہے کہ اس کی بات پوری سمجھ میں نہ آئی کہ ایسی شدت کی حالت میں آدمی پوری بات صاف ادا کرلیں دشوار ہوتا ہے۔

مسئلہ: اس کے ذمہ قرض یا کسی قسم کا دین ہوں جلدی ادا کردیں۔کہ حدیث میں ہے میت اپنے دین میں مقید ہے۔ایک روایت میں ہے اس کی روح معلق رہتی ہے جب تک دین نہ ادا کیا جائے۔

مسئلہ: پڑوسیوں اور اس کے دوست احباب کو اطلاع کردیں کہ نمازیوں کی کثرت ہوگی اور اس کے لیے دعا کریں گے کہ ان پر حق ہے کہ اس کی نماز پڑھیں اور دعا کریں۔

مسئلہ: ناگہانی موت سے مرا تو جب تک یقین نہ ہو، تجہیز وتکفین ملتوی رکھیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: غسل وکفن ودفن میں تعجیل مطلوب ہے تاخیر ممنوع ہے لہٰذا بلاوجہ تاخیر نہ چاہیے کہ حدیث مبارکہ میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: میت کو بلا وجہ سرد خانے یعنی فریزر وغیرہ میں رکھنا ناجائز وممنوع ہے کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ مردے کو ہر اس چیز سے ایذا ہوتی ہے جس سے زندہ کو ایذا ہوتی ہے۔

مسئلہ: رشتہ داروں کے اکٹھا ہونے تک میت کو رکھے رہنا سخت ممنوع ہے۔

مسئلہ: شوہر کے انتقال پر بیوی کے ہاتھ میں پہنی ہوئی چوڑیاں توڑ کر ضائع کرنا یہ اسراف ہے جو کہ ناجائز ہے فی الحال اتار کر رکھ لیں جب عدت پوری ہوجائے تو پھر پہن لیں۔

مسئلہ: دودھ بخشوانا شرعاً بے اصل چیز ہے اس کی قطعاً کوئی حاجت نہیں۔ (فتاوی بحر العلوم)

مسئلہ: مرنے کے وقت مہر معاف کروانے سے معاف نہیں ہوتا لہٰذا بعد میں وارثین میت کو مہر کی رقم دینا واجب ہے۔ (فتاوی تاج الشریعہ)

مسئلہ: بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے جو عورت مرجائے اس عورت کو بدنصیب جاننا جہالت وبے اصل ہے۔

مسائل غسل میت

مسئلہ: میت کو نہلانا فرض کفایہ ہے بعض لوگوں نے غسل دے دیا تو سب سے ساقط ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: میت کے سر اور داڑھی میں حنوط اور اس کے سجدے والے اعضاء پر کافور ملنا مستحب ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: بیری کے پتوں یا اشنان گھاس کے ساتھ پانی کو گرم کیا جائے اگر یہ نہ ہو تو خالص پانی کافی ہوگا، اس کا سر اور داڑھی خطمی سے دھویا جائے۔ (مختصر القدوری و ہدایہ)

مسئلہ: میت پر بیری میں جوش دیا ہوا پانی بہایا جائے اگر میسر ہو ورنہ سادا پانی۔ (درمختار) علماء فرماتے ہیں کہ بیری کے پتوں اور کافور کے پانی سے میت کو غسل دینے اور میت کے بدن پر کافور ملنے کی وجہ یہ ہے کہ بیری کے پتوں سے تو بدن کا میل اچھی طرح صاف ہوجاتا ہے اور اس کی وجہ سے مردہ جلدی بگڑتا نہیں نیز بیری کے

پتوں اور کافور کے استعمال کی وجہ سے موذی جانور پاس نہیں آتے۔

مسئلہ: نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چارپائی یا تختہ یا تخت پر نہلانے کا ارادہ ہو اس کو تین یا پانچ یا سات بار دھونی دیں یعنی جس چیز میں وہ خوشبو سلگتی ہو اسے اتنی بار چارپائی وغیرہ کے گرد پھرائیں کہ اس میں میت کی تعظیم ہے اور طاق عدد افضل ہے حدیث مبارکہ میں ہے اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے، اور اس پر میت کو لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے چھپا دیں، پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز کا سا وضو کرائے یعنی منہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں پھر سر کا مسح کریں پھر پاؤ دھوئیں مگر میت کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا اور کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے ہاں کوئی کپڑا یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں اور مسوڑوں اور ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیرو سے دھوئیں یہ نہ ہو تو پاک صابن اسلامی کارخانہ کا بنا ہوا یا بیسن یا کسی اور چیز سے ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے، پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤ تک بیری کا پانی بہائیں کہ تختہ تک پہنچ جائے پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر یوں ہی کریں اور بیری کے پتے جوش دیا ہوا پانی نہ ہو تو خالص پانی نیم گرم کافی ہے پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلیں دھو ڈالیں وضو و غسل کا اعادہ نہ کریں پھر آخر میں سر سے پاؤ تک کافور کا پانی بہائیں پھر اس کے بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ دیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت جہاں غسل دیں مستحب یہ ہے کہ پردہ کرلیں کہ سوا نہلانے والوں اور مددگاروں کے دوسرا نہ دیکھے نہلاتے وقت خواہ اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا قبلہ کی طرف پاؤں کرکے یا جو آسان ہو کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: غسل دینے کے لیے کوئی جہت متعین نہیں، خاص نہیں جس طرح آسان ہو میت کو غسل دیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: نہلانے والا باطہارت ہو،جنب یا حیض والی عورت نے غسل دیا تو کراہت ہے مگر غسل ہو جائے گا اور بے وضو نہلایا تو کراہت بھی نہیں بہتر یہ کہ نہلانے والا میت کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہووہ نہ ہو یا نہلانا نہ جانتا ہوتو کوئی اور شخص جو امانت دار اور پرہیز گار ہو۔(عالمگیری)

مسئلہ: میت کے سر اور داڑھی کے بال میں نہ کنگھی کی جائے اور نہ ناخن اور نہ بال کاٹے جائے۔(ہدایہ)

مسئلہ: غسل سے پہلے یا بعد مردہ کے جسم سے بال کو جدا کرنا مثلا بغل کے بال موئے زیر ناف جدا کرنا ناجائز ہے،اسی طرح ناخن تراشنا اور ختنہ کرنا بھی ناجائز ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: مرنے کے بعد میت کو زینت سے آراستہ کرنا مثلا کنگھا کرنا غازہ لگانا جیسا کہ غیر مسلم کرتے ہیں، ناجائز ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: نہلانے والا معتمد شخص ہو کہ پوری طرح غسل دیں اور جو اچھی بات دیکھے مثلا چہرا چمک اٹھا یا میت کے بدن سے خوشبو آئی تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرے اور کوئی بری بات دکھی مثلا چہرا کا رنگ سیاہ ہو گیا یا بدبو آئی یا صورت یا اعضا میں تغیر آیا تو اسے کسی سے نہ کہے اور ایسی بات کہنا جائز بھی نہیں کہ حدیث میں ارشاد ہوا اپنے مردوں کی خوبیاں ذکر کرو اور اس کی برائیوں سے باز رہو۔(جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: جنب یا حیض یا نفاس والی عورت کا انتقال ہوتو ایک ہی غسل کافی ہے کہ غسل واجب ہونے کے کتنے ہی اسباب ہو سب ایک غسل سے ادا ہوجاتے ہیں۔(درمختار)

مسئلہ؛ نہلانے والے کے پاس خوشبو سلگانا مستحب ہے کہ اگر میت کے بدن سے بو آئے تو، اسے پتا نہ چلے ورنہ گھبرائے گا، نیز اسے چاہیے کہ بقدر ضرورت اعضائے میت کی طرف نظر کرے، بلاضرورت کسی عضو کی طرف نہ دیکھیں کہ ممکن ہے اس کے بدن میں کوئی عیب ہو جسے وہ چھپاتا تھا۔(جوہرہ)

مسئلہ: جس مرد کا عضو تناسل یا انثیین کاٹ لیے گئے ہوں وہ مرد ہی ہے یعنی مرد ہی اسے غسل دے۔(عالمگیری)

مسئلہ: مرد کو مرد نہلائیں اور عورت کو عورت، میت چھوٹا لڑکا ہے تو اسے عورت بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کو مرد بھی، چھوٹے سے یہ مراد کہ حد شہوت کو نہ پہنچا ہوں۔(عالمگیری)

مسئلہ؛ عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے جب کہ موت سے پہلے یا بعد کوئی ایسا امر نہ واقع ہوا ہو جس سے اس کے نکاح سے نکل جائے، مثلا شوہر کے لڑکے یا باپ کو شہوت سے چھوا یا بوسہ لیا یا معاذ اللہ مرتد ہوگئی، اگرچہ غسل سے پہلے ہی پھر مسلمان ہوگئی کہ ان وجوہ سے نکاح جاتا رہا اور اجنبی ہوگئی لہٰذا غسل نہیں دے سکتی۔
(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: عورت مر جائے تو شوہر نہ اسے نہلا سکتا ہے نہ چھو سکتا ہے اور دیکھنے کی ممانعت نہیں عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ شوہر عورت کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے نہ قبر میں اتار سکتا ہے نہ منھ دیکھ سکتا ہے، یہ محض غلط ہے صرف نہلانے اور اس کے بدن کو بلا حائل ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے، اور اجنبی کو دیکھنے کی بھی اجازت نہیں محارم کو پیٹ پیٹھ اور ناف سے زانو تک کہ سوا چھونے کی بھی اجازت ہے۔(فتاوی رضویہ)
اور اس روایت سے استدلال کرنا کہ حضرت مولی کائنات مولی علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بتول زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دیا، اولا اس کی صحت و لیاقت حجیت محل نظر ہے، ثانیا دوسری روایت یوں ہے کہ اس جناب کو حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی ﷺ کی دائی نے غسل دیا، ثالثاً فعل بمعنی امر شائع رابعاً اضافت فعل بسوئے مسبب غیر مستنکر اور حدیث علی ان وجوہ پر محمول کرنے سے تعارض مرتفع یعنی حضرت ام ایمن نے اپنے ہاتھوں سے نہلایا اور سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے حکم دیا یا اسباب غسل کو مہیا فرمایا، خامسا مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے لیے خصوصیت تھی اوروں کا قیاس ان پر رواں نہیں ہمارے علماء جو شوہر کو

غسل زوجہ سے منع فرماتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ بعد موت بسبب انعدام محل
ملک نکاح ختم ہوجاتی ہے تو شوہر اجنبی ہوگیا مگر نبی کریم ﷺ کا رشتہ ابدالآباد تک
باقی ہے کبھی منقطع نہ ہوگا اسی لیے منقول ہوا کہ جب سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ پر
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس امر پر اعتراض کیا حضرت مرتضیٰ
نے جواب میں ارشاد فرمایا اماعلمت ان رسول الله ﷺ قال ان فاطمة
زوجتك في الدنيا والآخرة کیا تمہیں کہ خبر نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
فاطمہ تیری بیوی ہے دنیا وآخرت میں تو دیکھو۔ اس خصوصیت کی طرف اشارہ فرمایا
کہ یہ رشتہ منقطع نہیں، یہ جواب نہ فرمایا کہ شوہر کو اپنی عورت کا نہلانا رواں ہے۔ اس
سے اور بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کے نزدیک صورت مذکورہ میں مذہب عدم جواز تھا
جب تو حضرت ابن مسعود نے انکار فرمایا اور حضرت مرتضیٰ نے اسے تسلیم فرما کر اپنی
خصوصیت سے جواب دیا۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: عورت کو طلاق رجعی دی ہنوز عدت میں تھی کہ شوہر کا انتقال ہوگیا تو غسل
دے سکتی ہے اور بائن طلاق دی ہے تو اگرچہ عدت میں ہے غسل نہیں دے سکتی۔
(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: مرد کا سفر میں انتقال ہوا اور اس کے ساتھ عورتیں ہیں اور کافر مرد مگر
مسلمان مرد کوئی نہیں تو عورتیں اس کافر کو نہلانے کا طریقہ بتادیں کہ وہ نہلا دے اور
اگر مرد کوئی نہیں اور چھوٹی لڑکی ہمراہ ہے کہ نہلانے کی طاقت رکھتی ہے تو یہ عورتیں تو
اسے سکھا دیں کہ وہ نہلائیں یوں ہیں اگر عورت کا انتقال ہوا اور کوئی مسلمان عورت
نہیں اور کافر عورت موجود ہے تو مرد اس کافرہ کو غسل کی تعلیم کریں اور اس سے
نہلوائے یا چھوٹا لڑکا اس قابل ہو کہ نہلا سکے تو اسے بتائے اور وہ نہلائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ایسی جگہ انتقال ہوا کہ پانی وہاں نہیں ملتا تو تیمم کرائے اور نماز پڑھیں
اور نماز کے اگر قبل دفن پانی مل جائے تو نہلا کر نماز کا اعادہ کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: خنثیٰ مشکل کا انتقال ہوا تو اسے نہ مرد نہلا سکتا ہے نہ عورت بلکہ تیمم کرایا

جائے اور تیمم کرانے والا اجنبی ہو تو ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے اور کلائیوں پر نظر نہ کریں۔
یوہیں خنثیٰ مشکل کسی مرد یا عورت کو غسل نہیں دے سکتا۔ (عالمگیری) خنثیٰ مشکل چھوٹا
بچہ ہو تو اسے مرد بھی نہلا سکتے ہیں اور عورت بھی یوہیں عکس۔ (بہار)

مسئلہ: مسلمان کا انتقال ہوا اور اس کا باپ کافر ہے تو اسے مسلمان نہلائے، اس
کے باپ کے قابو میں نہ دیں، کافر مسلمان ہوا اور اس کی عورت کافرہ ہے تو اگر کتابیہ
ہے تو نہلا سکتی مگر بلاضرورت اس سے نہلوانا بہت برا ہے اور اگر مجوسیہ یا بت پرست
ہے اور اس کے مرنے کے بعد مسلمان ہوگئی تو نہلا سکتی ہے بشرطیکہ نکاح میں باقی ہو
ورنہ نہیں اور نکاح میں باقی رہنے کی صورت یہ ہے کہ اگر سلطنت اسلامی میں ہیں تو
حاکم اسلام شوہر کے مسلمان ہونے کے بعد عورت پر اسلام پیش کرے، اگر مان لیا
فبہا ورنہ فورا نکاح سے نکل جائے گی اور اگر سلطنت اسلامی میں نہیں تو شوہر کے بعد
عورت کو تین حیض آنے کا انتظار کیا جائے گا اس مدت میں مسلمان ہوگئی فبہا ورنہ
نکاح سے نکل جائے گی اور دونوں صورتوں میں پھر اگرچہ مسلمان ہوجائے غسل نہیں
دے سکتی۔ (درمختار)

مسئلہ: کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملا تو غسل وکفن دیں گے اور جنازہ
کی نماز پڑھیں گے اور نماز کے بعد وہ باقی ٹکڑا بھی ملا تو اس پر دوبارہ نماز نہ پڑھیں
گے اور آدھا دھڑ ملا تو اگر اس میں سر بھی ہے جب بھی یہی حکم ہے اور اگر سر نہ ہو یا
طول میں سر سے پاؤں تک دہنا یا بایاں ایک جانب کا حصہ ملا تو ان دونوں صورتوں
میں نہ غسل ہے، نہ کفن، نہ نماز بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کردیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: مردہ ملا اور یہ نہیں معلوم کہ مسلمان یا کافر تو اگر اس کی وضع قطع
مسلمانوں کی ہو یا کوئی علامت ایسی ہو، جس سے مسلمان ہونا ثابت ہوتا ہے یا
مسلمانوں کے محلہ میں ملا تو غسل دیں اور نماز پڑھیں ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: مسلمان مردے کافر مردوں میں مل گئے تو اگر ختنہ وغیرہ کسی علامت سے
شناخت کرسکیں تو مسلمانوں کو جدا کر کے غسل وکفن دیں اور نماز پڑھیں اور امتیاز نہ

ہوتا ہوتو غسل دیں اور نماز میں خاص مسلمانوں کے لیے دعا کی نیت کریں اور ان میں اگر مسلمان کی تعداد زیادہ ہوتو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کریں ورنہ علیحدہ۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: کافر مردے کے لیے غسل وکفن ودفن نہیں بلکہ چیتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں داب دیں، یہ بھی جب کریں کہ اس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا اسے لے نہ جائے ورنہ مسلمان ہاتھ نہ لگائے نہ اس کے جنازہ میں شرکت کرے اور اگر بوجہ قرابت قریبہ شریک ہوتو دور دور رہے اور اگر مسلمان ہی اس کا رشتہ دار ہے اور اس کا ہم مذہب کوئی نہ ہو یا لے نہیں اور بلحاظ قرابت غسل وکفن دفن کرے تو جائز ہے، مگر کسی امر میں سنت کا طریقہ نہ برتیں بلکہ نجاست دھونے کی طرح اس پر پانی بہائے چیتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں دبا دے، یہ حکم کافر اصلی کا ہے اور مرتد کا حکم یہ ہے کہ مطلقا نہ اسے غسل دیں نہ کفن، بلکہ کتے کی طرح کسی تنگ گڑھے میں ڈھکیل کر مٹی سے بغیر حائل کے پاٹ دیں۔ (درمختار)

مسئلہ: میت کا بدن اگر ایسا ہوگیا کہ ہاتھ لگانے سے کھال ادھڑے گی، تو ہاتھ نہ لگائیں صرف پانی بہا دیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: نہلانے کے بعد اگر ناک کان مونھ اور دیگر سوراخوں میں روئی رکھ دیں تو حرج نہیں مگر بہتر یہ کہ نہ رکھیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ: غسل میت میں غرارہ نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: غسل دینے میں ناک اور منھ میں پانی نہ ڈالا جائے اگرچہ حالت جنابت میں انتقال ہوا ہو۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: تکرار غسل مشروع نہیں یعنی کہ ایک بار غسل دینے کے بعد کہ پوسٹ مارٹم وغیرہ کے بعد پھر دوبارہ غسل دینا۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: بعض جگہ بعد غسل میت وہ گھڑا بدھنا مسجد میں رکھ دیتے ہیں۔ یہ رکھنا بہتر ہے بلکہ باعث اجر وثواب ہے البتہ اس کو منحوس جاننا خام خیالی اور جہالت ہے اور اپنے استعمال میں رکھیں جب بھی کوئی حرج نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: اور اگر یہ خیال کیا جائے کہ ان سے مردے کو نہلایا ہے تو ان میں نحوست آ گئی تو یہ خیال اوہام کفار ہند سے بہت ملتا ہے، حدیث مبارکہ میں وارد ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تین باتیں تمہارے لیے نہ پسند رکھتا ہے، فضول بک بک کرنا، اور کثرت سوال کرنا، اور مال کی اضاعت کرنا۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: میت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں سینہ پر نہ رکھیں۔ (نورالایضاح) بعض جگہ ناف کے نیچے اس طرح رکھتے ہیں جیسے نماز کے قیام میں یہ بھی نہ کریں۔

مسئلہ: جس وضو سے نماز جنازہ پڑھی اسی وضو سے دوسری نماز پڑھی جاسکتی ہے دوسرا وضو بنانا ضروری نہیں۔

مسئلہ: میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے غسل کو ضروری سمجھنا غلط و بے اصل ہے۔

مسئلہ: میت کے بعد پورے گھر کی پتائی صفائی کو لازم سمجھنا اور یہ سمجھنا کہ گھر ناپاک ہوگیا بے اصل ہے البتہ پاکی کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے۔

مسئلہ: جس جگہ میت کو غسل دیا جاتا ہے اس جگہ چالیس دن تک روشنی کرنا اگر بتی جلانا فضول اور داخل اسراف ہے اس سے میت کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

مسائل کفن میت

مسئلہ: میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے، کفن کے تین درجے ہیں

(۱) ضرورت

(۲) کفایت

(۳) سنت

مرد کے لیے سنت تین کپڑے ہیں۔ (۱) لفافہ (۲) ازار (۳) قمیص۔

حدیث مبارکہ میں وارد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تین سفید کپڑے میں ملبوس کیا گیا جو کہ ملک یمن کے سحول نامی بستی کے تھے۔ (ہدایہ) عورت کے لیے پانچ۔ تین یہ اور

(۴) اوڑھنی (۵) سینہ بند۔
کفن کفایت مرد کے لیے دو کپڑے ہیں۔ (۱) لفافہ (۲) ازار،، اور عورت کے لیے تین، (۱) لفافہ (۲) ازار (۳) اوڑھنی یا (۱) لفافہ (۲) قمیص (۳) اوڑھنی۔ کفن ضرورت دونوں کے لیے یہ کہ جو میسر آئے اور کم از کم اتنا تو ہو کہ سارا بدن ڈھک جائے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: لفافہ یعنی چادر کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اس قدر زیادہ ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں اور ازار یعنی تہہ بند چوٹی سے قدم تک یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی جو بندش کے لیے زیادہ تھا اور قمیص جس کو کفنی کہتے ہیں گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہوں اور جاہلوں میں جو رواج ہے کہ پیچھے کم رکھتے ہیں یہ غلطی ہے، چاک اور آستینیں اس میں نہ ہوں۔ مرد اور عورت کی کفنی میں فرق ہے مرد کی کفنی مونڈھے پر چیریں اور عورت کے لیے سینہ کی طرف، اوڑھنی تین ہاتھ کی ہونی چاہیے یعنی ڈیڑھ گز، سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: علماء و مشائخ کے لیے کفن میں عمامہ مستحب ہے اور برخلاف اس کی حالت حیات کے شملہ منھ کی طرف کردیں، عوام کو عمامہ دینا مکروہ و منع ہے (عالمگیری) مشہور صحابی رسول حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے بیٹے واقد کو عمامہ کے ساتھ دفن کیا۔ (درمختار) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصیت کے مطابق غسل دیا اور کفن میں عمامہ بھی پہنایا۔ (البنایہ شرح الہدایہ) اور حضرت علامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کفنی میں عمامہ ہونا علماء و مشائخ کے لیے جائز عوام کے لیے مکروہ اور یہ اس ملک میں رائج نہیں بعض ممالک اسلامیہ میں علماء و مشائخ کے لیے کفن میں ایسا امتیاز رائج ہے۔ (فتاوی امجدیہ)

مسئلہ: میت کے کفن میں ٹوپی نہ دینا چاہیے کہ مکروہ و خلاف سنت ہے۔
(فتاویٰ تاج الشریعہ)

مسئلہ: بلا ضرورت کفن کفایت سے کم کرنا ناجائز و مکروہ ہے۔ (درمختار) بعض محتاج کفن ضرورت پر قادر ہوتے ہیں مگر کفن مسنون میسر نہیں، وہ کفن مسنون کے لیے لوگوں سے سوال کرتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ سوال بلا ضرورت جائز نہیں اور یہ یہاں ضرورت نہیں، البتہ اگر کفن ضرورت پر بھی قادر نہ ہوں تو بقدر ضرورت سوال کریں زیادہ نہیں، ہاں اگر بغیر مانگے مسلمان خود کفن مسنون پورا کردیں تو انشاء اللہ تعالیٰ پورا ثواب پائیں گے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: کفن میں پاجامہ دینا خلاف سنت ہے کفن میں پاجامہ نہ پہنایا جائے۔
(فتاوی تاج الشریعہ)

مسئلہ: میت کو کفن مسنون سے زیادہ کپڑا دینا منع ہے، الملفوظ میں ہے کہ، ایک بی بی نے مرنے کے بعد خواب میں اپنے لڑکے سے فرمایا میرا کفن ایسا خراب ہے کہ مجھے اپنے ساتھیوں میں جاتے شرم آتی ہے، پرسوں فلاں شخص آنے والا ہے اس کے کفن میں اچھے کپڑے کا کفن رکھ دینا صبح کو صاحبزادہ نے اٹھ کر اس شخص کو دریافت کیا معلوم ہوا کہ وہ بالکل تندرست ہے اور کوئی مرض نہیں تیسرے روز خبر ملی اس کا انتقال ہوگیا ہے لڑکے نے فوراً نہایت عمدہ کفن سلوا کر اس کے کفن میں رکھ دیا اور کہا یہ میری ماں کو پہنچا دینا رات کو وہ صالحہ خواب میں تشریف لائیں اور بیٹے سے کہا خدا تمہیں جزائے خیر دے تم نے بہت اچھا کفن بھیجا۔ اہبان بن صیفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی ہیں ان کے کفن میں ایک تہ بند زائد چلا گیا شب کو اپنے صاحبزادے کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا یہ تہبند لو اور الگنی پر ڈال دیا صبح ان کی آنکھ کھلی تو وہیں رکھا ملا۔ (الملفوظ)

مسئلہ: کفن اچھا ہونا چاہیے مرد عیدین و جمعہ کے لیے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اس کی قیمت کا ہونا چاہیے۔ حدیث میں ہے، مردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے تفاخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں، سفید کفن بہتر۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے مردے سفید

کپڑوں میں کفناؤ۔(غنیۃ)

مسئلہ: مردے کو سلے ہوئے کپڑے میں کفن دینا منع ہے اسی طرح مردے کو کفن میں سلا ہوا پاجامہ بھی منع ہے۔(فتاوی تاج الشریعہ)

مسئلہ: جو نابالغ حدشہوت کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیے جاتے ہیں اسے بھی دیے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے دیے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو۔(ردالمحتار)

مسئلہ: میت نے اگر کچھ مال چھوڑا تو کفن اسی کے مال سے ہونا چاہیے اور مدیون ہے تو قرض خواہ کفن کفایت سے زیادہ منع کرسکتا ہے اور منع نہ کیا تو اجازت سمجھی جائے گی۔(ردالمحتار) مگر قرض خواہ کو ممانعت کا حق اس وقت ہے، جب وہ تمام مال دین میں مستغرق ہو۔

مسئلہ: دین ووصیت ومیراث، ان سب پر کفن مقدم ہے اور دین وصیت پر اور وصیت میراث پر۔(جوہرہ)

مسئلہ: میت نے مال نہ چھوڑا تو کفن اس کے ذمہ ہے جس کے ذمہ زندگی میں نفقہ تھا اور اگر کوئی ایسا نہیں جس پر نفقہ واجب ہوتا یا ہے مگر نادار ہے تو بیت المال سے دیا جائے اور بیت المال بھی وہاں نہ ہو، جیسے یہاں ہندوستان میں تو وہاں کے مسلمانوں پر کفن دینا فرض ہے، اگر معلوم تھا اور نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے اگر ان لوگوں کے پاس بھی نہیں تو ایک کپڑے کی قدر اور لوگوں سے سوال کرلیں۔(جوہرہ، درمختار)

مسئلہ: عورت نے اگرچہ مال چھوڑا اس کا کفن شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے عورت کا نفقہ شوہر پر سے ساقط ہوجاتا، اگر شوہر مرا اور اس کی عورت مالدار ہے، جب بھی عورت پر کفن واجب نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ: جو یہ کہا گیا کہ فلاں پر کفن واجب ہے اس سے مراد کفن شرعی ہے۔ یوہیں باقی سامان تجہیز مثلاً خوشبو اور غسال اور لے جانے والوں کی اُجرت اور

دفن کے مصارف سب میں شرعی مقدار مراد ہے۔ باقی اور باتیں اگر میت کے مال سے کی گئیں اور ورثہ بالغ ہوں اور سب وارثوں نے اجازت بھی دے دی ہو تو جائز ہے، ورنہ خرچ کرنے والے کے ذمہ ہے۔(ردالمحتار)

مسئلہ: مرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش ہو عورت کے لیے جائز ہے، جس نے احرام باندھا ہے اس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اس کا مونھ اور سر کفن سے چھپایا جائے۔(عالمگیری)

مسئلہ: کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو غسل دینے کے بعد بدن کسی پاک کپڑے سے آہستہ پونچھ لیں کہ کفن تر نہ ہو اور کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے لیں اس سے زیادہ نہیں، پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے بڑی چادر پھر تہبند پھر کفنی پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں اور داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں اور مواضع سجود یعنی ماتھے، ناک، ہاتھ، گھٹنے، قدم پر کافور لگائیں پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں پہلے بائیں جانب سے پھر دہنی طرف سے پھر لفافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے پھر دہنی طرف سے تاکہ دہنا اوپر رہے اور سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں کہ اڑنے کا اندیشہ نہ رہے، عورت کو کفنی پہنا کر اس کے بال کو دو حصے کرکے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر پر لاکر مونھ پر مثل نقاب ڈال دیں کہ سینہ پر رہے کہ اس کا طول نصف پشت سے سینہ تک ہے اور عرض ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے اور یہ جو لوگ کیا کرتے ہیں کہ زندگی کی طرح اڑھاتے ہیں یہ محض بیجا وخلاف سنت ہے پھر بدستور ازار ولفافہ لپیٹیں پھر سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لاکر باندھیں۔(بہار)

مسئلہ: غیرمحرم جنازہ کا منھ عورتوں کو دیکھنا منع ہے۔(فتاوی تاج الشریعہ)

مسئلہ: کفن میں سرمہ کنگھی اور رومال رکھنا ناجائز ہے، کہ یہ اسراف مال ہے، اور میت کو اس کی حاجت نہیں۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: مردہ کو سرمہ لگانا ناجائز ہے کہ مردہ کے لیے سنت نہیں، کہ یہ اضاعت مال

ہے۔ (فتاوی تاج الشریعہ)

مسئلہ: میت کو محبت یا تبرک کے طور پر بوسہ دینے میں حرج نہیں۔ (نور الایضاح)

مسئلہ: اگر مردہ کا کفن چوری گیا اور لاش ابھی تازہ ہے تو پورا کفن دیا جائے اگر میت کا مال بدستور ہے تو اس سے اور تقسیم ہو گیا تو ورثہ کے ذمہ کفن دینا ہے، وصیت یا قرض میں دیا گیا تو ان لوگوں پر نہیں اور اگر کل ترکہ دین میں مستغرق ہے اور قرض خواہوں نے اب تک قبضہ نہ کیا ہو تو اسی مال سے دیں اور قبضہ کر لیا تو ان سے واپس نہ لیں گے، بلکہ کفن اس کے ذمہ ہے کہ مال نہ ہونے کی صورت میں جس کے ذمہ ہوتا ہے اور اگر صورت مذکورہ میں لاش پھٹ گئی تو کفن مسنون کی حاجت نہیں ایک کپڑا کافی ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: بعض لوگ نماز جنازہ کے بعد میت کا چہرہ نہیں دیکھنے دیتے اور کہتے ہیں کہ اب یہ میت امانت ہو گئی اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں نماز جنازہ کے بعد بھی میت کا چہرہ دیکھ سکتے ہیں، (مگر اس کی وجہ سے تدفین میں تاخیر کرنا منع ہے)

(رسم رواج کی شرعی حیثیت)

جنازہ لے چلنے کے مسائل

امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جو کسی جنازہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن ہو چکے اس کے لیے تین قیراط اجر لکھا جائے ہر قیراط کوہ احد سے بڑا، بزار کے یہاں حدیث موقوف ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے جو کسی جنازہ میں اہلِ جنازہ کے پاس تک جائے اس کے لیے ایک قیراط پھر اگر جنازہ کے ساتھ تک چلے تو ایک قیراط اور ملے اور نماز پر تیسرا اور دفن پر انتظار تک چوتھا قیراط پائے امام ابن ماجہ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی جو کسی میت کو نہلائے کفن پہنائے خوشبو لگائے جنازہ اٹھائے نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے جیسا کہ جس دن والدہ کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے، ہر شخص کو چاہیے کہ عبادت میں کوئی کوتاہی نہ کرے اور حضور ﷺ نے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ اُٹھایا۔ (جوہرہ)

مسئلہ: سنت یہ ہے کہ چار شخص جنازہ اٹھائیں، ایک ایک پایہ ایک شخص لے اور اگر صرف دو شخصوں نے جنازہ اٹھایا، ایک سرہانے اور ایک پائنتی تو بلا ضرورت مکروہ ہے اور ضرورت سے ہو مثلاً جگہ تنگ ہے تو حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: سنت یہ ہے کہ یکے بعد دیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے اور پوری سنت یہ ہے کہ پہلے دہنے سرہانے کندھا دے پھر دہنی پائنتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کل چالیس قدم ہوئے کہ حدیث میں ہے، جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیے جائیں گے۔ نیز حدیث میں ہے، جو جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھا دے ، اللہ تعالیٰ اس کی حتمی مغفرت فرما دے گا۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ: بے طہارت میت کو کندھا دینے میں حرج نہیں۔ (فتاوی تاج الشریعہ)

مسئلہ: بالائے کفن پھولوں کی چادر ڈالنے میں شرعاً اصلا حرج نہیں، نیت حسن سے حسن جیسے قبور پر پھول ڈالنا کہ وہ جب تک تر ہیں تسبیح کرتے ہیں اس سے میت کا دل بہلتا ہے اور رحمت اُترتی ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: جنازہ پر پاک شال یا متبرک چادر ڈالنا جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: جنازہ لے چلنے میں چار پائی کو ہاتھ سے پکڑ کر مونڈھے پر رکھے، اسباب کی طرح گردن یا مونڈھے پر لادنا مکروہ ہے، چوپایہ پر جنازہ لادنا بھی مکروہ ہے۔ (عالمگیری، درمختار) ٹھیلے پر لادنے کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: چھوٹا بچہ شیر خوار یا ابھی دودھ چھوڑا ہو یا اس سے کچھ بڑا، اس کو اگر ایک شخص ہاتھ پر اٹھا کر لے چلے تو حرج نہیں اور یکے بعد دیگرے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے رہیں اور اگر کوئی شخص سواری پر ہو اور اتنے چھوٹے جنازہ کو ہاتھ پر لیے ہو،

جب بھی حرج نہیں اوراس سے بڑا مردہ ہوتو چار پائی پر لے جائیں۔(عالمگیری)

مسئلہ: جنازہ معتدل تیزی سے لے جائیں مگر نہ اس طرح کہ میت کو جھٹکا لگے اورساتھ جانے والوں کے لیے افضل یہ ہے کہ جنازہ سے پیچھے چلیں اور کوئی آگے چلے تو اسے چاہیے کہ اتنی دور رہے کہ ساتھیوں میں نہ شمار کیا جائے اور سب کے سب آگے ہوں تو مکروہ ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ: جنازہ کے ساتھ کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھنا جائز ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: جنازہ کے ساتھ حمد وثنا ونعت ومنقبت کے اشعار پڑھنا جائز ہے۔(فتاوی مفتی اعظم) جنازہ کے ساتھ ذکر جہر کا حکم شرعی اور بعض کتابوں میں اس کو مکروہ لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح خود نفس ذکر جہر کو مکروہ بتایا ہے حالانکہ اطلاقات کتاب وسنت سے ثابت ہے اور تحقیق کراہت کا عروض نظر بعوارض خارجہ غیر لازمہ ہے، یہاں بھی اس کا منشاء وہی ہے قلب ہمراہیان کا مشوش ہونا یادموت سے دوسری طرف توجہ کرنا انصاف کیجیے تو یہ حکم اس زمان خیر کے لیے تھا جبکہ ہمراہیان جنازہ تصور موت میں ایسے غرق ہوتے تھے کہ گویا میت ان میں ہر ایک کا خاص اپنا کوئی جگر پارہ ہے بلکہ خود ہی میت ہیں، ہمیں کو جنازہ پر لیے جاتے ہیں اور اب قبر میں رکھیں گے، ولہٰذا علماء نے سکوت محض کو پسند کیا تھا کہ کلام اگر چہ ذکر ہی ہوا گر چہ آہستہ ہو، اس تصور سے کہ بغایت نافع ومفید اور برسوں کے زنگ دل سے دھو دینے والا ہے، روکے گا یا کم از کم دل بٹ جائے گا تو اس وقت محض خاموشی ہی مناسب تر ہے، ورنہ حاشا اللہ ذکر خدا و رسول نہ کسی وقت منع ہے، اور نہ کوئی چیز اس سے بہتر ہے اب کہ زمانہ منقلب ہوا لوگ جنازہ کے ساتھ اور دفن کے وقت قبروں پر بیٹھ کر لغویات و فضولیات اور دنیوی تذکروں بلکہ خندہ ولہو سے ہٹا کر ذکر جہر میں مشغول کرنا عین ثواب وکار ثواب ہے تفصیل کے لیے فتاوی رضویہ مطالعہ فرمائیں۔

مسئلہ: جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور سواری پر ہو تو آگے چلنا مکروہ

اور آگے ہو تو جنازہ سے دور ہوں۔(عالمگیری)

مسئلہ: عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانا ناجائز وممنوع ہے اور نوحہ کرنے والی ساتھ میں ہو تو سختی سے منع کیا جائے اگر نہ مانے تو اس کی وجہ سے جنازہ کے ساتھ جانا نہ چھوڑا جائے کہ اس کے ناجائز فعل سے یہ کیوں سنت ترک کرے بلکہ دل سے اسے برا جانے اور شریک ہو۔(درمختار)

مسئلہ: اگر عورتیں جنازہ کے پیچھے ہوں اور مرد کو یہ اندیشہ ہو کہ پیچھے چلنے میں عورتوں سے اختلاط ہوگا کہ ان میں کوئی نوحہ کرنے والی ہو تو ان صورتوں میں مرد کو آگے چلنا بہتر ہے۔(ردالمحتار)

مسئلہ: جنازہ لے چلنے میں سرہانا آگے ہونا چاہیے اور جنازہ کے ساتھ آگ لیجانے کی ممانعت ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ: جنازہ کے ساتھ چلنے والوں کو سکوت کی حالت میں ہونا چاہیے موت اور احوال اور اہوال قبر کو پیش نظر رکھے دنیا کی باتیں نہ کرے نہ ہنسے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو جنازہ کے ساتھ ہنستے دیکھا فرمایا تو جنازہ میں ہنستا ہے تجھ سے کبھی کلام نہ کرونگا اور ذکر کرنا چاہے تو دل میں کریں اور بلحاظ حال زمانہ اب علماء نے ذکر جہر کی بھی اجازت دی ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: جنازہ جب تک رکھا نہ جائے بیٹھنا مکروہ ہے اور رکھنے کے بعد بے ضرورت کھڑا نہ رہے اور لوگ بیٹھے ہوں اور نماز کے لیے وہاں جنازہ لایا گیا تو جب تک رکھا نہ جائے کھڑے نہ ہوں، یونہی اگر کسی جگہ بیٹھے ہوں اور وہاں سے جنازہ گزرا تو کھڑا ہونا ضرور نہیں ہاں جو شخص ساتھ جانا چاہتا ہے وہ اٹھے اور جائے جب جنازہ رکھا جائے تو یوں نہ رکھے کہ قبلہ کو پاؤں ہوں یا سر بلکہ آڑا رکھے کہ دہنی کروٹ قبلہ کو ہو۔(عالمگیری)

مسئلہ: جنازہ اٹھانے پر اجرت لینا دینا جائز ہے جب کہ اور اٹھانے والے بھی

موجود ہوں۔ (عالمگیری) مگر جو ثواب جنازہ لے چلنے پر حدیث میں بیان ہوا اسے نہ ملے گا کہ اس نے تو بدلہ لے لیا۔

مسئلہ: میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا کوئی نیک شخص ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ جانا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: جو شخص جنازہ کے ساتھ ہو اسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہیے اور نماز کے بعد اولیاء میت سے اجازت لے کر واپس ہوسکتا ہے، اور دفن کے بعد اولیاء میت سے اجازت کی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: جنازہ کے لیے کھڑا ہونا مکروہ ہے لیکن اس میں شرکت کا ارادہ ہو تو کھڑا ہوسکتا ہے۔ (عالمگیری)

سنن نسائی کی حدیث مبارکہ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ حضرت امام حسن بن علی وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قریب سے گزرا تو حضرت امام حسن کھڑے ہوگئے اور حضرت ابن عباس نہیں کھڑے ہوئے۔ حضرت امام حسن نے حضرت ابن عباس سے فرمایا کیا حضور ﷺ ایک یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ حضرت ابن عباس نے کہا ہاں۔ لیکن پھر اس کے بعد بیٹھے رہتے تھے اور کھڑے نہ ہوتے تھے یعنی حکم سابق منسوخ ہوگیا۔ (سنن نسائی)

مسئلہ: جنازہ اٹھانے کے بعد قبرستان تک پہنچانے کے لیے بیچ میں ٹھہرنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

مسائل نمازہ جنازہ

احمد ابوداؤد وابن ماجہ وترمذی حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں جس مسلمان کے جنازہ پر مسلمانوں کا ایک گروہ تین صف کی مقدار کو پہنچتا ہو نماز پڑھے اس کی مغفرت ہو جائے ترمذی کی روایت میں ہے جس پر تین صفیں نماز پڑھے اس پر جنت واجب ہوگئی، ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جس پر سو مسلمان نماز پڑھیں بخشا جائے۔ (نسائی) اُم المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس مردے پر مسلمان کا ایک گروہ نماز پڑھے اس کی شفاعت اس کے حق میں قبول ہو راوی حدیث ابو ملیح نے کہ گروہ چالیس آدمی ہیں، طبرانی معجم کبیر میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس مسلمان پر سو آدمی نماز پڑھیں اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرمادے گا۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ اگر بعض لوگوں نے پڑھ لی تو سب بری ہو گئے، ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی گنہگار ہوئے۔ (شرح وقایہ) جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کافر ہے۔ (بہار)

مسئلہ: نماز جنازہ میں دو رکن ہیں: (۱) چار بار اللہ اکبر کہنا (۲) قیام، بغیر عذر بیٹھ کر یا سواری پر نماز جنازہ پڑھی، نہ ہوئی اور اگر ولی یا امام بیمار تھا اس نے بیٹھ کر پڑھائی اور مقتدیوں نے کھڑے ہو کر پڑھی ہوگئی۔ (درمختار)

مسئلہ: بے نمازی کی بھی نماز جنازہ پڑھی جائے گی کیوں کہ نماز پنجگانہ اس پر فرض تھی اس نے چھوڑی یہ اس کا قصور ہے نماز جنازہ ہم پر فرض ہے ہم کیوں چھوڑے، البتہ علماء زجراً نہ پڑھیں تو کوئی حرج نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: اس کے لیے جماعت شرط نہیں، ایک شخص نے بھی پڑھ لیا تو فرض ادا

گیا۔(عالمگیری)

مسئلہ: جماعت کی صورت میں امام آگے اور مقتدی اس کے پیچھے اتنے فاصلے پر کھڑے ہوں کہ سجد کی جگہ باقی ہو فتاوی تاتارخانیہ میں ہے امام آگے ہوگا اور لوگ اس کے پیچھے اس طرح صف لگائیں گے جس طرح تمام نمازوں میں لگاتے ہیں، بلا عذر باہم مل کر کھڑے ہونا منع ہے۔

مسئلہ: نماز جنازہ واجب ہونے کے لیے وہی شرائط ہیں جو اور نمازوں کے لیے ہیں یعنی (۱) قادر (۲) بالغ (۳) عاقل (۴) مسلمان ہونا ایک بات اس میں زیادہ ہے یعنی اس کی موت کی خبر ہونا۔(ردالمحتار)

مسئلہ: نماز جنازہ میں دو طرح کی شرطیں ہیں، ایک مصلی کے متعلق دوسری میت کے متعلق، مصلی کے لحاظ سے تو وہی شرطیں ہیں جو متعلق نماز کے ہیں، یعنی (۱) مصلی کا نجاست حکمیہ وحقیقیہ سے پاک ہونا، نیز اس کے کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا (۲) ستر عورت (۳) قبلہ کو موںھ ہونا (۴) نیت اس میں وقت شرط نہیں اور تکبیر تحریمہ رکن ہے شرط نہیں جیسے پہلے ذکر ہوا۔(ردالمحتار) بعض لوگ جوتا پہنے اور بہت لوگ جوتے پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھتے ہیں، اگر جوتا پہنے پڑھے تو جوتا اور اس کے نیچے کی زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے، بقدر مانع نجاست ہوگی تو اس کی نماز نہ ہوگی اور جوتے پر کھڑے ہو کر پڑھی تو جوتے کا پاک ہونا ضروری ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: جنازہ تیار ہے اور قبر بھی تیار ہے، ایسی صورت میں میت کو سامنے رکھ کر لمبی تقریر کرنا منع ہے کہ یہاں شرعاً تعجیل مامور ہے، البتہ مسائل ضروریہ نماز جنازہ کے متعلق بیان کر دینے میں حرج نہیں، ہاں اگر جنازہ تیار ہے مگر قبر تیار نہیں یا کوئی اور ضرورت ہے تو تقریر کرنے اور قوم کو وعظ ونصیحت کرنے میں حرج نہیں۔

مسئلہ: رافضی کی نماز جنازہ پڑھنا حرام ہے اعتقادا کفر ہے اور اس کے لیے استغفار کرنا کفر ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: اسی طرح کفار مرتدین کی نماز جنازہ پڑھنا پڑھانا حرام اشد حرام اور

اعتقادا کفر ہے اور اس کے لیے استغفار کرنا بھی اعتقادا کفر۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: جنازہ تیار ہے جانتا ہے کہ وضو یا غسل کریگا تو نماز ہوجائے گی تیمم کر کے پڑھے۔

مسئلہ: امام طاہر نہ تھا تو نماز پھر پڑھیں اگرچہ مقتدی طاہر ہوں کہ جب امام کی نہ ہوئی کسی کی نہ ہوئی اور اگر امام طاہر تھا اور مقتدی بلا طہارت تو اعادہ نہ کی جائے کہ اگرچہ مقتدیوں کی نہ ہوئی مگر امام کی تو ہوگئی۔ یوں ہی اگر عورت نے نماز پڑھائی اور مردوں نے اس کی اقتدا کی تو لوٹائی نہ جائے کہ اگرچہ مردوں کی اقتدا صحیح نہ ہوئی مگر عورت کی نماز تو ہوگئی وہی کافی ہے اور نماز جنازہ کی تکرار جائز نہیں۔(درمختار)

نماز جنازہ میں میت سے تعلق رکھنے والی چند شرطیں ہیں۔

(۱) میت کا مسلمان ہونا

مسئلہ: میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا، تو اگر مردہ پیدا ہوا بلکہ اگر نصف سے کم باہر نکلا اس وقت زندہ تھا اور اکثر باہر نکلنے سے پیشتر مر گیا، تو اس کی بھی نماز نہ پڑھی جائے اور تفصیل آتی ہے۔

مسئلہ: چھوٹے بچے کے ماں باپ دونوں مسلمان ہو یا ایک تو وہ مسلمان ہے، اس کی نماز پڑھی جائے اور دونوں کافر ہیں تو نہیں۔(درمختار)

مسئلہ: ہجڑے کی نماز جنازہ پڑھنا بھی فرض کفایہ ہے، اور وہی دعا پڑھی جائے گی جو مردوں کے نماز جنازہ میں پڑھی جاتی ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: سمجھدار نابالغ بچہ نے نماز جنازہ پڑھ لی دیگر مسلمان فرض کفایہ سے سبکدوش ہوجائیں گے۔(جدالممتار)

مسئلہ: ہر مسلمان کی نماز پڑھی جائے اگرچہ وہ کیسا ہی گنہگار ہے و مرتکب کبائر ہو مگر چند قسم کے لوگ ہیں کی ان کی نماز نہیں۔

(۱) باغی جو امام برحق پر ناحق خروج کرے اور اسی بغاوت میں مارا جائے۔

(۲) ڈاکو کہ ڈاکہ میں مارا گیا نہ ان کو غسل دیا جائے نہ ان کی نماز پڑھی جائے، مگر

جب کہ بادشاہ اسلام نے ان پر قابو پایا اور قتل کیا تو نماز و غسل ہے یا وہ نہ پکڑے گئے نہ مارے گئے بلکہ جیسے ہی مرے تو بھی غسل ونماز ہے۔

(۳) جو لوگ ناحق پاسداری سے لڑے بلکہ جو تماشہ دیکھ رہے تھے اور پتھر آ کر لگا اور مر گئے تو ان کی بھی نماز نہیں، انکے متفرق ہونے کے بعد مرے تو نماز ہے۔

(۴) جس نے کئی شخص گلا گھونٹ کر مار ڈالے۔

(۵) شہر میں رات کو ہتھیار لے کر لوٹ مار کریں وہ بھی ڈاکو ہے اس حالت میں ماریں جائے تو انکی بھی نماز نہ پڑھی جائے۔

(۶) جس نے اپنی ماں یا باپ کو مار ڈالا اس کی بھی نماز نہیں۔

(۷) جو کسی کا مال چھین رہا تھا اور اس حالت میں مارا گیا اس کی بھی نماز نہیں۔(بہار)

مسئلہ: جس نے خودکشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے، مگر اس کی جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اگرچہ قصدا خود کشی کی ہو، جو شخص رجم کیا گیا یا قصاص میں مارا گیا، اسے غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے۔(عالمگیری)

(۲) میت کے بدن وکفن کا پاک ہونا،

مسئلہ: بدن پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اسے غسل دیا گیا ہو یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمم کرایا گیا ہو اور کفن پہنانے سے پیشتر اس کے بدن سے نجاست نکلی تو دھو ڈالی جائے اور بعد میں خارج ہوئی تو دھونے کی حاجت نہیں اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہو تو حرج نہیں۔(درمختار)

مسئلہ: بغیر غسل نماز پڑھی گئی نہ ہوئی، اسے غسل دے کر پھر پڑھے اور اگر قبر میں رکھ چکے، مگر مٹی ابھی نہیں ڈالی گئی تو قبر سے نکالے اور غسل دے کر نماز پڑھیں اور مٹی دے چکے تو اب نہیں نکال سکتے، لہٰذا اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں کہ پہلی نماز نہ ہوئی تھی کہ بغیر غسل ہوئی تھی اور اب چونکہ غسل ناممکن ہے لہٰذا اب ہو جائے گی۔

(فتاوی رضویہ)

(۳) جنازہ کا وہاں موجود ہونا یعنی کل یا اکثر یا نصف مع سر کے موجود ہونا، لہٰذا غائب کی نماز نہیں ہوسکتی۔

(۴) جنازہ زمین پر رکھا ہونا یا ہاتھ پر ہو مگر قریب ہو، اگر جانور وغیرہ پر لدا ہو نماز نہ ہوگی۔

(۵) جنازہ مصلی کے آگے قبلہ کو ہونا، اگر مصلی کے پیچھے ہوگا نماز صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ: اگر جنازہ الٹا رکھا یعنی امام کے دہنی میت کا قدم ہو تو نماز ہو جائے گی، اور اگر قصدا ایسا کیا تو گنہگار ہوئے۔(درمختار)

مسئلہ: اگر قبلہ کے جاننے میں غلطی ہوئی یعنی میت کو اپنے خیال سے قبلہ ہی کو رکھا تھا مگر حقیقت قبلہ کو نہیں، تو موضع تحری میں اگر تحری کی نماز ہوگئی ورنہ نہیں۔(درمختار) (۶) میت کا وہ حصہ بدن جس کا چھپانا فرض ہے چھپا ہونا۔ (۷) میت امام کے محاذی ہو یعنی اگر ایک میت ہے تو اس کا کوئی حصۂ بدن امام کے محاذی ہو اور چند ہوں تو کسی ایک کا حصۂ بدن امام کے محاذی ہونا کافی ہے۔(ردالمحتار)

مسئلہ: نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت موکدہ ہیں:

(۱) اللہ عزوجل کی حمد وثنا۔

(۲) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود۔

(۳) میت کے لیے دعا۔

نماز جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ کان تک ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے حسب دستور باندھ لے اور ثنا پڑھیں، یعنی سبحانک اللھم وبحمدک و تبارک اسمک وتعالی جدک وجل ثناؤک ولا الہ غیرک پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود شریف پڑھے بہتر وہ درود ہے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور کوئی دوسرا پڑھا جب بھی حرج نہیں، پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنے اور میت اور تمام مومنین ومومنات کے لیے دعا کرے اور بہتر یہ کہ وہ دعا پڑھے جو حدیث میں وارد ہیں اور ماثورہ دعائیں اچھی طرح نہ پڑھ سکیں تو جو دعا چاہے پڑھے، مگر دعا ایسی ہو کہ امور آخرت

سے متعلق ہو۔(جوہرہ نیرہ) اللھم اغفر لحینا و میتنا و شاھدنا و غائبنا و صغیرنا و کبیرنا و ذکرنا و انثانا اللھم من احییته منا فاحیه علی الاسلام و من توفیته منا فتوفه علی الایمان

مسئلہ: میت مجنون یا نابالغ ہوتو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے:اللھم اجعلہ لنا فرطا و اجعلہ لنا ذخرا و اجعلہ لنا شافعا و مشفعا اورلڑکی کی ہو تو اجعلھا اور شافعۃ و مشفعۃ کہے(جوہرہ) مجنون سے مراد وہ مجنون ہے کہ بالغ ہونے سے پہلے مجنون ہوا کہ وہ کبھی مکلف ہی نہ ہوا اور اگر جنون عارضی ہے تو اس کی مغفرت کی دعا کی جائے ،جیسے اوروں کے لیے کی جاتی ہے کہ جنون سے پہلے تو وہ مکلف تھا اور جنون کے پیشتر کے گناہ جنون سے جاتے نہ رہے۔(بہار)

مسئلہ: چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیے سلام میں میت اور فرشتوں اور حاضرین نماز کی نیت کرے،اسی طرح جیسے اور نمازوں کے سلام میں نیت کی جاتی ہے یہاں اتنی بات زیادہ ہے کہ میت کی بھی نیت کرے۔(درمختار)

مسئلہ: تکبیر و سلام کو امام جہر کے ساتھ کہے ،باقی تمام دعائیں آہستہ پڑھی جائیں اور صرف پہلی مرتبہ اللہ اکبر کہنے کے وقت ہاتھ اٹھائے پھر ہاتھ اٹھانا نہیں۔(جوہرہ)

مسئلہ: جس کو دعائے میت نہ یاد ہو وہ دعا کی نیت سے سورہ فاتحہ پڑھے نہ کہ قرات کی نیت سے کہ قرات کرنا نماز جنازہ میں منع ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ نماز جنازہ میں تین صفیں کریں کہ حدیث میں ہے:جس کی نماز تین صفوں میں پڑھی ،اس کی مغفرت ہوجائے گی ،اور اگر کل سات ہی شخص ہوتو ایک امام ہو اور تین پہلی صف میں اور دو دوسری میں اور ایک آخری میں ۔

مسئلہ: جنازہ میں صف کا طاق ہونا یعنی تین پانچ سات مستحب ہے واجب نہیں

مسئلہ: قبروں کے سامنے نماز جنازہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(فتاوی تاج الشریعہ)

مسئلہ: عیدگاہ میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔(فتاوی تاج الشریعہ)

مسائل امامت نماز جنازہ

مسئلہ: نماز جنازہ میں امامت کا حق بادشاہ اسلام کو ہے اگر یہ نہ ہو،تو قاضی، پھر امام جمعہ، پھر امام محلہ، پھر ولی کو، امام محلہ کا ولی پر تقدم بطور استحباب ہے اور یہ بھی اس وقت کے ولی سے افضل ہو ورنہ ولی بہتر ہے۔(بہار)

مسئلہ: نماز جنازہ پڑھانے والا میت کے سینہ کے مقابل کھڑا ہو۔(شرح وقایہ)

مسئلہ: شوہر کو اپنی بیوی کی نماز جنازہ پڑھانے کا حق نہیں جب کہ ولی میت موجود ہوں مگر اس کی اجازت سے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: امام جمعہ کو ولی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں کہ امام جمعہ ولی پر مقدم ہے۔(فتاوی امجدیہ)

مسئلہ: ولی سے مراد میت کے عصبہ ہیں اور نماز پڑھانے میں اس کی وہی ترتیب ہے جو نکاح میں ہے،صرف فرق اتنا ہے کہ نماز جنازہ میں میت کے باپ کو بیٹے پر تقدم ہے اور نکاح میں بیٹے کو باپ پر،البتہ اگر باپ عالم نہیں اور بیٹا عالم ہے تو نماز جنازہ مین بھی بیٹا مقدم ہے ،اگر عصبہ نہ ہوتو ذوالارحام غیروں پر مقدم ہیں۔(درمختار)

مسئلہ: میت کا ولی اقرب(سب سے زیادہ نزدیک کا رشتہ دار) غائب ہے اور ولی ابعد(دور کا رشتہ والا) حاضر ہے تو یہی ابعد نماز پڑھائے ،غائب ہونے سے مراد یہ کہ اتنی دور ہے کہ اس کے آنے کے انتظار میں حرج ہو۔(ردالمحتار)

مسئلہ: شوہر ولی نہیں نہ حیات میں نہ بعد موت۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: نمازِ جنازہ میں میت کے باپ کو بیٹے پر تقدم حاصل ہے یعنی نماز جنازہ کی اجازت باپ سے لی جائے گی نہ کہ بیٹے سے جب کہ دونوں جنازہ میں شریک ہوں۔(درمختار)

مسئلہ: عورت کا کوئی ولی نہ ہوتو شوہر نماز پڑھائے ،وہ بھی نہ ہوتو پڑوسی یوہیں

مرد کا ولی نہ ہو تو پڑوسی اوروں پر مقدم ہے۔(درمختار)

مسئلہ: عورتوں اور بچوں کو نماز جنازہ کی ولایت نہیں۔(عالمگیری)

مسئلہ: ولی اور بادشاہ اسلام کو اختیار ہے کہ کسی اور کو نماز جنازہ پڑھانے کی اجازت دیدے۔(درمختار)

مسئلہ: عورت مرگئی شوہر اور جوان بیٹا چھوڑا تو ولایت بیٹے کو ہے شوہر کو نہیں، البتہ اگر یہ لڑکا اسی شوہر سے ہے تو باپ پر پیش قدمی مکروہ ہے، اسے چاہیے کہ باپ سے پڑھوائے اور اگر دوسرے شوہر سے ہے تو سوتیلے باپ پر تقدم کرسکتا ہے کوئی حرج نہیں اور بیٹا بالغ نہ ہو تو عورت کے جو اور ولی ہوں ان کا حق ہے شوہر کا نہیں۔(جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ: ولی کے سوا کسی ایسے نے نماز پڑھائی جو ولی پر مقدم نہ ہو اور ولی نے اسے اجازت بھی نہ دی تھی تو اگر ولی نماز میں شریک نہ ہوا تو نماز کا اعادہ کرسکتا ہے، اور اگر مردہ دفن ہوگیا ہے تو قبر پر نماز پڑھا سکتا ہے اور اگر وہ ولی پر مقدم ہے جیسے بادشاہ وقاضی وامام محلہ کہ ولی سے افضل ہو تو اب ولی نماز کا اعادہ نہیں کرسکتا اور اگر ایک ولی نے نماز پڑھا دی تو دوسرے اولیا ادا نہیں کرسکتے اور ہر صورت اعادہ میں جو شخص پہلی نماز میں شریک نہ تھا وہ ولی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے اور جو شخص شریک تھا وہ ولی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا ہے کہ جنازہ کی دو مرتبہ نماز ناجائز ہے سوا اس صورت کے کہ غیر ولی نے بغیر اذن ولی پڑھائی۔(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ: جن چیزوں سے نماز فاسد ہوتی ہیں نماز جنازہ بھی اس سے فاسد ہوجاتی ہے سوا ایک بات کے کہ عورت مرد کے محاذی ہوجائے تو نماز جنازہ فاسد نہ ہوگی۔
(عالمگیری)

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ میت کے سینہ کے سامنے امام کھڑا ہو اور میت سے دور نہ ہو میت خواہ مرد ہو یا عورت بالغ ہو یا نابالغ یہ اس وقت ہے کہ ایک ہی میت کی نماز پڑھانی ہو اور اگر چند ہوں تو ایک کے سینہ کے مقابل اور قریب کھڑا ہو۔
(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: امام نے پانچ تکبیریں کہیں تو پانچویں تکبیر میں مقتدی امام کی متابعت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے جب امام سلام پھیرے تو اس کے ساتھ سلام پھیر دے۔(درمختار)

مسئلہ: بعض تکبیر فوت ہوگئیں یعنی اس وقت آیا کہ بعض تکبیریں ہوچکی ہیں تو فوراً شامل نہ ہو اس وقت ہو جب امام تکبیر کہے اور اگر انتظار نہ کیا بلکہ فوراً شامل ہوگیا تو امام کے تکبیر کہنے سے پہلے جو کچھ ادا کیا اس کا اعتبار نہیں، اگر وہیں موجود تھا مگر تکبیر تحریمہ کے وقت امام کے ساتھ اللہ اکبر نہ کہا، خواہ غفلت کی وجہ سے دیر ہوئی یا ہنوز نیت ہی کرتا رہ گیا تو یہ شخص اس کا انتظار نہ کرے کہ امام دوسری تکبیر کہے تو اس کے ساتھ شامل ہو بلکہ فوراً ہی شامل ہوجائے۔(درمختار)

مسئلہ: مسبوق یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہوگئیں وہ اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اندیشہ ہو کہ دعائیں پڑھے گا تو پوری کرنے سے پہلے لوگ میت کو کندھے تک اٹھالیں گے تو صرف تکبیریں کہہ لے دعائیں چھوڑ دے۔

مسئلہ: لاحق یعنی جو شروع میں شریک ہوا مگر کسی وجہ سے درمیان کی بعض تکبیریں رہ گئیں مثلاً پہلی تکبیر امام کے ساتھ کہی، مگر دوسری اور تیسری جاتی رہیں تو امام کی چوتھی تکبیر سے پیشتر یہ تکبیریں کہہ لے۔(ردالمحتار)

مسئلہ: چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا تو جب تک امام نے سلام نہ پھیرا شامل ہو جائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار اللہ اکبر کہہ لے۔(درمختار)

مسئلہ: کئی جنازے ایک ساتھ جمع ہوں تو سب کی نماز ایک ساتھ پڑھ سکتا ہے یعنی ایک ہی نماز میں سب کی نیت کرلے اور افضل یہ ہے کہ سب کی علیحدہ علیحدہ پڑھے اور اس صورت میں جب علیحدہ علیحدہ پڑھے تو جو ان میں افضل ہے اس کی پہلے پڑھے پھر اس کی جو اس کے بعد سب میں افضل ہے وعلی ھذا القیاس۔(درمختار)

مسئلہ: ایک جنازہ کی نماز شروع کی تھی کہ دوسرا آگیا تو پہلے کی پوری کرلے اور

اگر دوسری تکبیر میں دونوں کی نیت کرلی، جب بھی پہلے ہی کی ہوگی اور اگر صرف دوسرے کی نیت کی تو دوسرے کی ہوگی اس سے فارغ ہوکر پہلے کی پھر پڑھے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: چند جنازے کی نماز ایک ساتھ پڑھائی تو اختیار ہے کہ سب کو آگے پیچھے رکھیں یعنی سب کا سینہ امام کے مقابل ہو یا برابر برابر رکھیں یعنی ایک کی پائنتی یا سرہانے دوسرے کو اور اس دوسرے کی پائنتی یا سرہانے تیسرے کو وعلی ھذا القیاس اگر آگے پیچھے رکھے تو امام کے قریب اس کا جنازہ ہو جو سب میں افضل ہو پھر اس کے بعد جو افضل ہو وعلی ھذا القیاس۔ اور اگر فضیلت میں برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو اسے امام کے قریب رکھیں یہ اس وقت ہے کہ سب ایک جنس کے ہوں اور اگر مختلف جنس کے ہوں تو امام کے قریب مرد ہو اس کے بعد لڑکا پھر خنثٰی پھر عورت پھر مراہقہ یعنی نماز میں جس طرح مقتدیوں کی صف میں ترتیب ہے، اس کا عکس یہاں ہے اور اگر آزاد وغلام کے جنازے ہوں تو آزاد کو امام سے قریب رکھیں گے اگرچہ نابالغ ہو، اس کے بعد غلام کو اور کسی ضرورت سے ایک ہی قبر میں چند مردے دفن کریں تو ترتیب عکس کریں یعنی قبلہ کو اسے رکھیں جو افضل ہے جب کہ سب مرد یا سب عورتیں ہوں، ورنہ قبلہ کی جانب مرد کو رکھیں پھر لڑکے پھر خنثٰی پھر عورت پھر مراہقہ کو۔

(عالمگیری، درمختار)

مسئلہ: نماز جنازہ میں امام بے وضو ہوگیا اور کسی کو اپنا خلیفہ کیا تو جائز ہے۔

(عالمگیری)

مسئلہ: میت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا اور مٹی بھی دے دی گئی تو اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں، جب تک پھٹنے کا گمان نہ ہو اور مٹی نہ دی گئی ہو تو نکالیں اور نماز پڑھ کر دفن کریں اور قبر پر نماز پڑھنے میں دنوں کی کوئی تعداد مقرر نہیں کہ کتنے دن تک پڑھی جائے کہ یہ موسم اور زمین اور میت کے جسم ومرض کے اختلاف سے مختلف ہے، گرمی میں جلد پھٹے گا اور جاڑے میں بدیر تر یا شور زمین میں جلد خشک اور غیر

شور میں بدیر فربہ جسم جلد لاغر دیر میں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: جمعہ کے دن کسی کا انتقال ہوا تو اگر جمعہ سے پہلے تجہیز وتکفین ہو سکے تو پہلے ہی کرلیں، اس خیال سے روک رکھنا کہ جمعہ کے بعد مجمع زیادہ ہوگا منع ہے۔

(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: مسلمان مرد یا عورت کا بچہ زندہ پیدا ہو یعنی اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو اس کو غسل وکفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے، ورنہ اُسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے، اُس کے لیے غسل و کفن بطریق مسنون نہیں اور نماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی، یہاں تک کہ سر جب باہر ہوا تھا اس وقت چیخ رہا تھا مگر اکثر حصہ نکلنے سے پیشتر مر گیا تو نماز نہ پڑھی جائے، اکثر کی مقدار یہ ہے کہ سر کی جانب سے ہو تو سینہ تک اکثر ہے اور پاؤں کی جانب سے ہو تو کمر تک۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: بچہ زندہ پیدا ہوا یا مردہ اُس کی خلقت تمام ہو یا ناتمام بہر حال اس کا نام رکھا جائے اور قیامت کے دن اُس کا حشر ہوگا۔ (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: بچہ کی والدہ یا جنائی نے زندہ پیدا ہونے کی شہادت دی تو اس کی نماز پڑھی جائے، مگر وراثت کے بارے میں اُن کی گواہی نامعتبر ہے یعنی بچہ اپنے باپ فوت شدہ کا وارث نہیں قرار دیا جائے گا، نہ بچہ کی وارث اُس کی ماں ہوگی، یہ اس وقت ہے کہ خود باہر نکلا اور کسی نے حاملہ کے شکم پر ضرب لگائی کہ بچہ مرا ہوا باہر نکلا تو وارث ہوگا اور وارث بنائے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: مسلمان کا بچہ کافرہ سے پیدا ہوا اور وہ اس کی منکوحہ نہ تھی، یعنی وہ بچہ زنا کا ہے تو اس کی نماز پڑھی جائے (ردالمحتار)

نمازِ جنازہ کی ادائیگی

مسئلہ : نماز مغرب کے وقت جنازہ آیا تو فرض اور سنتیں پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں یوں ہی کسی اور فرض نماز کے وقت جنازہ آئے مثلاً ظہر، عصر اور جماعت طیار ہے تو فرض وسنت پڑھ کر نماز جنازہ پڑھیں بشرطیکہ جنازہ کی تاخیر میں جسم خراب ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ : نماز جنازہ اوقات مکروہہ میں بھی پڑھنا مکروہ نہیں جب کہ اسی وقت لایا گیا ہو۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ : چار پائی پر نعش (میت) رکھ کر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے، باعث کراہت نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ : جس چار پائی پر میت ہو اس کی اونچائی کی کوئی حد نہیں، (فتاوی رضویہ)

مسئلہ : مقتدیان کے لیے مصلی نہ ہو اور امام مصلی پر نماز پڑھائے تو شرعا کوئی قباحت نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ : جنازہ کی دعائیں امام اور مقتدی دونوں کو پڑھنا واجب ہے مقتدی کو خاموش رہنا، شرعا جائز نہیں کہ یہ دعا ہے قرات نہیں اور منع قرات ہے نہ کہ دعا۔
(فتاوی رضویہ)

مسئلہ : چوتھی تکبیر کے بعد دونوں ہاتھ چھوڑ کر سلام پھیرا جائے نہ کہ بوقت سلام دائیں طرف داہنا ہاتھ اور بائیں طرف بایاں ہاتھ۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ : ہاتھ باندھنا سنت اس قیام کی ہے جس کے لیے قرار ہو سلام وقت خروج ہے اس وقت ہاتھ باندھنے کی طرف کوئی داعی نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ : نماز جنازہ میں تکبیر کہی جاتی ہے تو ہر تکبیر کے وقت اوپر کی جانب منھ اٹھاتے ہیں حالانکہ اس کی کوئی اصل نہیں، بلکہ نماز میں آسمان کی طرف منھ اٹھانا مکروہ تحریمی ہے۔ (بہار)

مسئلہ : ایک آدمی کی بھی صف صف ہے، (فتاوی رضویہ)

مسئلہ : جنازہ میں پچھلی صف افضل ہے، اس کی تین وجہ ہیں:

(۱) پہلی وجہ یہ کہ اس میں تعدد صفوف مطلوب ہے تو اگر صف اول کو فضیلت دی جاتی تو لوگوں کے کم ہونے کی صورت میں سب ایک ہی صف میں رہتے دوسری، تیسری صف نہ لگاتے،

(۲) دوسری وجہ یہ کہ آخری صف والے تواضع وانکساری کے ساتھ میت کے حق میں شفاعت ومغفرت کی دعا کرتے ہیں اور ان کی شفاعت ومغفرت قبولیت کے زیادہ مناسب ہیں۔

(۳) تیسری وجہ یہ ہے کہ میت کی نماز پڑھنا بظاہر عبادت اصنام سے مشابہ ہے لیکن اس کو حق ادائیگی مسلم کے لیے حسن قرار دیا گیا ہے اور وہ صرف نماز جنازہ سے حاصل ہو جاتا ہے، لہٰذا جس قدر میت سے دور رہے بظاہر عبادت اصنام کے مشابہ ہونے میں اس سے دور رہے گا۔ (نامی حاشیہ حسامی)

مسائل دعا بعد نماز جنازہ

نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنا انفرادی طور پر ہو یا اجتماعی طور پر جائز ودرست ہے اور بہتر یہ ہے کہ کسر صفوف کے بعد دعا کریں یعنی جس ہیئت پر نماز جنازہ ادا کی گئی اس ہیئت پر دعا نہ مانگی جائے تو بہتر ہے، کیونکہ اسی ہیئت پر دعا مانگنے کو بعض علماء نے منع قرار دیا ہے نہ کہ دعا کرنے کو منع فرمایا ہے، احادیث اس بارے میں حد شہرت و استفاضہ پر ہیں پھر جب دعا مستحب اور مطلقا مستحب اور اکثار مستحب قبل نماز و بعد نماز ہر طرح مستحب تو بعد نماز متصلا اس سے کون مانع بلکہ یہ وقت تو خاص مظنہ نفحات ربانیہ ہے کہ عمل صالح خصوصاً فریضہ خصوصا نماز حالت رحمت ورحمت الٰہی سبب اجابت لہٰذا دعا سے پہلے تقدیم عمل صالح مطلوب ہوئی بلکہ ہر نماز مفروض بلکہ ہر فرض کے بعد دعا کی ترغیب احادیث میں آئی ہے جن میں نماز جنازہ بھی قطعا داخل

،ہاں دفع احتمال زیادت کو کسر صفوف کرلیں اسی قدر کافی ہے اس کے بعد احتمال زیادت کا اصلا محل نہیں ہے جس طرح بعد ختم نماز ظہر ومغرب وعشاء واداء سنن کے لیے مقتدیوں کو کسر صفوف مسنون ہے کہ اس کے بعد کسی آنے والے کو بقائے جماعت کا احتمال نہیں ہوسکتا حق یہ ہے کہ جہاں ایسا ہو تو صرف ترک احیانا اس کے ازالہ میں کافی ہے، ائمہ اہلسنت وجماعت رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنا بہم کا اجماع ہے کہ اموات مسلمین کے لیے دعا محبوب اور شرعا مطلوب آیۃ وحدیثا دربارۂ دعا ارسال مطلق واطلاق مرسل پر وارد جن میں کسی زمانہ کی تقید وتحدید نہیں کہ فلاں وقت تو مستحب وجائز اور فلاں وقت ناجائز وممنوع حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دعا بکثرت کرو اور حدیث مبارکہ میں وارد ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی آدمی کی حاجت اس میں جس میں وہ دعا کی کثرت کرے کثرت سے دعا گھبرا کر دعا چھوڑنے والے کو فرمایا ایسے کی دعا قبول نہیں ہوتی ،رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ہر وقت ہر گھڑی عمر بھر خیر مانگے جاؤ اور تجلیات رحمت الٰہی کی تلاش رکھو کہ اللہ عزوجل کے لیے اس کی رحمت کی کچھ تجلیاں ہیں کہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے پہنچاتا ہے، یہاں تو بحمدہ تعالیٰ نہ صرف اطلاق بلکہ صراحۃ عموم زمانہ ہے جس نے نماز جنازہ سے پہلے بعد نماز جنازہ سے ملی ہوئی دعا اور اس سے تھوڑی دیر بعد میں دعا سب اوقات یقینا داخل تو جس وقت دعا کیجیے بلا شبہ عین مامور بہ اور حسن فی حد ذاتہ ہے تو جب تک کسی خاص وقت کی ممانعت شرع مطہر سے ثابت نہ ہو منع وانکار حکم شرع کا رد وابطال ہے صحیح بخاری وصحیح مسلم کی حدیث مبارکہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جسم مبارک حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گرد ہجوم کیا اور چاروں طرف سے احاطہ کر کے کھڑے ہوئے بعد شہادت حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعائیں کرتے رہیں،خود میت کے لیے بھی قبل نماز جنازہ وبعد نماز جنازہ دونوں وقت دعا فرمانا اور اس کا حکم دینا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

ثابت البتہ نماز کے علاوہ کسی دعائے طویل کی غرض سے تجہیز جنازہ کو تاخیر میں ڈالنا شرع مطہر کو ہرگز پسند نہیں تکثیر دعا بیشک محبوب ہے مگر اس کے لیے تاخیر مطلوب نہیں جس طرح جنازہ پر تکثیر جماعت یقینا مطلوب ہے مگر اس کے لیے تاخیر محبوب نہیں جیسے بعض لوگ میت جمعہ کے دن دفن ونماز میں تاخیر کرتے ہیں بعد میں جماعت عظیم شریک جماعت جنازہ ہو، شبہ زیادت سے تمسک کرنا عدم جواز پر جائز نہیں، ایسے شبہ کے رفع کو اس جگہ سے ہٹ جانا بس ہے تو بعد کسر صفوف کہ اس علت کی اصلا گنجائش نہیں لا جرم یہ معنی ہین کہ نماز جنازہ کے بعد اسی ہیئت پر بدستور صفیں باندھیں اور وہیں کھڑے ہوئے دعا نہ کریں زیادت نماز کے مشابہ نہ ہوئے یہ معنی صحیح ودرست بے غبار وفساد ہیں اور عقل سلیم کے نزدیک نفس عبارت دلیل سے متعین ومستفاد، ہاں باقی رہی امام ابن حامد سے ایک حکایت کہ زاہدی قنیہ میں ذکر کی حیث قال عن ابی بکر بن حامد ان الدعاء بعد صلوۃ الجنازۃ مکروہ، یہ تو حضرات مانعین کی بڑی دلیل ہے،

اولاً: ، یہ کب مکروہ ہے نماز جنازہ کے فورا بعد یا مطلقا اس میں تفصیل نہیں تو کلام مجمل اور استیناد مہمل بہر حال مخالف کو گنجائش تمسک نہیں،

ثانیاً: جب مخالف کے یہاں نہ قید کی گنجائش نہ مطلق کو تسلیم تو اقل درجہ احتمال مساوی اور مخالف مستدل اور جب احتمال آجاتا ہے استدلال باطل ہوجاتا ہے،

ثالثاً: یہ اطلاق کلمات باقین کے مخالف اگر بوجہ اتحاد حکم وحادثائے حمل مطلق علی مقید کیجیے تو یہ بھی اسی طرف راجع وکلام الکلام ورنہ بسبب مخالفت اکثرین ناقابل قبول، رابعاً: اس رویت کا حاکی زاہدی اور محکی فیہ قنیہ وزاہدی نہ معتمد نہ قنیہ معتبر خصوصا ایسی حکایت میں کہ بمعنی مفید مخالف اصلا قواعد شرع سے مطابق نہیں،

خامساً زاہدی اس مسئلہ میں خصوصیت کے ساتھ متہم کہ وہ مذہب کا معتزلی ہے اور معتزلہ خذلہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اموات مسلمین کے لیے دعا محض بیکار جیسا کہ شرح عقائد وشرح فقہ اکبر وغیرہما میں ہے کہ اس کی یہ عادت ہے کہ مسائل اعتزال

اپنی کتب میں داخل کرتا ہے،
سادساً: وہ بیچارہ خود بھی اس حکایت کو بلفظ عن کہ مشیر غرابت وتمریض ہے نقل کرتا اور آخر میں اسی قول اکثر کی راہ پر چلتا ہے سابعاً سب جانے دو تو غایت درجہ یہ بھی بعض مشائخ سے ایک حکایت سہی اب ترجیح مطلوب ہوگی کتب فقہ میں فتوی جانب جواز ہے، خلاصہ کلام عبارات فقہاء صرف دو صورتوں سے متعلق ہیں ایک بعد نماز جنازہ اسی ہیئت پر بدستور صفیں باندھیں وہیں کھڑے دعا کرنا دوسرے قبل نماز خواہ بعد نماز دعائے طویل کی خاص غرض سے امر تجہیز کو تاخیر میں ڈالنا ظاہرا اس صورت میں کراہت تحریمی تک ہوسکتی ہے اور صورت اولی میں تنزیہی جس کا حاصل خلاف اولی یعنی بہتر نہیں نہ یہ کہ ممنوع و ناجائز ہے، تفصیل کے لیے مطالعہ کریں۔
(بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلاۃ الجنائز)

مسائل موضع نماز جنازہ

مسئلہ: مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا مطلقا جائز نہیں خواہ میت مسجد کے اندر ہو یا باہر سب نمازی مسجد میں ہوں یا بعض کہ حدیث میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کی ممانعت آئی ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: شارع عام اور دوسرے کی زمین پر نماز جنازہ پڑھنا منع ہے، یعنی جب کہ مالک زمین منع کرتا ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: اگر مسجد میں نماز جنازہ پڑھی گئی تو فرض ساقط ہوجائے گا اگرچہ پڑھنی جائز نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: کفن پہلے سے تیار رکھنے میں شرعا حرج نہیں البتہ قبر پہلے نہ بنانا چاہیے کہ کیا معلوم کون کہاں مرے گا۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: میت تابوت میں ہو تو نماز جنازہ اس پر اسی طرح جائز ہے کھولنے کی شرعا حاجت نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: نماز جنازہ فنائے مسجد میں جائز ہے (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: خانہ کعبہ اور مسجد نبوی میں بھی نماز جنازہ جائز نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: قبور پر نماز جنازہ پڑھنی جائز نہیں البتہ جہاں قبریں نہ ہو وہاں نماز کی اجازت ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: عیدگاہ میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: مدرسہ میں بھی نماز جنازہ ادا کرنا درست ہے شرعا منع نہیں۔

تکرار نماز جنازہ

مسئلہ: مذہب مہذب حنفی میں جب کہ ولی نماز جنازہ پڑھ چکا یا اس کے اذن سے نماز ہوچکی تو اب دوسروں کو نماز مطلقا جائز نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: نماز جنازہ کی تکرار ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے یہاں مطلقاً ناجائز و نامشروع ہے مگر جب کہ اجنبی غیر احق بلا اذن و بلا مطابعت ولی پڑھ لی ہو تو ولی اعادہ کرسکتا ہے۔

مسئلہ: نماز جنازہ کا فرض ایک کے پڑھنے سے بھی ساقط ہوجاتا ہے اب اگر پڑھیں تو مکرر ہوجائے گی اور وہ مکرر ہوگی اور وہ مکرر مشروع نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: کسی میت پر دو دفع نماز نہ ہو ہاں اگر ولی نے نہ ادا کی تو اس کا حق ہے اور دوسرا اس کا حق ساقط نہیں کرسکتا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: نماز جنازہ دوبارہ پڑھیں تو نفل ہوگی اور یہ نماز بطور نفل جائز نہیں (ہدایہ)

مسئلہ: سب مقتدی بے طہارت یا سب کے کپڑے نجس تھے یا نجس جگہ کھڑے تھے یا عورت امام اور مقتدی مرد تھے غرض کسی وجہ سے جماعت بھر کی نماز باطل اور فقط امام کی صحیح ہوئی اب بھی اعادہ نہیں کرسکتے کہ اکیلے امام سے فرض ساقط ہوگیا ہاں اگر قوم میں سے کوئی وجہ بطلان نہ تھی امام میں تھی تو پھر پڑھی جائے گی۔
(فتاوی بزازیہ)

مسئلہ: امام طہارت سے نہ تھا اور مقتدی طہارت پر تو نماز پھیری جائے اور عکس میں نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: ولی خود یا اس کے اذن سے دوسرا نماز پڑھاوے یا ولی خود ہی تنہا پڑھ لے تو اب کسی کو نماز جنازہ کی اجازت نہیں۔ (کنزالدقائق)

مسئلہ: کچھ ولی نے دوسرے کو اذن دے دیا اگر چہ آپ شریک نماز نہ ہوا یا کوئی اجنبی بے اذن ولی خود ہی بڑھ گیا مگر ولی شریک نماز ہو گیا تو ان صورتوں میں بھی اعادہ نہیں کرسکتا۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: کچھ ولی کی خصوصیت نہیں حاکم اسلام یا امام مسجد جامع یا امام محلہ کے بعد بھی دوسروں کو اجازت نہیں کہ یہ بھی صاحب حق ہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: یونہی اگر سلطان وغیرہ ذی حق کہ ولی سے مقدم ہیں پڑھ لیں یا خود نہ پڑھ لیں ان کے اذن سے کوئی پڑھا دے جب بھی ولی کو اختیار نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: جنازہ حاضر ہے بے وضو کو وضو کرنے یا جنب یا حیض یا نفاس سے فارغ ہونے والی کو نہانے میں فوت نماز کا اندیشہ ہو تو شرع نے اجازت فرمائی کہ تیمم کر کے شریک ہو جائے کہ ہو چکی تو پھر نہ پڑھ سکے گا جیسے نماز عید ولہٰذا سلطان وغیرہ جو ولی سے مقدم ہیں جب وہ حاضر ہوں تو ولی کو بھی تیمم جائز ہے بلکہ اگر ولی نے دوسرے کو اجازت دیدی تو اب ولی بھی تیمم کر سکے گا کہ اجازت دیکر اختیار اعادہ نہ رہا یوں ہی اگر وضو یا غسل کے تیمم سے ایک نماز جنازہ پڑھا گیا کہ دوسرا آ گیا اور وضو یا غسل کی مہلت نہ پائی تو اسی تیمم سے دوسرا اور تیسرا جہاں تک ہوں سکے پڑھ سکتے ہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: کسی میت پر ایک بار کے سوا نماز نہ پڑھی جائے اور نماز جنازہ نفل ادا کرنا غیر مشروع ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: بادشاہ اسلام یا قاضئ شرع یا اسلامی حاکم شہر یا امام محلہ نماز پڑھ چکا تو ولی کو بھی اعادہ کا اختیار نہیں۔

مسئلہ: نماز جنازہ یوں ہی عید فوت ہونے کے خوف سے پانی ہوتے ہوئے تیمم کی اجازت ہے اس لیے کہ ان دونوں کی قضا نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: نماز جنازہ دوبارہ پڑھنی صرف مکروہ ہی نہیں بلکہ محض ناجائز ہے (فتاوی رضویہ) ف: زمانہ پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تمام مسلمین کے ولی احق واقدم خود حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو جو نماز قبل اطلاع نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لوگ پڑھ لیں پھر اگر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعادہ فرمائیں تو یہ وہی صورت ہے کہ نماز اول غیر ولی احق نے پڑھی ولی احق اختیار اعادہ رکھتا ہے (فتاوی رضویہ) تمام جہاں کے مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار اطہر پر نماز چھوڑی اگر یہ نماز بطور نفل جائز ہوتی تو مزار اقدس پر نماز سے تمام مسلمان اعراض نہ کرتے جن میں علماء اور صلحاء وہ بندے ہیں جو طرح طرح سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں تقرب حاصل کرنے کی رغبت رکھتے ہیں تو یہ نماز جنازہ کی تکرار ناجائز ہونے کی کھلی دلیل ہے جس کا اعتبار لازم تفصیل کے لیے رسالہ النہی الحاجز عن تکرار صلاۃ الجنائز کا مطالعہ کریں۔

غائبانہ نماز جنازہ

مذہب حنفی میں جنازۂ غائب پر نماز محض ناجائز ہے کہ غالبا نماز غائب کو تکرار صلواۃ جنازہ لازم بلاد اسلامیہ جہاں مسلمان انتقال کرے نماز ضرور ہوگی و دوسری جگہ خبر بعد ہی پہنچے گی۔

مسئلہ: صحت نماز جنازہ کی شرط یہ ہے کہ میت مسلمان ہو طاہر ہو جنازہ نمازی کے آگے زمیں پر رکھا ہو اسی شرط کے سبب کسی غائب کی نماز جنازہ جائز نہیں۔ (فتاوی رضویہ) اور مندرجہ ذیل روایات سے تمسک کرنا درست نہیں:

واقعہ اولیٰ: جب حضرت اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ حبشہ نے حبشہ میں انتقال کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ طیبہ کو صحابہ کو خبر دی اور مصلی میں جا کر صفیں باندھ کر چار تکبیریں کہیں اولا صحیح ابن حبان میں عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ

سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی انتقال کر گیا اٹھو اس پر نماز پڑھو پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں۔ حضور نے چار تکبیریں کہیں صحابہ کو یہی ظن تھا کہ انکا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حاضر ہے صحیح ابوعوانہ میں ہے انہیں میں سے ہے یعنی ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم یہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ ہمارے سامنے موجود ہے، نجاشی کا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ظاہر کر دیا گیا تھا اور حضور نے اسے دیکھا اور اس پر نماز پڑھی۔

ثانیاً: بلکہ جب مستدل ہو ہمیں احتمال کافی نہیں خود باسانید صحیحہ ثابت ہے یہ جواب خود ایک شافعی اور امام احمد قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں نقل کیا اور مقرر رکھا،

ثالثاً: نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دار الکفر میں ہوا وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی لہٰذا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں پڑھی اسی بنا پر امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اس حدیث کے لیے ایک باب وضع کیا ہے خود شافعی المذہب ابوسلیمان خطابی نے یہ مسلک لیا کہ غائب پر نماز جائز نہیں سوائے اس صورت خاص کہ اس کا انتقال ایسی جگہ ہوا ہو جہاں کسی نے اس کی نماز نہ پڑھی ہو۔ امام اہل سنت فرماتے ہیں اب بھی خصوصیت نجاشی ماننے سے چارہ نہ ہوگا جب کہ اور موت بھی ایسی ہوئی اور نماز غائب کسی پر نہ پڑھی گئی،

رابعاً: بعض کو ان کے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا حبشہ کے ایک کافر پر نماز پڑھی اس نماز سے مقصود ان کی اشاعت اسلام تھی۔

ازالہ شبہ: نجاشی کا جنازہ حبشہ میں تھا اور حبشہ مدینہ طیبہ سے جانب جنوب ہے مدینہ طیبہ کا قبلہ جنوب کو ہی ہے تو جنازہ غیر جہت قبلہ میں نہ ہوا تھا،

واقعہ دوم: معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبوک میں ان پر نماز پڑھی

اولاً: اس حدیث کی سب سندیں ضعیف ہیں در بار احکام مثلاً حجت نہیں، صحابہ میں

کوئی شخص معاویہ بن معاویہ نام معلوم نہیں یوں ہی ابن حبان نے کہا کہ مجھے اس نام کے کوئی صاحب صحابہ میں یاد نہیں

ثانیاً: فرض کیجیے کہ یہ حدیث اپنے طرق سے ضعیف نہ رہے یا بفرض غلط لذاتہ صحیح سہی پھر اس میں کیا ہے خود اسی میں تصریح ہے کہ جنازہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش نظر کر دیا گیا تھا تو نماز جنازہ حاضر ہوئی نہ کہ غائب پر حدیث ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ طبرانی کے یہ ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ معاویہ بن معاویہ مزنی نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لیے زمین لپیٹ دوں تا کہ لوگ ان پر نماز پڑھیں فرمایا ہاں، جبرئیل نے اپنا پر زمین پر مارا جنازہ حضور کے سامنے ہو گیا اس وقت حضور نے اس پر نماز پڑھی فرشتوں کی دو صفیں حضور کے پیچھے تھی ہر صف میں ستر ہزار فرشتے، ابو احمد حاکم کے یہاں یوں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے اپنا داہنا پر پہاڑوں پر رکھا وہ جھک گئے بایاں زمین پر رکھا وہ پست ہو گئی یہاں تک کہ مکہ مدینہ ہم کو نظر آنے لگے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت جبرئیل وملائکہ علیہم السلام نے ان پر نماز پڑھی، حدیث انس بطریق محبوب کے لفظ یہ ہے کہ جبرئیل نے عرض کی کیا حضور اس پر نماز پڑھنا چاہتے ہیں فرمایا ہاں۔ پس جبرئیل نے اپنا پر زمین پر مارا کوئی پیڑ اور ٹیلہ نہ رہا جو پست نہ ہو گیا، اور ان کا جنازہ حضور کے سامنے بلند کیا گیا یہاں تک کہ پیش نظر ہو گیا، اس وقت حضور نے نماز پڑھی بطریق علاء کے لفظ یوں ہے جبرئیل نے عرض کی حضور ان پر نماز پڑھنی چاہے تو میں زمین سمیٹ دوں فرمایا ہاں، جبرئیل نے ایسا ہی کیا اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی، امام اہل سنت فرماتے ہیں، بلکہ طرز کلام مشیر کہ نماز پڑھنے کے لیے جنازہ سامنے ہونے کی حاجت سمجھی گئی، جب تو جبرئیل نے عرض کی کہ حضور نماز پڑھنی چاہے تو میں زمین لپیٹ دوں تا کہ حضور نماز پڑھیں۔

واقعہ سوم: واقدی نے مغازی میں عاصم بن عمر بن قتادہ عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کی کہ جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ممبر پر تشریف

فرما ہوئے اور اللہ عزوجل نے حضور کے لیے پردہ اٹھا دیا کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور دیکھ رہے تھے اتنے میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا زید بن حارثہ نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا حضور نے انہیں اپنے صلاۃ ودعا سے مشرف فرمایا اور صحابہ سے ارشاد ہوا کہ ان کے لیے استغفار کرو، بیشک وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ جعفر بن ابی طالب نے علم اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا حضور نے ان کو اپنی صلاۃ ودعا سے شرف بخشا اور صحابہ کو ارشاد ہوا اس کے لیے استغفار کرو وہ جنت میں داخل ہوا اور اس میں اپنے پروں سے جہاں چاہے اڑتا پھرتا ہے اولا، یہ دونوں طریق سے مرسل ہے۔

ثانیاً: خود واقدی کو محدثین کب مانتے ہیں یہاں تک کہ امام ذہبی نے ان کے متروک ہونے کا اجماع کا دعوی کیا،

ثالثاً: عبد اللہ بن ابی بکر سے راوی شیخ واقدی عبد الجبار بن عمارہ مجہول ہیں کما فی المیزان تو مرسل نا معتضد ہے۔

رابعاً: خود اسی روایت میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھا دیے گئے تھے معرکہ حضور اقدس ﷺ کے پیش نظر تھا۔

خامساً: کیا دلیل ہے کہ یہاں صلوۃ بمعنی نماز معہود ہے بلکہ بمعنی درود ہے اور سوق کی روایت اسی میں ظاہر کی حضور پرنور ﷺ پر اس وقت ممبر اطہر پر تشریف فرما ہونا مذکور اور ممبر انور دیوار قبلہ کے پاس تھا اور معتاد یہی ہے ممبر پر رو بحاضرین و پشت بقبلہ جلوس ہوا اور اس روایت میں نماز کے لیے ممبر سے اترنے پھر تشریف لیجانے کا کہیں ذکر نہیں نیز برخلاف روایت نجاشی اس میں نماز صحابہ بھی نہیں نہ یہ کہ حضور نے ان کو نماز کے لیے فرمایا اگر یہ نماز تھی تو صحابہ کو شریک نہ فرمانے کی کیا وجہ نیز اسی معرکہ میں تیسری شہادت عبد اللہ بن رواحہ کی ہے ان پر صلوۃ کا ذکر نہیں اگر نماز ہوتی تو ان پر بھی ہوتی ہاں درود کی ان دو کے لیے تخصیص وجہ وجیہ رکھتی ہے اگر چہ وجہ کی حاجت بھی نہیں کہ وہ احکام عامہ سے نہیں وجہ اس حدیث سے ظاہر ہوگئی کہ

جس میں ان دو کرام کا حضرت ابن رواحہ سے فرق ارشاد ہوا ہے اور یہ ان کو جنت میں منہ پھیرے ہوئے پایا کہ قدر اعراض واقع ہو کہ اقبال ہوا تھا اور سب سے زائد یہ کہ وہ شہداء معرکہ ہیں نماز غائب جائز ماننے والے شہید معرکہ پر نماز نہیں مانتے تو باجماع فریقین یہاں صلوۃ بمعنی دعا ہونا لازم جس طرح خود امام نووی شافعی امام قسطلانی شافعی امام سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے صلوۃ علی قبور شہداء احد میں ذکر فرمایا کہ یہاں صلوۃ بمعنی دعا ہونے پر اجماع ہے۔ (الہادی الحاجب عن جنازۃ الغائب)

مسائل دفن میت

حدیث مبارکہ میں ہے، حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ شریف میں دو آدمی قبر کھودا کرتے تھے ان میں سے ایک بغلی کھودتے تھے (جو بغلی کھودتے تھے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے) اور دوسرے جو بغلی نہیں کھودتے تھے یعنی صندوق نما کھودتے تھے (حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے) حضور ﷺ کے وصال پر ملال پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے آپس میں طے کیا کہ جو ان میں سے پہلے آئے گا وہ اپنا کام کریگا تو پہلے وہ صحابی آئیں جو لحد کھودا کرتے تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ کے لیے بغلی قبر تیار کی۔

مسئلہ: میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے اور یہ جائز نہیں کہ میت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دیں۔ (عالمگیری ردالمحتار)

مسئلہ: جس جگہ انتقال ہوا اسی جگہ دفن نہ کریں کہ یہ انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے خاص ہے بلکہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کریں، مقصد یہ ہے اس کے لیے کوئی خاص مدفن نہ بنایا جائے میت بالغ ہو یا نابالغ۔

مسئلہ: قبر کی دو قسم ہے لحد کہ قبر کھود کر اس میں قبلہ کی طرف میت کے رکھنے کی جگہ کھودیں اور صندوق وہ جو ہندوستان میں عموما رائج ہے لحد سنت ہے اگر زمین اس

قابل ہو تو یہی کریں اور نرم زمین ہو تو صندوق میں حرج نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: قبر کی لمبائی میت کے قد برابر ہو اور چوڑائی آدھے قد کی اور گہرائی کم سے کم نصف قد کی اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی قد برابر ہو اور متوسط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو۔ (ردالمحتار) اس سے مراد یہ کہ لحد یا صندوق اتنا ہو، یہ ہیں کہ جہاں سے کھودنی شروع کی وہاں سے آخر تک یہ مقدار ہو۔

مسئلہ: کنکریوں پر قران مجید پڑھ کر قبر میں رکھنا جائز ہے۔ (فتاوی امجدیہ)

مسئلہ: میت کو قبر میں رکھنے کے بعد میت اور قبر کی دیوار پر گلاب کا عرق چھڑکنا جائز و مستحب ہے۔ (رسم ورواج کی شرعی حیثیت)

مسئلہ: میت کو دفنانے کے بعد قبر پر پانی ڈالنا سنت ہے اسی طرح پودوں وغیرہ کے لیے پانی ڈالنا جائز ہے، البتہ روز عاشورہ یا کسی اور دن بے مقصد رسمی طور پر پانی ڈالنا اسراف ہے، اور پانی یا کسی بھی ایسی چیز کو جس کی کچھ قیمت بنتی ہو خواہ مخواہ ضائع کرنا گناہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ: قبر کے اندر چٹائی وغیرہ بچھانا ناجائز ہے کہ بے سبب مال ضائع کرنا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: تابوت کہ میت کسی لکڑی وغیرہ کے صندوق میں رکھ کر دفن کریں یہ مکروہ ہے مگر جب ضرورت ہو مثلاً زمین بہت تر ہے تو حرج نہیں اور اس صورت میں تابوت کے مصارف اس میں سے لیے جائیں جو میت نے مال چھوڑا ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: قبر کے اس حصہ میں کہ میت کے جسم سے قریب ہے، پکی اینٹ لگانا مکروہ ہے کہ اینٹ آگ سے پکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو آگ کے اثر سے بچائے۔

مسئلہ: اگر تابوت میں رکھ کر دفن کریں تو سنت یہ ہے کہ اس میں مٹی بچھا دیں اور دہنے بائیں خام اینٹیں لگا دیں اور اوپر لپائی کر دیں غرض یہ کے اندر کا حصہ مثل لحد کے ہو جائے اور لوہے کا تابوت مکروہ ہے اور قبر کی زمین نم ہو تو دھول بچھا دینا سنت ہے۔

مسئلہ: جنازہ قبر سے قبلہ جانب رکھنا مستحب ہے کہ مردہ قبلہ کی جانب سے قبر میں اُتارا جائے، یوں نہیں کہ قبر کی پائنتی رکھیں اور سر کی جانب سے قبر میں لائیں۔ (درمختار)

مسئلہ: قبر میں اترنے والے دو تین جو مناسب ہوں کوئی تعداد اس میں خاص نہیں اور بہتر یہ کہ قوی و نیک وامین ہوں کہ کوئی بات نا مناسب دیکھیں تو لوگوں پر ظاہر نہ کریں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: عورت کا جناز واتارنے والے محارم ہوں، یہ نہ ہوں تو دیگر رشتہ والے یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگار اجنبی کے اتارنے میں مضائقہ نہیں۔ (عالمگیری)

مسئلہ: میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھیں: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (مختصر القدوری)

مسئلہ: میت کو داہنی طرف کروٹ پر لٹائیں اور اس کا مونھ قبلہ کو کریں، اگر قبلہ کی طرف مونھ کرنا بھول گئے تختہ لگانے کے بعد یاد آیا تو تختہ ہٹا کر قبلہ رو کر دیں اور مٹی دینے کے بعد یاد آیا تو نہیں۔ یوں ہیں اگر بائیں کروٹ پر رکھا یا جدھر سراہنا ہونا چاہیے ادھر پاؤں کیے تو اگر مٹی دینے سے پہلے یاد آیا ٹھیک کر دیں ورنہ نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ: قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں اور نہ کھولی تو حرج نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ: قبر میں رکھنے کے بعد لحد کو کچی اینٹوں سے بند کریں اور زمین نرم ہو تو تختے لگانا بھی جائز ہے تختوں کے درمیان جھری رہ گئی تو اسے ڈھیلے وغیرہ سے بند کر دیں، صندوق کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: لحد میں پکی اینٹیں لگانا مکروہ ہے، بانس کے استعمال میں حرج نہیں۔ (مختصر القدوری)

مسئلہ: عورت کا جنازہ ہو تو قبر میں اتارنے سے تختہ لگانے تک قبر کو کپڑے وغیرہ سے چھپائے رکھیں، مرد کی قبر کو دفن کرتے وقت نہ چھپائیں البتہ اگر مینھ وغیرہ

کوئی عذر ہو تو چھپانا جائز ہے عورت کا جنازہ بھی ڈھکا رہے۔(جوہرہ)

مسئلہ : میت کو قبر میں رکھنے کے بعد مرد و عورت دونوں کے سرہانے سے تختے لگائیں۔(فتاوی مفتی اعظم)

مسئلہ : تختے لگانے کے بعد مٹی دی جائے مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں۔پہلی بار کہیں مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ تیسری بار: وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى. یا پہلی بار اَللّٰهُمَّ جاف الأرض عن جنبيه دوسری بار اَللّٰهُمَّ افتح ابواب السماء لروحه تیسری بار اَللّٰهُمَّ زَوِّجْهُ مِنْ حُورِ العين اور میت عورت ہو تو، تیسری بار یہ کہیں: اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهَا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ. باقی مٹی ہاتھ یا کھرپی یا پھاوڑے وغیرہ جس چیز سے ممکن ہو قبر میں ڈالیں اور جتنی مٹی قبر سے نکلی اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔(جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ : ہاتھ میں جو مٹی لگی ہے، اسے جھاڑ دیں یا دھو ڈالیں اختیار ہے۔

مسئلہ : قبر چوکھونٹی نہ بنائیں بلکہ اس میں ڈھال رکھیں جیسے اونٹ کا کوہان اور اس پر پانی چھڑکنے میں حرج نہیں، بلکہ بہتر ہے اور قبر ایک بالشت اونچی ہو یا کچھ خفیف زیادہ۔

مسئلہ : دفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے، کہ ان کے رہنے سے میت کو انس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوت قرآن اور میت کے لیے دعا و استغفار کریں اور یہ دعا کریں کہ سوال نکیرین کے جواب میں ثابت قدم رہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ : مستحب یہ ہے کہ دفن کے بعد قبر پر سورہ بقرہ کا اول و آخر پڑھیں سرہانے الم سے مفلحون تک اور پائنتی آمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک پڑھیں۔(جوہرہ)

مسئلہ : ایک قبر میں ایک سے زیادہ بلا ضرورت دفن کرنا جائز نہیں اور ضرورت ہو تو کر سکتے ہیں، مگر دو میتوں کے درمیان مٹی وغیرہ سے آڑ کر دیں۔(عالمگیری)

مسئلہ : مرے ہوئے بچے کو قبرستان سے الگ دفن کرنا اور اسے لازم سمجھنا جہالت اور ممنوع ہے۔(فتاوی تاج الشریعہ)

مسئلہ : اپنے لیے کفن تیار رکھے تو حرج نہیں اور قبر کھدوا رکھنا بے معنی ہے کیا معلوم کہاں مرے گا۔(درمختار)

مسائل توسل وتبرک

بیشک میت کی پیشانی پر یا کفن پر عہد نامہ لکھنا یا قبر میں رکھنا جائز ہے کہ میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامہ لکھنے سے اس کے لیے امید مغفرت ہے امام اجل طاؤس تابعی شاگرد رشید سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ انہوں نے اپنے کفن میں عہد نامہ لکھے جانے کی وصیت فرمائی اور حسب وصیت انکے کفن میں لکھا گیا بلکہ کثیر بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہ رسول ﷺ کے چچا کے بیٹے اور صحابی ہیں خود اپنے کفن پر کلمہ شہادت لکھا مصنف عبدالرزاق اور ان کے طریق سے معجم طبرانی اور ان کے طریق سے حلیہ ابونعیم میں ہے کہ حضرت بتول زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتقال کے قریب حضرت مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنے غسل کے لیے پانی رکھوایا پھر نہائیں اور کفن منگا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی پھر مولی علی کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد کوئی مجھے نہ کھولے اور اسی کفن میں دفن فرما دی جائیں میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا کہا ہاں ،کثیر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اور انہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا تھا کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے لا الہ الا اللہ اور مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصطبل میں کچھ گھوڑوں کی رانوں پر لکھا ہوا تھا وقف فی سبیل اللہ درمختار میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی امید ہے اور میت کے سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا جائز ہے۔ایک شخص

نے اس کی وصیت کی تھی، انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بسم اللہ شریف لکھ دی گئی پھر کسی نے انھیں خواب میں دیکھا، حال پوچھا؟ کہا: جب میں قبر میں رکھا گیا، عذاب کے فرشتے آئے، فرشتوں نے جب پیشانی پر بسم اللہ شریف دیکھی کہا تو عذاب سے بچ گیا۔ (درمختار) فقیہ ابن عجیل اس کے لکھنے کا حکم فرمایا کرتے پھر انہوں نے خود اس کے جواز کتابت پر فتوی دیا اس قیاس پر کہ زکوۃ کے چوپایوں پر لکھا جاتا ہے للہ یہ اللہ کے لیے ہے خود حضور پرنور ﷺ نے اپنی صاحب زادی حضرت زینب یا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کفن میں اپنا تہبند اقدس عطا کیا اور غسل دینے والی بی بیوں کو حکم دیا کہ اسے ان کے بدن کے متصل رکھیں یونہی حضرت فاطمہ بنت اسد والدہ ماجدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنی قمیص اطہر میں کفن دیا اور ارشاد فرمایا میں نے انہیں اپنا قمیص مبارک اس لیے پہنایا کہ یہ جنت کا لباس پہنیں، حاکم نے مستدرک میں بطریق حمید بن عبد الرحمن سے روایت کی کہ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے پاس مشک تھا وصیت فرمائی کہ میرے حنوط میں یہ مشک استعمال کیا جائے اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے حنوط کا بچا ہوا ہے ،، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت فرمایا کہ میں صحبت رسول پاک ﷺ سے فیضیاب ہوا ایک دن حضور اقدس ﷺ حاجت کے لیے تشریف فرما ہوئے میں لوٹا لے کر ہمراہ رکاب سعادت مآب ہوا حضور پرنور ﷺ نے اپنے جوڑے سے کرتا کہ بدن اقدس سے متصل تھا مجھے انعام فرمایا وہ کرتا میں نے آج کے لیے چھپا رکھا تھا اور ایک روز حضور انور ﷺ نے ناخن وموئے مبارک تراشے وہ میں نے لیکر اس دن کے لیے اٹھا رکھے جب میں وصال کر جاؤں تو قمیص سراپا تقدیس کو کیرے کفن کے نیچے بدن کے متصل رکھنا وموئے مبارک و ناخن ہائے مقدسہ کو میرے منھ میں اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر رکھ دینا، ثابت بن اسلم بنانی فرماتے ہیں کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فرمایا یہ موئے مبارک سید عالم ﷺ کا ہے اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا پس میں نے رکھ دیا وہ یونہی دفن کیے گئے کہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھے بیہقی وابن عساکر نے محمد بن سیرین رض اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضور سید عالم کی چھڑی تھی وہ انکے سینہ پر قمیص کے نیچے ان کے ساتھ دفن کی گئی، حدیث صحیح میں ہے کہ بعض اجلہ صحابہ نے سیدنا عبد الرحمن بن عوف یا سیدنا سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں حضور پرنور ﷺ سے تہبند اقدس مانگا حضور ﷺ نے عطا فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں ملامت کی کہ اس وقت ازار شریف کے سوا حضور ﷺ کے پاس اور تہبند نہ تھا اور آپ جانتے ہیں کہ حضور ﷺ کبھی سائل کو رد نہیں فرماتے تھے پھر آپ نے کیوں مانگ لیا تو انہوں نے کہا واللہ میں نے استعمال کو نہ لیا بلکہ اس لیے لیا کہ اس میں کفن دیا جاؤں حضور اقدس ﷺ ان کی اس نیت پر انکار نہ فرمایا اور آخر اسی میں دفن دیے گئے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: اپنے مرشد کے کرتے کو بطور تبرک کفن میں استعمال کرنا جائز ہے مگر کفن سنت کے مطابق دیا جائے اور کرتا شریف کو برکت کے لیے کفن میں رکھا جائے۔

(فتاوی تاج الشریعہ)

مسئلہ: قبر میں تخفیف عذاب و باعث نزول رحمت وانوار قرآن مجید رکھنا جائز ہے۔

مسئلہ: شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھے۔ (بہار شریعت)

مسئلہ: پیشانی پر بسم اللہ شریف یا سینہ پر کلمہ طیبہ لکھنا بھی جائز ہے مگر نہلانے کے بعد کفن پہنانے سے پیشتر کلمہ کی انگلی سے لکھیں روشنائی سے نہ لکھیں (ردالمحتار)

مسائل جائے دفن

مسئلہ : جس شہر یا گاؤں وغیرہ میں انتقال ہوا وہیں کے قبرستان میں دفن کرنا مستحب ہے اگر چہ یہ وہاں رہتا نہ ہو، بلکہ جس گھر میں انتقال ہوا اس گھر والوں کے قبرستان میں دفن کریں اور دو ایک میل باہر لے جانے میں حرج نہیں کہ شہر کے قبرستان اکثر اتنے فاصلے پر ہوتے ہیں اور اگر دوسرے شہر کو اس کی لاش اٹھالے جائیں تو اکثر علما نے منع فرمایا اور یہی صحیح ہے۔ یہ اس صورت میں ہے کہ دفن سے پیشتر لے جانا چاہیں اور دفن کے بعد تو شرعاً منتقل کرنا ممنوع ہے، سوا بعض صورتوں کے جو مذکور ہوں گی۔ (عالمگیری)

مسئلہ : بلا اجازت مالک دوسرے کی زمین میں دفن کرنا حرام ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ : مغصوب زمین میں مردہ دفن کرنا ناجائز و معصیت ہے۔ (فتاوی قاضی خان)

مسئلہ : اگر دفن کر دیا تو ایسی جگہ سے دوسری جگہ لیجانا ضروری مگر جب کہ زمین غصب کی ہوئی اس نے خرید لی ہو۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ : مٹی دینے کے بعد قبر سے مردے کو نکالا نہ جائے گا مگر کسی انسان کے حق کی وجہ سے، مثلاً غصب کی ہوئی زمین میں دفن کیا تو مالک کو اختیار ہوگا کہ مردے کو نکال دے یا قبر زمین کے برابر کردے۔ (درمختار)

مسئلہ : صالحین کے قریب دفن کرنا چاہیے کہ اس کے قرب کی برکت اس کو شامل ہوتی ہے، اگر معاذ اللہ وہ مستحق عذاب بھی ہوتا ہے تو وہ شفاعت کرتے ہیں وہ رحمت کے جوان پر نازل ہوتی ہے اسے بھی گھیر لیتی ہے۔ (فتاوی رضویہ)

ایک شخص قبرستان میں ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر میں غافل ہو گیا، خواب میں دیکھتا ہے کہ ایک بی بی اس قبر میں فرماتی ہیں اے خدا کے بندے اس بلا کو میرے پاس سے دور کر جو تھوڑی دیر میں آنے والی ہے اس کی فوراً آنکھ کھل گئی دیکھا کہ ایک قبر وہیں کھودرہی ہے اور سامنے سے ایک جنازہ جو کسی رئیس کا تھا چلا

آرہا ہے اس نے سب کو منع کیا کہ یہ جگہ ٹھیک نہیں ہے خراب ہے ایسی ہے ویسی ہے غرض وہ لوگ باز رہے اور دوسری جگہ اس میت کو لے گئے شب کو اس شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ بی بی فرماتی ہیں کہ وہ رائے خیر دے کہ تو نے آگ کو میرے پاس سے دور کیا۔ (الملفوظ)

ایک جگہ ایک قبر کھل گئی اور مردہ نظر آنے لگا دیکھا کہ گلاب کی دو شاخیں اس کے بدن سے لپٹی ہیں اور گلاب کے دو پھول اس کے نتھنوں پر رکھے ہیں اس کے عزیزوں نے اس خیال سے کہ یہاں قبر پانی کے صدمہ سے کھل گئی دوسری جگہ قبر کھود کر اس میں رکھیں اب جو دیکھیں تو دو اژدہے اس کے بدن سے لپٹے اور اپنے پھنوں سے اس کا منھ بھموڑ رہے ہیں حیران ہوئے ایک صاحب دل سے یہ واقعہ بیان کیا انہوں نے فرمایا وہاں بھی یہ اژدہا ہی تھے مگر ایک ولی اللہ کے مزار کا قرب تھا اس کی برکت سے وہ عذاب رحمت ہو گیا تھا وہ اژدھے درخت گل کی شکل ہو گئے تھے اور ان کے پھن گلاب کے پھول اس کی خیریت چاہو تو وہیں لے جا کر دفن کرو وہیں لے جا کر رکھا پھر وہی درخت گل تھے اور وہی گلاب کے پھول۔ (الملفوظ)

مسئلہ : دفن کرنے کے دوران اگر ہڈیاں نکلیں ان کو ایک طرف کر دیا جائے لیکن اگر دوسری جگہ صاف اور خالی ہو تو وہاں دفن کرنا اولی ہے، تفصیل یہ ہے کہ پرانی قبروں میں دوسری میت کو دفن کرنا درست ہے اور نئی قبر کھود کر اس میں دوسری میت کو دفن کرنا درست نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ مسئلہ: اگر میت بوسیدہ ہو کر مٹی ہو جائے تو اس کی قبر میں دوسرے کو دفن کرنا جائز ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ : ضرورت کی وجہ سے قبر میں میت کو دفن کرنا بلا کراہت درست ہے اور اگر ضرورت نہ ہو بلکہ دوسری جگہ صاف و خالی ہو تو اگر چہ پھر بھی درست ہے مگر غیر اولی مکروہ تنزیہی ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسائل فدیہ نماز وروزہ

مسئلہ : جس کی نماز قضا ہوگئی اور انتقال ہوگیا تو اگر ورثا فدیہ دینا چاہیں تو ہر فرض ووتر کے بدلے نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو تصدق کریں فقیر شرعی کو۔ (درمختار)

مسئلہ : میت نے ولی کو اپنے بدلے نماز پڑھنے کی وصیت کی اور ولی نے پڑھ بھی لی یہ ناکافی ہے یوں ہی اگر مرض کی حالت میں نماز کا فدیہ دیا تو ادا نہ ہوا۔ (درمختار)

مسئلہ : عوام میں جو یہ رائج ہے کہ سارے فدیہ کے عوض ایک قران مجید دے دیا کہ وہ تو بے بہا ہے یوں ادا نہیں ہوتا قران مجید بیشک بے بہا ہے مگر جو بہا ہے یعنی کلام الٰہی کہ ورقوں میں لکھا ہے وہ مال نہیں نہ وہ دینے کی چیز ہے تو جو مال ہے یعنی کاغذ اور پٹھے اسی کی قیمت معتبر ہوگی اور وہ جب مقدار فدیہ کو نہ پہنچے گی فدیہ کیونکر ادا ہوگا۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ : میت پر نماز وروزہ قضا ہیں اور اس نے اتنا مال نہ چھوڑا جس سے فدیہ ادا کیا جا سکے تو جو وارث جس قدر مال دینے پر راضی ہے اتنے مال کا الٹ پھیر اتنی بار کریں یعنی فقیر شرعی پر اور وہ اس کو ہبہ کرتا رہے یہاں تک کہ فدیہ ادا ہوجائے یا اس کے پاس کچھ مال نہیں ہے تو اس کی قیمت کسی سے قرض لیکر اس کا الٹ پھیر کر لے اگرچہ ہزار بار یا زائد میں فدیہ کی حد تک پہنچے کہ فدیہ ادا ہوجائے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ : سادات کرام کو یہ مال دینا جائز نہیں اور نہ اس سے فدیہ ادا ہوگا کہ یہ مال سادات کرام کے لائق نہیں اسی طرح جو فقیر شرعی ومسکین نہ ہو یعنی مالدار ہو اس کو بھی دینا جائز نہیں اور نہ ہی کافر کو دینا جائز اور نہ ہی ان لوگوں کو دینے سے فدیہ ادا ہوگا۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ : مرحوم کی نماز وروزہ کا فدیہ اولاد اور دیگر ورثا کی طرح کوئی وعام مسلمان بھی ادا کرسکتا ہے۔ (منحۃ الخالق)

مسئلہ : امیر وغریب سبھی فدیہ کا حیلہ کرسکتے ہیں اگر ورثا اپنے مرحومین کے لیے عمل کریں تو یہ میت کی زبردست امداد ہوگی اس طرح مرنے والا بھی ان شاء اللہ فرض کے بوجھ سے آزاد ہوگا اور ورثا بھی اجر وثواب کے مستحق ہوں گے۔

مسئلہ : جس کی تمام نمازیں قضا ہوں اپنی حیات میں سستی کی بنا پر معاذ اللہ نمازیں ترک کرتا رہا ہو تو اس میت کی عمر میں سے نو سال عورت کے لیے اور بارہ سال مرد کے لیے نابالغی کے نکال دیجیے بقیہ سالوں کا حساب لگایئے کی کتنی مدت کی نمازیں اس کے ذمہ قضا کے باقی ہیں، زیادہ سے زیادہ کا انداز لگائیں بلکہ چاہیں تو نابالغی کی عمر کے بعد بقیہ تمام عمر کا حساب لگالیجیے اب فی نماز ایک صدقہ فطر خیرات کریں اسی طرح فی روزہ بھی ایک صدقہ فطر ہے نمازوں کے فدیہ دا کرنے کے بعد روزوں کا بھی اسی طریقہ سے فدیہ ادا کرسکتے ہیں۔

مسئلہ : عورت کی حالت حیض اگر معلوم ہوا تنے دن اور نہ معلوم ہو تو ہر مہینے سے تین دن نو برس کی عمر سے مستشنا کریں مگر جتنی بار حمل رہا ہو مدت حمل کے مہینوں سے ایام حیض کا مستثنی نہ کریں عورت کی عادت نفاس اگر معلوم ہو تو ہر حمل کے بعد اتنے دن مستثنی کریں اور نہ معلوم ہوں تو کچھ نہیں، کہ نفاس کے لیے کم سے کم میں شرعا کچھ مدت نہیں ممکن ہے ایک ہی منٹ آکر فورا پاک ہوجائے۔ (فتاوی رضویہ)

مسائل تعزیت

مسئلہ : تعزیت مسنون ہے۔ حدیث میں ہے جو اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت میں تعزیت کرے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا۔ دوسری حدیث ترمذی وابن ماجہ میں ہے، ”جو کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کرے، اُسے اُس کے مثل ثواب ملے گا۔“

مسئلہ : تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے، اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا

موجود ہے مگر اسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں۔ (جوہرہ)

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ میت کے تمام اقارب کو تعزیت کریں، چھوٹے بڑے مرد وعورت سب کو مگر عورت کو اس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ تعزیت میں یہ کہے، اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر روزی کرے اور اس مصیبت پر ثواب عطا فرمائے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان لفظوں سے تعزیت فرمائی: لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَأَعْطٰى وَكُلُّ شَيْئٍ عِنْدَهٗ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى ،خدا ہی کا ہے جو اُس نے لیا دیا اور اس کے نزدیک ہر چیز ایک میعاد مقرر کے ساتھ ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: مصیبت پر صبر کرے تو اسے دو ثواب ملتے ہیں، ایک مصیبت کا دوسرا صبر کا اور جزع وفزع سے دونوں جاتے رہتے ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: قبرستان میں تعزیت کرنا بدعت ہے۔ (ردالمحتار) اور دفن کے بعد میت کے مکان پر آنا اور تعزیت کر کے اپنے اپنے گھر جانا اگر اتفاقا ہو تو حرج نہیں اور اس کی رسم کرنا نہ چاہیے اور میت کے مکان پر تعزیت کے لیے لوگوں کا مجمع کرنا دفن کے پہلے ہو یا بعد اسی وقت ہو یا کسی اور وقت خلاف اولیٰ ہے اور کریں تو گناہ بھی نہیں۔

مسئلہ: جو ایک بار تعزیت کر آیا اسے دوبارہ تعزیت کے لیے جانا مکروہ ہے۔

(درمختار)

مسئلہ: دفن سے پیشتر بھی تعزیت جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو یہ اس وقت ہے کہ اولیائے میت جزع وفزع نہ کرتے ہوں، ورنہ ان کی تسلی کے لیے دفن سے پیشتر ہی کرے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: میت کے پڑوسی یا دور کے رشتہ دار اگر میت کے گھر والوں کے لیے اُس دن اور رات کے لیے کھانا لائیں تو بہتر ہے اور انھیں اصرار کر کے کھلائیں۔ (ردالمحتار)

مسائل قبور ومقابر

مسئلہ: دفن کے بعد دوسری جگہ منتقل کرنا شرعا منع ہے اگر چہ اس کے لیے وصیت کی ہو۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: قبر اگر کسی وجہ سے کھل جائے یا اس کی مٹی ہٹ جائے اور مردہ کی ہڈیاں وغیرہ دکھنے لگے، اس صورت میں اسے مثل قبر کر دینا اور مٹی ڈالنا واجب ہے کہ ستر مسلم لازم ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: قبر کو چونا سے پوتنا منع ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر کو چونا اور گچ کرنے سے منع فرمایا۔ (حاشیۃ الطحطاوی)

مسئلہ: قبرستان کے لیے چار دیواری بنانا اور درخت لگانا جائز ہے مگر قبر سے جدا ہو۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: قبرستان کی تر گھاس اور لکڑی توڑنا مکروہ ہے۔ (فتاوی امجدیہ)

مسئلہ: قبرستان میں کھانا پینا سگریٹ وحقہ پینا مکروہ ہے، قبرستان میں آگ جلانا مکروہ۔ (فتاوی امجدیہ)

مسئلہ: قبر میں بچہ پیدا ہونے کا خواب نظر آئے تو اس خواب کی بنا پر قبر کھولنا جائز نہیں مگر جبکہ کوئی روشن دلیل ہو۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: امانت کے طور پر دفن کرنا پھر دوسری جگہ لیجانا شرعا جائز نہیں کہ بعد دفن کھولنا جائز نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: صحن مسجد میں دفن کرنا جائز نہیں، اگر چہ واقف ہی کی قبر ہو۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: قبر پر چلنا بیٹھنا قضائے حاجت کرنا، مکروہ وناجائز ہے۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: قبر اوپر سے پختہ بنانے میں شرعا حرج نہیں البتہ اندر سے کرنے کی شرعا اجازت نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: خواب میں کوئی اپنی قبر ہونا کسی جگہ بتلائے تو یہ شرعا معتبر نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: فرضی مزار بنانا اور اس کے ساتھ اصل جیسا معاملہ کرنا ناجائز ہے۔
(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: قبر بلا مقبور کی زیارت جائز نہیں اور اس کی طرف بلانا بھی سخت ممنوع ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: قبرستان کا حصہ مسجد میں شامل کرنا جائز نہیں۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: قبرستان میں اپنی سکونت کا مکان بنانا بے جا تصرف وناجائز ہے۔
(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: قبرستان میں قبروں پر غلیظ پانی بہانا سخت ناجائز وممنوع ہے۔
(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: اپنے کسی رشتہ دار کی قبر تک جانا چاہتا ہے مگر قبروں پر گزرنا پڑے گا تو وہاں تک جانا ممنوع ہے دور ہی سے فاتحہ پڑھ دیں، قبرستان میں جوتیاں پہن کر نہ جائے۔ایک شخص کو حضور اقدس ﷺ جوتے پہنے دیکھا فرمایا جوتے اتار دے، نہ قبر والے کو ایذا دے، نہ وہ تجھے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: قبروں کو مٹا کر مکان و گودام و مسجد بنانا شرعا درست نہیں۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: قبرستان سے سبز گھاس کاٹنا ناجائز اور خشک گھاس کاٹنا جائز۔
(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میت کا دل بہلے گا۔(ردالمحتار) یوہیں جنازہ پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں حرج نہیں۔

مسئلہ: قبر پر سے تر گھاس نوچنا نہ چاہیے کہ اس کی تسبیح سے رحمت اترتی ہے اور میت کو انس ہوتا ہے اور نوچنے میں میت کا حق ضائع کرنا ہے۔(ردالمحتار)

مسئلہ: علما وسادات کی قبور پر قبہ وغیرہ بنانے میں حرج نہیں اور قبر کو پختہ نہ کیا جائے(درمختار) یعنی اندر سے پختہ نہ کی جائے اور اگر اندر خام ہو، اوپر سے پختہ تو حرج نہیں۔

مسئلہ: اگر ضرورت ہو تو قبر پر نشان کے لیے کچھ لکھ سکتے ہیں، مگر ایسی جگہ نہ لکھیں کہ بے ادبی ہو، ایسے مقبرہ میں دفن کرنا بہتر ہے جہاں صالحین کی قبریں ہوں۔
(جوہرہ)

مسئلہ: میت کے ساتھ اناج کھانا وغیرہ قبرستان لیجانا فضول ہے مردہ کی طرف سے تصدق کرنا چاہیے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: مردہ کے ساتھ مٹھائی قبرستان میں لے جانا چوں ٹیوں کو اس نیت سے ڈالنا کہ میت کو تکلیف نہ پہنچائے یہ محض جہالت ہے۔(احکام شریعت)

مسئلہ: قبرستان میں جانوروں کو چرنے کے لیے چھوڑنا ممنوع ہے۔
(فتاوی تاج الشریعہ)

مسئلہ: قبرستان میں درخت لگانا جائز ہے جب کہ اس میں کوئی مصلحت جائزہ شرعیہ ہو ورنہ نہیں۔(فتاوی تاج الشریعہ)

مسئلہ: قبروں کو مسمار کرکے کھیتی وغیرہ کرنا ناجائز ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: قبرستان کو کوڑا دان بنانا سخت ناجائز ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: عود لوبان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر جلانا جائز نہیں، پرہیز کرنا چاہیے اگرچہ کسی برتن میں ہو، کیوں کہ اس میں قبر کے اوپر سے دھواں نکلنے میں برا فال پایا جاتا ہے، والعیاذ باللہ۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: اہلسنت وجماعت کے قبرستان میں کسی بدمذہب کو دفن کرنا جائز نہیں۔
(فتاوی تاج الشریعہ)

مسئلہ: قبرستان میں گوبر کے اوپلے بنانا اور بھینس باندھنا ممنوع و مکروہ ہے کہ اس کی وجہ سے قبرستان کی زمین نجاست سے آلودہ ہوتی ہے۔

مسئلہ: قبر پر بیٹھنا سخت ممنوع ہے کہ قبر پر بیٹھنا آگ کی چنگاری پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔ (مسلم شریف)

مسئلہ: قبر پر چلنا سخت ممنوع ہے، کہ قبر پر چلنا آگ پر پاؤں رکھنا و چنگاری

وتلوار پر چلنے سے سخت تر ہے۔ (طبرانی)

مسئلہ: قبور مسلمین کی تعظیم واجب ہے اور اہانت سخت ممنوع۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: قدیم مزارات کو منہدم کرنا سخت ناجائز وحرام ہے۔

مسئلہ: قبر کے پاس کتبہ (تختی) لگانا جائز ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان بن مظعون کی قبر کو پتھر سے نشان زد فرمایا۔ تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق میں ہے کہ کوئی حرج نہیں ہے قبر پر لکھنے یا پتھر رکھنے میں تاکہ پہچان ہو جائے بر بنائے ضرورت حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے اگر حاجت ہو لکھنے کی تاکہ نشان نہ جائے اور پامال نہ ہو تو اجازت ہے۔ بغیر عذر نہیں۔

مسئلہ: اگر علماء کرام اور سادات کی میت ہو تو مقبرہ بنانا جائز ہے۔ (ردالمحتار) یہ نجی قبرستان کا حکم ہے، عام قبرستان جو فی سبیل اللہ ہو وہاں اس کی اجازت نہیں۔

(فتاوی بحر العلوم)

مسئلہ: عام قبروں کے پاس چراغ وشمع روشن کرنا ممنوع ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: ولی ومعزز علماء اسلاف کے مزارات کے قریب شمع روشن کرنا جائز ہے۔

(حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ)

مسئلہ: اگر شمع روشن کرنے میں فائدہ ہو مثلاً موضع قبور میں مسجد ہے یا قبور سر راہ ہیں یا وہاں کوئی شخص بیٹھا ہے، یا مزار کسی ولی اللہ یا محققین علماء میں سے کسی عالم کا ہے وہاں شمع روشن کرنا جائز ہے کہ ان کی روح مبارک کی تعظیم وفائدہ کے لیے ہے جو اپنے بدن کی خاک پر ایسی تجلی ڈال رہی ہے جیسے آفتاب زمین پر تاکہ اس روشنی کرنے سے لوگ جانے کہ یہ ولی کا مزار ہے تاکہ اس سے تبرک کریں اور وہاں اللہ عزوجل سے دعا مانگے کہ ان کی دعا قبول ہو، تو یہ امر جائز ہے اس سے اصلاً ممانعت نہیں، حدیث مبارکہ میں ہے جو ممانعت ہے محض عبث بلا فائدہ قبور پر شمع روشن کرنے کے بارے میں ہے۔ (بریق المنار بشموع المزار)

مسائل زیارتِ قبور

حدیث: حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے روکا تھا اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ اس کی زیارت کرو اس لیے کہ قبروں کی زیارت کرنا دنیا سے بیزار کرتا ہے اور آخرت کی یاد دلاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

حدیث: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ انکی زیارت کرو۔ (صحیح مسلم)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قبور کی زیارت کرو کیوں کہ یہ موت کو یاد دلاتی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں میں نے زیارت قبور سے روکا تھا اب ان کی زیارت کرو، کیونکہ یہ عبرت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تمہیں زیارت قبور سے روکا تھا اب ان کی زیارت کرو کیوں کہ یہ دل کو نرم کرتی ہے اور آنکھوں میں آنسو لاتی ہے اور بیہودہ باتیں مت کہو۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ قبروں کی زیارت کرو تاکہ آخرت کی یاد آئے۔ (شرح الصدور)

حدیث: حضرت محمد بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو اپنے والدین کی قبروں کی زیارت کریں یا ان میں سے کسی ایک کی ہر جمعہ کے دن زیارت کریں تو اسے بخش دیا جائے گا اور اسے نیکی کرنے والا لکھا جائے گا۔ (حاشیۃ الطحطاوی)

حضرت محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہے کہ میں ابوحنیفہ سے برکت حاصل کرتا ہوں اوران کی قبر کے پاس آتا ہوں تو جب مجھے کوئی حاجت درپیش ہوتی ہے تو میں دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور انکی قبر کے پاس اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں تو حاجت جلد پوری ہوجاتی ہے۔ (ردالمحتار) اورمزید فرماتے ہے کہ حضرت موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر دعا کی مقبولیت کے لیے تریاق مجرب ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں مختلف درجہ رکھتے ہیں اور زیارت کرنے والوں کو اپنی معرفت و اسرار سے فائدہ پہنچاتے ہیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ زیارت قبور مستحب ہے ہر ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے، جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے، سب میں افضل روز جمعہ وقت صبح ہے۔ اولیائے کرام کے مزارات طیبہ پر سفر کرکے جانا جائز ہے، وہ اپنے زائر کو نفع پہنچاتے ہیں اور اگر وہاں کوئی منکر شرعی ہو مثلاً عورتوں سے اختلاط تو اس کی وجہ سے زیارت ترک نہ کی جائے کہ ایسی باتوں سے نیک کام ترک نہیں کیا جاتا، بلکہ اسے بُرا جانے اور ممکن ہو تو بری بات زائل کرے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: زیارت ہروقت جائز ہے مگر شب میں تنہا قبرستان نہ جانا چاہیے۔
(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: مقصد کے اعتبار سے قبور پر جانے کی کئی وجہ ہیں

(۱) محض موت کو یاد کرنے اور آخرت کی طرف توجہ کے لیے اس مقصد کے تحت صرف قبروں کو دیکھ لینا ہی کافی ہے خواہ قبر کسی کی بھی ہو یہ ضروری نہیں کہ صاحب قبر کے بارے میں یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کون تھا اور کیسا تھا؟

(۲) دعائے مغفرت وایصالِ ثواب کے لیے یہ ہر مسلمان کے لیے مسنون ہے۔

(۳) حصول برکت وسعادت کی خاطر اس مقصد کے تحت اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے مزارات کی زیارت کی جاتی ہے کیونکہ برزخ میں بزرگان دین اولیاء اللہ کے

تصرفات اوران کی برکتیں بے شمار ہیں۔

(۴) عزیز دوست کے ادائے حق کے لیے یا اپنے عزیز مثلا والدین یا دوست کی قبر پر اس مقصد کے تحت جانا کہ وہاں پہنچ کر ان کے لیے دعائے مغفرت وایصال ثواب کرنا کہ اپنے اوپر ان کا حق ہے۔

(۵) دینی اخوت محبت اور انس مہربانی کے تحت وہاں سلام و دعائے مغفرت پیش کرنا۔ (حاشیہ نورالایضاح)

مسئلہ: مزارات مقدسہ پر حاضری دینے کے آداب یہ ہیں کہ پائنتی کی طرف سے جائیں اور کم ازکم چار ہاتھ کے فاصلے پر مواجہہ قدس میں کھڑا ہو اور متوسط آواز باادب سلام یوں عرض کریں السلام علیک یا سیدی ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ پھر درود غوثیہ تین بار سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ آیۃ الکرسی ایک بار سورۂ اخلاص سات بار پھر درود غوثیہ سات بار اور وقت فرصت دے تو سورۂ یسین اور سورۂ ملک بھی پڑھ کر اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ الٰہی اس قرات پر مجھے اتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہو نہ اتنا جتنا میرے عمل کے قابل ہو اور اسے میری طرف سے اس بندۂ مقبول کو نذر پہنچا پھر جو اپنا مطلب جائز شرعی ہو اس کے لیے دعا کرے اور صاحب مزار کی روح کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے پھر اسی طرح سلام کر کے واپس آئے، مزار کو نہ ہاتھ لگائے نہ بوسہ دے (جب کہ عوام سے ہو البتہ علماء کے لیے منع نہیں) اور طواف (تعظیمی) کرنا اور سجدہ کرنا حرام ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: زیارت قبر میں قبر کی طرف منھ اور قبلہ کی جانب پیٹھ کرنا چاہیے۔
(فتاوی امجدیہ)

مسئلہ: اہل قبور کے لیے الگ الگ فاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کرنا یا ایک ہی ساتھ پڑھ کر ایصال ثواب کرنا جائز ہے اور مردوں کو پورا پورا ثواب ملے گا کسی کے ثواب میں کمی نہیں ہوگی۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: فرضی مزار بنانا اور اس کے ساتھ اصل کا سا معاملہ کرنا ناجائز و بدعت

ہے اور خواب کی بات خلاف شرع امور میں مسموع نہیں (فتاوی رضویہ) اور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت فرماتے ہیں لعن اللہ من زار بلا مزار خدائے تعالیٰ کی لعنت اس پر جو بے مزار کی زیارت کرے (فتاوی عزیزیہ)

مسئلہ: اپنی زندگی میں قبر ومزار بنانا منع ہے، کہ شرعا اس کی اجازت نہیں۔

مسئلہ: مزار پر چادر نذر کرنا جائز ہے مگر جب چادر موجود ہو اور وہ ابھی پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت نہیں تو بیکار چادر ڈالنا فضول ہے بلکہ جو دام اس میں صرف کریں ولی اللہ کی روح کو ایصال ثواب کے لیے محتاج کو دیں ہاں جہاں معمول ہے کہ چڑھائی ہوئی چادر جب حاجت سے زائد ہو خدام مساکین حاجت مند لے لیتے ہیں اور اس نیت سے ڈالیں تو مضائقہ نہیں یہ بھی تصدق ہوگیا۔

(احکام شریعت)

مسئلہ: قبور اولیاء وعلماء وصلحاء پر بغرض اظہار عظمت چادر ڈالنا جائز ومحمود ہے۔

(فتاوی امجدیہ)

مسئلہ: جس نے ایصال ثواب کیا اس کو بھی اجر وثواب ملتا ہے بلکہ سب کو جتنا جتنا ملا ان سب کے مجموعہ سے بھی زیادہ اس کو ثواب ملتا ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: عین قبر پر اگربتی جلانا حرام ہے وہاں قبر کے ارد گرد فاتحہ خوانی کے لیے جلانا جائز ہے مگر جلتی چھوڑ کر آنا منع ہے کہ اضاعت مال ہے۔ (فتاوی تاج الشریعہ)

مسئلہ: قبر کے پاس تلاوت کرنا جائز ہے جب کہ لوجہ اللہ ہو اور قبر پر نہ بیٹھے اور نہ کسی قبر پر پاؤں رکھ کر وہاں پہنچنا ہو اور اگر بے اس کے وہاں تک نہ جا سکے تو قبر کے نزدیک تلاوت کے لیے جانا جائز نہیں، بلکہ کنارے ہی سے جہاں تک بے کسی قبر کو روندے جا سکتا ہے وہاں سے تلاوت کریں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: صاحب قبر کا مسلمان ہونا معلوم نہ ہو تو فاتحہ پڑھنا منع ہے، (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: عورتوں کو زیارت قبور منع ہے اسی طرح مزارات پر جانا بھی منع ہے اور یہ ممانعت عام ہے صرف فاسقات کے ساتھ خاص نہیں، عورت کے لیے منع زیارت

قبور کی دو علتیں ہیں، خوف فتنہ اور خوف فساق۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: عورتوں کو مجاور بننا سخت ممنوع ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: عورتوں کے لیے بعض علماء نے زیارت قبور کو جائز فرمایا ہے، علامہ علاء الدین حصکفی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب درمختار میں یہی قول اختیار کیا۔

مسئلہ: عورتیں عزیزوں کی قبر پر جائیں تو رونا پیٹنا مچائیں گی لہٰذا عورتوں کے لیے زیارت قبور منع ہے، شرعا اس کی اجازت نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: صالحین کی قبروں پر بھی جانا منع کہ صالحین کی قبروں پر جائیں گی تو تعظیم میں حد سے گزر جائیں گی یا بے ادبی کرینگی کہ عورتوں میں یہ دونوں باتیں بکثرت پائی جاتی ہیں لہٰذا عافیت وسلامتی کی راہ یہی ہے کہ عورتوں کو روکا جائے۔

(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: عورتوں کے لیے جن علماء کرام نے زیارت قبور یا اور ایسے ہی دوسرے دینی یا دنیاوی امور میں شرکت کو جائز بتایا ہے۔ ان کے نزدیک بھی یہ ضروری ہے کہ

(1) ان موقعوں پر بے پردگی نہ ہو۔

(۲) وہاں فاسقوں اور ناخدا ترسوں کا مجمع نہ ہو۔

(۳) مردوں سے خلط ملط نہ ہوں۔

(۴) وہ تقریب شرعا ممنوع نہ ہو۔

(۵) ناچ گانے کی محفل نہ ہو۔

(۶) بے باک وبے لحاظ عورتیں وہاں موجود نہ ہوں۔

(۷) بیاہ شادیوں کی محفلوں میں شیطانی گیت نہ ہوں۔

(۸) سمدھنوں کی گالیاں سننا سنانا نہ ہو رت جگے وغیرہ میں ڈھول بجانا گانا نہ ہو۔

ایسی محفلوں میں جانے سے شوہر دار عورتوں کو ان کا شوہر روک سکتا ہے بلکہ روکے اور نہ جانے دے۔ اور جو لڑکیاں ناکتخدا ہیں (جن کا ابھی نکاح نہیں ہوا) ان کے ماں باپ انہیں روکیں۔ ہرگز ہرگز نہ جانے دیں کہ نازک شیشیاں ہیں ذرا سی ٹھیس سے

مولجائیں گی۔ (فتاوی رضویہ) غالباً انہیں حالات کے پیش نظر اعلیحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا کہ کیا عورتوں کا قبرستان جانا جائز ہے؟ جواب دیا کہ ایسی بات میں جائز ناجائز نہیں پوچھتے، یہ پوچھو کہ جائے گی تو اس پر کتنی لعنت ہوگی۔ تو سنو! جب وہ جانے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور اس کے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور جب وہ گھر سے چلتی ہے۔ سب طرف سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں اور جب قبر پر آتی ہے، میت کی روح اسے لعنت کرتی ہے اور جب پلٹتی ہے اللہ کی لعنت کے ساتھ پلٹتی ہے۔ (تاتارخانیہ الملفوظ)

حضرت عاتکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی صالحہ عابدہ زاہدہ بی بی تھیں۔ ان پاک بی بی کو مسجد کریم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق تھا۔ پہلے امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں قبل نکاح امیر المومنین سے وعدہ کرالی کہ مجھے مسجد نبوی سے نہ روکیں۔ یہ وہ وقت تھا کہ اس وقت مسجد کی حاضری بی بیوں کو جائز تھی۔ اب ممنوع و ناجائز ہے) فرض اس وجہ سے امیر المومنین نے ان کے وعدہ کو قبول کرلیا پھر بھی چاہتے ہی تھے کہ یہ مسجد نہ جائیں یہ کہتیں آپ منع کردیں میں نہ جاؤں گی۔ امیر المومنین یہ پابندی وعدہ کی وجہ سے منع نہ فرماتے۔ امیر المومنین کے بعد حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح ہوا۔ وہ منع فرماتے یہ نہ مانتیں۔ ایک روز انہوں نے یہ تدبیر کی کہ عشاء کے وقت اندھیری رات میں ان کے جانے سے پہلے راہ میں کسی دروازے کی اوٹ میں چھپ رہے۔ جب یہ آئیں اس دروازے سے آگے بڑھی تھیں کہ انہوں نے کہنے سے نکل کر ان کے سر مبارک پر ہاتھ مارا اور چھپ رہے۔ حضرت عاتکہ نے کہا انا اللہ الخ لوگوں میں فساد آ گیا۔ یہ فرما کر مکان کو واپس آئیں، پھر جنازہ ہی نکلا۔ دراصل حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں تنبیہ فرمائی کہ عورت کیسی ہی صالح ہو اس کی طرف اندیشہ نہ سہی فاسق مردوں کی طرف سے اس پر خوف کا کیا علاج۔ تو یہ عورتوں کو پھانسی پر لٹکانا نہیں بلکہ ان کی عزت کو شریروں کے شر سے بچانا ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: حضور سید عالم ﷺ کے روضہ اطہر کے علاوہ کسی اور مزار پر عورتوں کو جانا روا نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: عورت کو شوہر سے اجازت لے کر بھی جانا قبروں پر جائز نہیں، اگر شوہر اجازت دیگا تو دونوں گنہگار ہونگے، شوہر عورت کو سات مقامات پر نکلنے کی اجازت دے سکتا ہے۔

(۱) والدین یا کسی ایک کی ملاقات
(۲) ان کی عیادت کے لیے
(۳) ان کی تعزیت کے لیے
(۴) محارم کی ملاقات کے لیے
(۵) اور اگر دائی ہو
(۶) یا مردہ کو نہلانے والی ہو تو اس کے لیے
(۷) یا اس کا کسی دوسرے پر حق ہو یا دوسرے کا اس کے اوپر حق ہو تو اجازت سے اور بلا اجازت دونوں طرح جا سکتی ہے، حج بھی اسی حکم میں ہے۔ (فتاوی رضویہ)

تفصیل کے لیے مروج النجاء لخروج النساء و رسالہ جمل النور فی نھی النساء عن زیارۃ القبور کا مطالعہ کریں۔

مسئلہ: اولیاء کرام کے مزارات پر ہر سال مسلمانوں کا جمع ہو کر قران مجید کی تلاوت یا اور مجالس کا کرنا اور اس کا ثواب ارواح طیبہ کو پہنچانا جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: اپنی زندگی میں قل کروالینا جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: زیارت قبر کا طریقہ یہ ہے کہ پائینتی کی جانب سے جا کر میت کے منھ کے سامنے کھڑا ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ میت کے لیے باعث تکلیف ہے یعنی میت کو گردن پھیر کر دیکھنا پڑے گا کہ کون آتا ہے اور یہ کہے: السلام علیکم أهل دارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِين انتم لنا سَلَفٌ وإنَّا إِنْشَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ نَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَة يَرْحَمُ اللهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَاخِرِينَ

اللّٰھُمَّ رَبَّ الْأَرْوَاحِ الْفَانِیَۃِ وَالْأَجْسَادِ البالیۃ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ اَدْخِلْ ھٰذِہِ الْقُبُوْرِ مِنكَ رُوحًا وَرَیْحَانًا وَمِنَّا تَحِیَّۃً وَسَلَامًا. پھر فاتحہ پڑھے اور بیٹھنا چاہے تو اتنے فاصلہ سے بیٹھے کہ اس کے پاس زندگی میں نزدیک یا دور جتنے فاصلہ پر بیٹھ سکتا تھا۔ (بہار)

مسئلہ : قبر کو بوسہ دینا بعض علما نے جائز کہا ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے۔ (اشعۃ اللمعات) اور قبر کا طواف تعظیمی منع ہے اور اگر برکت لینے کے لیے گرد مزار پھرا تو حرج نہیں، مگر عوام منع کیے جائیں بلکہ عوام کے سامنے کیا بھی نہ جائے کہ کچھ کا کچھ سمجھیں گے۔

تنبیہ: بعض عورتیں بلکہ ناواقف مسلمان کہتے ہیں کہ فلاں درخت پر شہید مرد ہیں اور فلانے طاق میں شہید رہتے ہیں اور اس درخت اور اس طاق کے پاس جا کر ہر جمعرات کو فاتحہ، شیرینی، چاول وغیرہ پر دلاتے ہیں، ہار لٹکاتے ہیں، لوبان سلگاتے ہیں، مرادیں مانگتے ہیں۔ یہ سب واہی تباہی باتیں، خرافات اور جاہلانہ حماقتیں ہیں۔ اس قسم کے افعال وحرکات سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہیے اور جاہلوں کی باتوں میں آکر خلاف شرع کوئی بات نہ کرنی چاہیے۔

مسائل تلقین قبر

مسئلہ : دفن کے بعد مردہ کو تلقین کرنا، اہل سنت کے نزدیک مشروع ہے۔ (جوہرہ) یہ جو اکثر کتابوں میں ہے کہ تلقین نہ کی جائے یہ معتزلہ کا مذہب ہے کہ انہوں نے ہماری کتابوں میں یہ اضافہ کر دیا۔ (ردالمحتار)

حدیث میں ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اُس کی مٹی دے چکو، تو تم میں ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلاں بن فلانہ وہ سُنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے یا فلاں بن فلانہ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے یا فلاں بن فلانہ (اور اگر عورت ہو تو یہ کہے یا فلاں بنت فلانہ)

کہے گا، ہمیں ارشاد کر اللہ (عزوجل) تجھ پر رحم فرمائے گا، مگر تمھیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی پھر کہے: اُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانَّكَ رَضِيْتَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا (اور اذکر کی جگہ اذکری اور خَرَجْتَ کی جگہ خرجتِ یعنی مؤنث کا صیغہ تا کسرہ کے ساتھ (نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے، چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے، اس پر کسی نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کی، اگر اُس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا: حوا کی طرف نسبت کرے۔" رواہ الطبرانی فی الکبیر والضیاء فی الاحکام" بعض اجلۃ ائمہ تابعین فرماتے ہیں: جب قبر پر مٹی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا کہ میت سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر یہ کہا جائے: یا فلان بن فلان قل لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ۔

تین بار پھر کہا جائے: قُلْ رَبِّيَ اللهُ وَدِيْنِيَ الْإِسْلَامُ وَنبی مُحَمَّدٌ صلی اللہ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسلم اعلیٰ حضرت قبلہ نے اس پر اتنا اور اضافہ کیا: وَاعْلَمْ أَنَّ هٰذَيْنِ الَّذِيْنِ أَتَيَاكَ أَوْ يَأْتِيَانِكَ إِنَّمَا هُمَا عَبْدَانِ لِلّٰهِ لَا يَضُرَّانِ وَلَا يَنْفَعَانِ إِلَّا بِإِذْنِ اللهِ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَاشْهَدْ أَنَّ رَبَّكَ اللهُ وَدِيْنَكَ الْإِسْلَامُ وَنَبِيَّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيِّنَا اللهُ وَإِيَّاكَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

مسئلہ: مردے کو دفن کرنے کے بعد اردو میں بھی تلقین کر سکتے ہیں۔ (تاج الشریعہ کی علمی مجالس)

مسئلہ: اگر میت کا نام نہیں معلوم ہے تو اس کو آدم علیہ السلام اور حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب منسوب کیا جائے گا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: شیر خوار میت یا نابالغ بچہ کو تلقین کی حاجت نہیں۔ (فتاوی امجدیہ)

مسائل اذانِ قبر

مسئلہ :اذان قبر مستحب ہے بعض علماء دین نے میت کو قبر میں اتارتے وقت اذان کہنے کو سنت فرمایا ہے۔

حدیث مبارکہ میں وارد ہے کہ جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور سوال نکیرین ہوتا ہے شیطان رجیم خلل انداز ہوتا ہے اور جواب میں بہکاتا ہے،(لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم) امام ترمذی محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہے کہ جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے میں تیرا رب ہوں اس لیے حکم آیا کہ میت کے لیے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس کی موید ہے جن میں وارد کہ حضور اقدس ﷺ میت کو دفن کرتے وقت دعا فرماتے الٰہی اسے شیطان سے بچا اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ اذان شیطان کو دفع کرتی ہے صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ جب موذن اذان کہتا ہے شیطان پیٹھ پھیر کر گوز مارتا ہوا بھاگتا ہے، صحیح مسلم کی حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واضح ہے کہ چھتیس میل تک کہ بھاگ جاتا ہے خود حدیث میں حکم آیا کہ جب شیطان کا کھٹکا ہو فوراً اذان کہو کہ وہ دفع ہو جائے گا اور جب ثابت ہو لیا کہ وہ وقت عیاذ باللہ مداخلت شیطان لعین کا ہے اور ارشاد ہوا کہ شیطان اذان سے بھاگتا ہے، اور اس میں حکم آیا کہ اس کے دفع کو اذان کہے تو یہ اذان خاص حدیثوں سے مستنبط بلکہ ارشاد شارع کے مطابق اور مسلمان بھائی کی عمدہ امداد و اعانت ہوئی جس کی خوبیوں سے قرآن و حدیث مالا مال ہیں بالاتفاق سنت و حدیث وثابت کہ میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ لاالہ الااللہ کہتے رہیں کہ اسے سن کر یاد ہو حدیث متواتر میں ہیں حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ

اپنے مردوں کو لاالہ الااللہ سکھاؤ اب جو نزع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اور اسے کلمہ اسلام سکھانے کی حاجت اللہ تعالیٰ کی توفیق خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے اور جو دفن ہو چکا حقیقتاً مردہ ہے اور اسے بھی کلمہ پاک سکھانے کی حاجت کی بعون اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے اور بیشک اذان میں یہی کلمہ لاالہ الااللہ تین جگہ موجود بلکہ اس کے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں، اور ان کے تین سوال ہیں،

(۱) من ربك، تیرا رب کون ہے

(۲) ما دینك، تیرا دین کیا ہے

(۳) ما کنت تقول فی هذا الرجل، اس مرد یعنی نبی کریم ﷺ کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتا تھا۔

اب آیئے دیکھیں کہ منکر نکیر کے مذکورہ تین سوالات کے جوابات اذان سے کس طرح معلوم ہوں گے اذان کی ابتدا میں اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر چار مرتبہ اذان کے درمیان اللہ اکبر اللہ اکبر دو مرتبہ اذان کے درمیان اشھد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ یہ تمام کلمات منکر نکیر کے پہلے سوال تیرا رب کون ہے کا جواب سکھائیں گے کہ ان کے سنتے ہی یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے اذان کے درمیان میں حی علی الصلاۃ اور حي علی الفلاح دو مرتبہ یہ کلمات منکر نکیر کے دوسرے سوال تیرا دین کیا ہے کا جواب تعلیم کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس کا نماز رکن اور ستون ہے الصلاۃ عماد الدین یعنی نماز دین کا ستون ہے یعنی میرا دین اسلام ہے جس میں نماز پڑھنی فرض ہے اذان کے درمیان میں اشھد ان محمدا لرسول اللہ دو مرتبہ ہے یہ کلمہ اسے منکر نکیر کے تیسرے سوال کا جواب سکھائیں گے کہ میں انہیں اللہ تعالیٰ کا رسول جانتا تھا معلوم ہوا دفن کے بعد قبر پر اذان دینا عین ارشاد نبی ﷺ کی تعمیل ہے۔ (فلسفۂ اذان قبر)

حدیث : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور

پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب آگ دیکھو اللہ اللہ کی بکثرت تکرار کرو اور یہاں قبر کے پاس یہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا غضب الٰہی کے بجھانے کو ہے۔

اذان ذکر الٰہی ہے اور ذکر الٰہی دافع عذاب حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ کوئی چیز ذکر الٰہی سے زیادہ عذاب خدا سے نجات بخشنے والی نہیں ہے۔

اذان ذکر مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور ذکر مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باعث نزول رحمت ہے اور یہاں پر نزولِ رحمت کی ضرورت ہے۔ (ایذان الاجر فی اذان القبر) تفصیل کے لیے مذکورہ رسالہ مطالعہ فرمائیں اس رسالہ میں آپ نے پندرہ دلائل قاہرہ سے اذان قبر کے جواز کا ثبوت پیش کیا ہے۔

مسائل سماعِ موتیٰ

مسئلہ: مردوں کا سننا حق ہے بلکہ بعد انتقال ادراک سماع مزید قوی ہوجاتا ہے،

مسئلہ: مرنے کے بعد بھی روح کا تعلق بدنِ انسان کے ساتھ باقی رہتا ہے، اگرچہ روح بدن سے جدا ہوگئی، مگر بدن پر جو گزرے گی روح ضرور اس سے آگاہ ومتاثر ہوگی، جس طرح حیات دنیا میں ہوتی ہے، بلکہ اُس سے زائد۔ دنیا میں ٹھنڈا پانی، سرد ہوا، نرم فرش، لذیذ کھانا، سب باتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں، مگر راحت ولذت روح کو پہنچتی ہے اور ان کے عکس بھی جسم ہی پر وارد ہوتے ہیں اور کلفت واذیت روح پاتی ہے، اور روح کے لیے خاص اپنی راحت والم کے الگ اسباب ہیں، جن سے سرور یا غم پیدا ہوتا ہے، (بہار)

مسئلہ: پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں عالم بالا سے مل جاتی ہے اور سب کچھ ایسا دیکھتی اور سنتی ہیں جیسے یہاں حاضر ہیں۔ (بہار)

کتاب وسنت سے عیاں ہے کہ بیشک میت جانتی ہے کہ کون اس کو کفن پہنا رہا ہے، کون اس پر نماز جنازہ پڑھ رہا ہے، کون اس کو اٹھا رہا ہے، کون اس کو دفن کر رہا ہے، اس میں قبر میں میت کے زندہ ہونے کی دلیل ہے کیونکہ زندگی کے بغیر احساس عرف عادت میں ممکن نہیں۔ ہر چند اس مطلب نفیس کے ثبوت میں وہ بیشمار احادیث وآثار سب حجت

کافیہ دلائل شافیہ جن میں

(۱) بعد انتقال عقل وہوش بدستور رہنا۔
(۲) روح کا پس از مرگ آسمانوں پر جانا۔
(۳) اپنے رب کے حضور سجدے میں گرنا۔
(۴) فرشتوں کو دیکھنا۔
(۵) ان کی باتیں سننا۔
(۶) ان سے باتیں کرنا ہے،
(۷) اپنے منازل جنت کا پیش نظر رہنا
(۸) نیک ہمسایوں سے نفع پانا
(۹) بد ہمسایوں سے ایذا اٹھانا
(۱۰) ملائکہ کا ان کے پاس تحفے لانا
(۱۱) ان کی مزاج پرسی کو آنا
(۱۲) ان کا منتظر صدقات رہنا
(۱۳) قبر کا ان سے زبان تصحیح باتیں کرنا
(۱۴) ان کے منتہائے نظر تک وسیع ہونا
(۱۴) زندوں کے اعمال انہیں سنائے جانا
(۱۵) نیکیوں پر خوش ہونا۔ برائیوں پر غم کرنا
(۱۶) پسماندوں کے لیے دعائیں مانگنا۔
(۱۷) ان کے ملنے کا مشتاق رہنا
(۱۸) روحوں کا باہم ملنا جلنا
(۱۹) ہر گونہ کلام کے دفتر کھلنا
(۲۱) اس منزلوں کی فصل سے آپس کی ملاقات کو جانا
(۲) اگلے اموات کا مردہ نو کے استقبال کو آنا

(۲۰) اس کا گزرے قریبوں کو دیکھ کر پہچاننا ان سے مل کر شاد ہونا

(۲۱) ان کا اس سے باقی عزیزوں ودوستوں کے حال پوچھنا

(۲۲) آپس میں خوبی کفن سے مفاخرت کرنا

(۲۳) برے کفن والے کا ہم چشموں میں شرمانا

(۲۴) اپنے اعمال حسنہ یا سیہ کو دیکھنا

(۲۵) ان کی صحبت سے انس وفرحت یا معاذ اللہ خوف ووحشت پانا

(۲۶) عالم دین کا علم شریعت

(۲۷) اہلسنت کا مذہب اہلسنت

(۶) اس مسلمان کے دل خوش کرنے والے کا اس سے سرور وفرحت

(۲۸) تالی قرآن کا قرآن عظیم کی پاکیزہ طلعت سے صحبت دلکشا رکھنا

(۲۹) دشمنانِ عثمان کا اپنی قبروں میں عیاذاً باللہ دجال پر ایمان لانا،

(۳۰) نیک بندوں کا خدمت اقدس سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم وعباد اللہ الصالحین میں حاضر ہونا

(۳۱) اپنی قبور میں نمازیں پڑھنا

(۳۲) حج کرنا لبیک کہنا

(۳۳) تلاوت قرآن میں مشغول رہنا

(۳۴) بلکہ ملائکہ کا انھیں تمام وکمال قرآن عظیم حفظ کرانا

(۳۵) اپنے رب جل جلالہ سے باتیں کرنا ،

(۴۰) رب تبارک وتعالیٰ کا ان سے کلام جانفزاں فرمانا

(۴۱) بیل اور مچھلی کا لڑتے ہوئے ان کے سامنے آنا تماشا دیکھ کر جی بہلانا

(۳۶) جنت کی نہروں میں غوطے لگانا

(۴۳) جوتلاوت قرآن میں مشغول مرے قرآن عظیم کا ہروقت ان کی دلجوئی فرمانا۔ ہر صبح وشام ان کے اہل وعیال کی خبریں انھیں پہنچانا

(۴۴) دودھ پیتے شہزادے کا انتقال ہوا، جنت کی دائیاں مقرر ہونا مدت رضاعت کا تمام فرمانا

(۴۵) نیکیوں کا شوق قیامت میں جلدی کرنا

(۷۳) بدوں کا نام قیامت سے گھبرانا

(۴۵) مقتولانِ راہ خدا کے دل میں دوبارہ قتل کی آرزو ہونا

(۴۶) مسلمانوں کا سبز یا سفید پرندوں کے روپ میں جہاں چاہنا اڑتے پھرنا

(۳۸) جنت کے پھل پانی کھانا پینا

(۳۹) سونے کی قندیلوں میں عرش کے نیچے بسیرالیناللھم ارزقنا

اوران کے سوا بہت سے امور وارد ہوئے جو ان کے علم وادراک وسمع وبصر وکلام وسیر وغیرہا صفات واحوال حیات پر برہان ساطع بلکہ تمام آیات واحادیث عذاب قبر ونعیم قبر اس مدعا پر حجت قاطع جسے ان تمام باتوں پر اطلاع تفصیلی منظور ہو ائمہ دین خصوصاً کتاب مستطاب شرح الصدور تصنیف لطیف علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف رجوع کرے۔

حدیث: امام اجل عبداللہ بن مبارک وابوبکر بن ابی شیبہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے موقوف اور امام اجل احمد بن حنبل اپنی سند اور طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک اور ابونعیم حلیہ میں بسند صحیح حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعا راوی دنیا کافر کی جنت اور مسلمان کے لیے زندان ہے۔ اور ایمان والے کی جب جان نکلتی ہے تو اس کی کہاوت ایسی ہے جیسے کوئی قید خانہ میں تھا اب اس سے نکال دیا گیا کہ زمین میں گشت کرتا اور بافراغت چلتا پھرتا ہے اور دنیا مسلمان کا قید خانہ اور کافر کی بہشت ہے جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دیجاتی ہے کہ جہاں چاہے سیر کرے۔

حدیث: سیدی محمد علی ترمذی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا سے مسلمان کا جانا ایسا ہے جیسے بچے کا ماں

کے پیٹ سے نکلنا اس دم گھٹنے اور اندھیری کی جگہ سے اس فضائے وسیع دنیا میں آنا۔

حدیث: صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور مرد اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں۔ اگر نیک ہوتا ہے کہتا ہے مجھے آگے بڑھاؤ۔ اور اگر بد ہوتا ہے کہتا ہے ہائے خرابی اس کی کہاں لیے جاتے ہو ہر شے اس کی آواز سنتی ہے۔ مگر آدمی کہ وہ سنے تو بیہوش ہوجائے۔

حدیث: ابوداؤد طیالسی نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مذکورہ روایت کی مانند روایت کیا

حدیث امام احمد وابن ابی الدنیا وطبرانی ومروزی وابن مندہ ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا بیشک مردہ پہچانتا ہے اسے جو اسے غسل دے اور جو اٹھائے جو کفن پہنائے اور جو قبر میں اُتارے۔

حدیث: ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب مردے کو جنازہ پر رکھ کر تین قدم لے چلتے ہیں۔ ایک کلام کرتا ہے جسے سب سنتے ہیں۔ جنھیں خدا چاہے سوا جن وانس کے۔ کہتا ہے اے بھائیو اے نعش اٹھانے والوں تمہیں دنیا فریب نہ دے جیسا مجھے دیا۔ اور تم سے نہ کھیلے جیسا مجھ سے کھیلی۔ اپنا ترکہ تو میں وارثوں کے لیے چھوڑ چلا۔ اور بدلہ دینے والا قیامت میں مجھ سے جھگڑے گا۔ اور حساب لے گا۔ تم میرے ساتھ چل رہے ہو اور اکیلا چھوڑ آؤ گے۔

حدیث: ابن مندہ راوی حبان بن ابی حبلہ نے فرمایا مجھے حدیث پہنچی کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا شہید کیلیے ایک جسم نہایت خوبصورت یعنی اجسام مثالیہ سے اُترتا ہے اور اس کی روح کو کہتے ہیں اسمیں داخل ہو۔ پس وہ اپنے پہلے بدن کو دیکھتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں اور کلام کرتا ہے اور اپنے ذہن میں سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی باتیں سن رہے ہیں۔ اور آپ جو انہیں دیکھتا ہے تو یہ گمان کرتا ہے کہ

لوگ بھی اسے دیکھ رہے ہیں۔ یہاں تک کہ حورعین سے اس کی بیویاں آکر اسے لے جاتی ہیں۔

حدیث: ابن ابی الدنیا وبیہقی سعید بن مسیب سے راوی سلمان فارسی وعبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما ملے۔ ایک صاحب نے دوسرے سے فرمایا۔ اگر آپ مجھ سے پہلے انتقال کریں تو مجھے خبر دیں کہ وہاں کیا پیش آیا۔ دوسرے صاحب نے پوچھا کہ کیا زندے اور مردے بھی آپس میں ملتے ہیں۔ فرمایا ہاں مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں اور انھیں اختیار ہوتا ہے جہاں پائی جائیں۔ مغیرہ بن عبدالرحمن کی روایت میں تصریح آئی کہ یہ ارشاد فرمانے والے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ سعید بن منصور اپنے سنن اور ابن جریر طبری کتاب الادب میں ان سے راوی سلمان فارسی نے عبداللہ بن سلام سے فرمایا اگر تم مجھ سے پہلے مرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا۔ اور اگر میں تم سے پہلے مروں گا تو میں تمھیں خبر دوں گا۔

حدیث: ابن ابی شیبہ استاذ بخاری ومسلم اپنے مصنف میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی مسلمان کی روح نہیں نکلتی جب تک بشارت نہ دیکھ لے پھر جب نکل چکتی ہے تو ایسی آواز میں جسے انس وجن کے سوا گھر کا ہر چھوٹا بڑا جانور سنتا ہے ندا کرتی ہے، مجھے لے چلو ارحم الراحمین کی طرف پھر جب جنازے پر رکھتے ہیں کہتی ہے۔ کتنی دیر لگا رہے ہو چلنے میں۔

حدیث: امام احمد کتاب الزہد میں ام درداء رضی الہ تعالیٰ عنہا سے راوی بیشک مردہ جب چارپائی پر رکھا جاتا ہے۔ پکارتا ہے اے گھر والو اے ہمسایوں اے جنازہ اٹھانے والو دیکھو دنیا تمہیں دھوکہ نہ دے دے جیسا مجھے دیا۔

حدیث: ابن ابی الدنیا امام مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی جب مردہ مرتا ہے ایک فرشتہ اس کی روح ہاتھ میں لیے رہتا ہے نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے وہ سب دیکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہنچا دیتا ہے۔

حدیث: عمرو بن دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی ہر مردہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اس کے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے۔لوگ اسے نہلاتے ہیں۔کفناتے ہیں اور وہ انھیں دیکھتا جاتا ہے۔

حدیث: ابونعیم انھیں سے راوی ہر مردے کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں کیسے لیکر چلتے ہیں اور وہ جنازے پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں بھلا یا برا کیا کہتے ہیں۔

حدیث: امام ابوعبداللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا یہ امام ابن ماجہ صاحب سنن کے استاذ ہیں۔امام اجل بکر بن عبداللہ مزنی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی کہ انھوں نے فرمایا مجھے حدیث پہنچی کہ جو شخص مرتا ہے اس کی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے لوگ اسے غسل وکفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ اس کے گھر والے کیا کرتے ہیں۔وہ ان سے بول نہیں سکتا کہ انھیں شور وفریاد سے منع کرے۔

حدیث: امام سفیان سے راوی بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا اور اس سے یہ بھی فرمایا کہ اس سے جنازے پر کہا جاتا ہے کہ سن لوگ تیرے تیرے بارے میں کیا کہتے ہیں۔

حدیث: امام عبدالرحمن بن ابی لیلی علی رحمہ اللہ تعالیٰ سے راوی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔کہ اسے جنازہ کے ساتھ لے کر چلتا اور اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں کیا کہا جاتا ہے۔

حدیث: ابن ابی نجیح سے راوی جو مردہ ہوتا ہے اس کی روح ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے کیونکر نہلایا جاتا ہے، کیوکر کفن پہنایا جاتا ہے۔کیونکر رب کی طرف لے کر چلتے ہیں۔

حدیث: ابوعبداللہ مزنی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے راوی مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

حدیث: اُم المؤمنین صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد جو مشکوٰۃ شریف میں بروایت امام احمد سے منقول اور اسے حاکم نے بھی صحیح مستدرک میں روایت کیا اور بشرط البخاری ومسلم صحیح کہا کہ فرماتی ہیں کہ میں اس مکان جنت آستان میں جہاں حضور سید عالم ﷺ کا مزار پاک ہے۔یوہیں بے لحاظ ستر وحجاب چلی جاتی اور جی میں کہتی وہاں کون ہے یہی میرے شوہر یا میرے باپ ﷺ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب سے عمر دفن ہوئے خدا کی قسم میں بغیر سراپا بدن چھپائے نہ گئی عمر سے شرم کے باعث رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین فرمایئے اگر ارباب مزارات کو کچھ نظر نہیں آتا۔تو اس شرم کے کیا معنی تھے اور دفن فاروق سے پہلے اس لفظ کا کیا منشاء تھا کہ مکان میں میرے شوہر ﷺ کے سوا میرے باپ ہی تو ہیں غیر کون ہے۔

حدیث: ابن ابی شیبہ وحاکم حضرت عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی یعنی میں ایک سا جانتا ہوں کہ قبرستان میں قضائے حاجت کو بیٹھوں یا بیچ بازار میں کہ لوگ دیکھتے جائیں۔

حدیث: شفاء السقام امام سبکی واربعین طائیہ پھر شرح الصدور میں ہے۔سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی۔قبر میں مردے کا زیادہ جی بہلنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب اُس کا کوئی پیارا زیارت کو آتا ہے۔

حدیث: ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں اور امام عبدالحق کتاب العاقبہ میں اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی حضور پرنور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی زیارت قبر کو جاتا اور وہاں بیٹھتا ہے میت کا دل اس سے بہلتا ہے اور جب تک وہاں سے اٹھے، مردہ اس کا جواب دیتا ہے۔

حدیث: صحیح مسلم شریف میں ہے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ وہ بھی صحابی ہیں نزع میں فرمایا جب مجھے دفن کر چکو مجھ پر تھم تھم کر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر

ٹھہرے رہنا کہ ایک اونٹ ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت تقسیم ہو۔ یہاں تک کہ تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

حدیث: امام احمد بسند حسن عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا فرمایا اس قبر والے کو ایذا نہ دے یا تکلیف نہ پہنچا۔

حدیث: امام مالک واحمد ابوداود وابن ماجہ وعبدالرزاق وسعید بن منصور وابن حبان ودارقطنی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مردے کی ہڈی توڑنی اور اسے ایذا دینی ایسی ہے جیسی زندہ کی ہڈی توڑنی بعض روایات دارقطنی میں ہے یعنی درد پہنچنے میں زندہ ومردہ برابر ہیں۔

حدیث: دیلمی ابن مندہ ام المونین ام سلمہ رضی الہ تعالیٰ عنہا سے راوی سید عالم صلی الہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کفن اچھا دو اور اپنی میت کو چلا کر رونے یا اس کی وصیت میں دیر لگانے یا قطع رحم کرنے سے ایذا نہ پہنچانا اور اس کا قرض جلد ادا کرو۔ اور برے ہمسایہ سے الگ رکھو، یعنی قبور کفار واہل بدعت وفسق کے پاس دفن نہ کرو۔

حدیث: امام احمد ابوربیع سے راوی میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک جنازہ میں تھا کسی کے چلانے کی آواز سنی۔ آدمی بھیج کر اسے خاموش کرا دیا۔ میں نے عرض کی اے ابوعبدالرحمن آپ نے اسے کیوں چھپایا۔ فرمایا اس سے مردے کو ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ قبر میں جائے۔

حدیث: امام سعید بن منصور نے سنن میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی یعنی انھوں نے ایک جنازے میں کچھ عورتیں دیکھیں اور ارشاد فرمایا پلٹ جاؤ۔ گناہ سے بوجھل ثواب سے اوجھل تم زندوں کو فتنے میں ڈالتی، اور مردوں کو اذیت دیتی ہو۔

حدیث: ابن ابی شیبہ اپنے مصنف میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی مسلمان کو بعد موت ایذا دینی ایسی ہے جیسے زندگی میں اسے تکلیف پہنچائی۔

حدیث: سعید بن منصور اپنے سنن میں راوی کسی نے اس جناب سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا۔ فرمایا مجھے جس طرح مسلمان زندہ کی ایذا نہ پسند ہے، یوں ہی مردہ کی۔

حدیث: طبرانی عبدالرحمن بن علی بن لجلاج سے ان کے والد علی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان سے فرمایا اے میرے بیٹے جب مجھے لحد میں رکھے **بسم اللہ وعلی ملة رسول اللہ** کہنا۔ پھر مجھ پر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا پھر میرے سرہانے سورہ بقرہ کا شروع یعنی **مفلحون** تک اور خاتمہ یعنی **امن الرسول** سے پڑھنا کہ میں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔

حدیث: امام ابوعمر بن عبدالبر کتاب الاستذکار والتمہید میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا اور سلام کرتا ہے اگر وہ اسے دنیا میں پہچانتا تھا اب بھی پہچانتا اور جواب سلام دیتا ہے۔

حدیث: ابن ابی الدنیا وبیہقی وصالونی وابن عساکر خطیب بغدادی وغیرہم محدثین ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید عالم ﷺ نے فرمایا۔ جب آدمی ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے دنیا میں شناسائی تھی اور اسے سلام کرتا ہے۔ میت جواب سلام دیتی اور اسے پہچانتی ہے اور جب ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے جان پہچان نہ تھی اور سلام کرتا ہے میت اسے جواب سلام دیتی ہے۔

حدیث: امام عقیلی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی یعنی ابوزرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میرا راستہ مقابر پر ہے، کوئی کلام ایسا ہے کہ جب ان پر گزروں کہا کروں فرمایا۔ یوں کہ **السلام علیکم یا اھل القبور من المسلمین والمومنین انتم لنا سلف ونحن لکم طبع و انا انشاءاللہ بکم لاحقون۔** ابوزرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا مردے سنتے ہیں۔ فریا سنتے ہیں مگر جواب نہیں دے سکتے۔ یعنی حدیث کی یہ مراد ہے کہ مردے

ایسا جواب نہیں دیتے جو زندے سن لیں ورنہ وہ ایسا جواب تو دیتے ہیں جو ہمارے سننے میں نہیں آتا۔

حدیث: طبرانی معجم اوسط میں عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مصعب بن عمیر اور ان کے ساتھیوں کے قبور پر ٹھہرے اور فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت تک جو ان پر سلام کرے گا جواب دیں گے۔

حدیث: حاکم مستدرک میں بافادہ تصحیح وبیہقی ودلائل النبوۃ میں بطریق عطاف بن خالد مخزومی عبدالاعلی بن عبداللہ سے وہ اپنے والد ماجد عبداللہ بن ابی فروہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ عالی علیہ وسلم زیارت شہدائے احد کو تشریف لے گئے اور عرض کی الٰہی تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور قیامت تک جو ان کی زیارت کو آئے گا اور ان پر سلام کرے گا یہ جواب دینگے۔

تتمہ حدیث: عطاف کہتے ہیں میری خالہ مجھ سے بیان کرتی تھیں میں ایک بار زیارتِ قبور شہدا کو گئی۔ میرے ساتھ دولڑکوں کے سوا کوئی نہ تھا جو میری سواری کا جانور تھامے تھے۔ میں نے مزارات پر سلام کیا جواب سنا اور آواز آئی خدا کی قسم تم لوگوں کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو میرے بدن پر بال کھڑے ہوگئے سوار ہوئی اور واپس آئی۔ امام بیہقی نے ہاشم بن محمد عمری سے روایت کی۔ مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے جمعہ کا روز تھا صبح ہو چکی تھی آفتاب نہ نکلا تھا۔ میں اپنے باپ کے پیچھے تھا۔ جب مقابر کے پاس پہنچے انہوں نے بہ آواز کہا: سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار جواب آیا وعلیك السلام یا ابا عبد اللہ باپ نے میری طرف پھر کر دیکھا اور کہا کہ اے میرے بیٹے تونے جواب دیا میں نے کہا نہ انھوں نے میرا ہاتھ پکڑ اکر اپنی داہنی طرف کرلیا۔ اور کلام مذکور کا اعادہ کیا دوبارہ وہی جواب ملا سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ملا۔ میرے باپ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر میں گر پڑے۔ روایت سوم- ابن ابی الدنیا

اور بیہقی دلائل میں اورنہیں عطاف مخزومی کی خالہ سے راوی۔ ایک دن میں نے قبر سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی۔ اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام ونشان نہ تھا۔ بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اس کے ساتھ یہ فرمایا جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اسے ایسا پہچانتا ہو جیسا یہ پہچانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا ہے اور جس طرح رات اور دن کو پہچانتا ہوں۔

حدیث: ابن ابی الدنیا اور بیہقی شعب الایمان میں حضرت محمد بن واسع سے راوی مجھے حدیث پہونچی ہے کہ مردے اپنے زائروں کو جانتے ہیں جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے پہلے اور ایک دن اس کے بعد تنبیہ۔ اس حدیث کے یہ معنی کہ بوجہ برکت جمعہ ان تین دن میں ان کے علم وادراک کو زیادہ وسعت ہوتا ہے جو معرفت و شناسائی انہیں ان روزوں میں ہوتی ہے۔ اور دونوں سے بیش وافزوں ہے نہ یہ کہ صرف یہی تین دن علم وادراک کے ہوں۔ ابھی سن چکے کہ نبی ﷺ کی احادیث کثیرہ مطلق ہیں جن میں بلا تخصیص ایام ان کا علم وادراک ثابت فرمایا۔

حدیث: بخاری ومسلم وابوداود وترمذی ونسائی اپنے صحاح اور امام احمد مسند میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے پلٹتے ہیں بیشک وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

حدیث: احمد وابوداود بسند جید براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک مردہ جوتیوں کی آہٹ سنتا ہے جب لوگ اسے پیٹھ دے کر پھرتے ہیں۔

حدیث: بیہقی وطبرانی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بیشک جب مردہ دفن ہوتا ہے اور لوگ واپس آتے ہیں۔ وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

حدیث: ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف اور ابن حبان صحیح مسمی بالتقاسیم والانواع

میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے کفش پائے مردم کی آواز سنتا ہے جب اوسکے پاس سے پلٹتے ہیں۔

حدیث: جو یبر نے اپنی تفسیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک حدیث طویل روایت کی جسمیں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک وہ یقینا تمھارے جوتوں کی ہلچل اور ہاتھ جھاڑنے کی آواز سنتا ہے جب تم اس کی طرف سے پیٹھ پھیر کر چلتے ہو۔

حدیث: طبرانی وابن مرودیہ ایک حدیث طویل میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حسن راوی ہم ایک جنازہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ رکاب حاضر تھے۔ جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ پلٹے حضور نے ارشاد فرمایا اب وہ تمھاری جوتیوں کی آواز سن رہا ہے۔

حدیث: صحیح بخاری وغیرہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہ بدر پر تشریف لے گئے جس میں کفار کی لاشیں پڑی تھیں، پھر فرمایا تم نے پایا جو تمھارے رب نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا۔ یعنی عذاب کسی نے عرض کی حضور مردوں کو پکارتے ہیں۔ ارشاد فرمایا تم کچھ ان سے زیادہ سننے والے نہیں۔ پر وہ جواب نہیں دیتے۔ یعنی تم لوگ ان کے جواب کو سن نہیں سکتے۔

حدیث: صحیح مسلم میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کفار بدر کی قتل گاہیں دکھاتے تھے کہ یہاں فلاں کافر قتل ہوگا اور یہاں فلاں جہاں جہاں حضور نے بتایا تھا وہیں وہیں ان کی لاشیں گری۔ پھر بحکم حضور وہ لاشیں ایک کوئیں میں بھر دیے گئے۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے۔ اور نام بنام ان کفار کو ان کا اور ان کے باپ کا نام لے کر پکارا اور فرمایا تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ خدا اور رسول نے تمھیں دیا تھا کہ میں نے تو پالیا جو حق وعدہ اللہ تعالے نے مجھے دیا تھا۔ امیر المومنین عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! حضور اُن جسموں سے کیوں کر کلام کرتے ہیں جن میں روحیں نہیں؟ فرمایا جو میں کہہ رہا ہوں اس سے کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

حدیث: صحیح مسلم وغیرہ میں انس بن مالک رضی الہ تعالیٰ عنہ سے مروی اور اس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین دن بعد اس کنویں پر تشریف لے گئے۔ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب میں فرمایا قسم اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں جو فرما رہا ہوں اس کے سننے میں تم اور وہ برابر ہو۔

حدیث: طبرانی نے بسند صحیح عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جیسا تم سنتے ہو۔ ویسا ہی وہ بھی سنتے ہیں۔

حدیث: اسی طرح امام سلیمان بن احمد نے مذکورہ حدیث عبداللہ بن سیلان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

حدیث: ابوالشیخ عبید بن مرزوق سے راوی۔ یعنی ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہوگیا۔ نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی تھی حضور ان کی قبر پر گزرے۔ دریافت فرمایا یہ قبر کیسی ہے۔ لوگوں نے عرض کی ام محجن کی، فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ عرض کی ہاں حضور نے صف باندھ کر نماز پڑھائی۔ پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا تو نے کون سا عمل افضل پایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ سنتی ہے۔ فرمایا کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے۔ پھر فرمایا اس نے جواب دیا کہ مسجد میں جھاڑو دینی۔

حدیث: طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو۔ تم میں کوئی اس کے سرہانے کھڑا ہو اور فلان بن فلانہ کہہ کر پکارے کہ بیشک وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا۔ دوبارہ پھر یوہیں ندا کرے وہ سیدھا ہو بیٹھے گا۔ سہ بارہ پھر اسی طرح آواز دے اب وہ جواب دے گا کہ ہمیں ارشاد کر اللہ تجھ پر رحم کرے مگر تمہیں اس کے جواب کی خبر نہیں ہوتی۔ اس وقت کہے

یاد کروہ بات جس پر تو دنیا سے نکلا تھا۔ گواہی اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ تو نے پسند کیا اللہ تعالیٰ کو پروردگار اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نبی اور قرآن کو پیشوا منکر ونکیر ہر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو! ہم کیا بیٹھے اس کے پاس، جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے۔

حدیث: امام بن سعید منصور شاگرد امام مالک واستاذ امام احمد اپنی سنن میں راشد بن سعد وضمرہ بن حبیب وحکیم بن عمیر سے راوی۔ ان سب نے فرمایا جب میت پر مٹی دے کر قبر درست کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا تھا کہ مردے سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہوکر کہا جائے اے فلاں کہہ لا الہ الا اللہ تین بار اے فلاں کہہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام۔ اور میرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

حدیث: ابن ماجہ بسند حسن صحیح عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی سے فرمایا جہاں کسی مشرک کی قبر پر گزرے اُسے آگ کا مژدہ دینا۔ وہ صحابی فرماتے ہیں کہ کسی کافر کی قبر پر میرا گزر نہ ہوا مگر یہ کہ اسے آگ کا مژدہ دیا۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ مژدہ دینا بے سماع وفہم محال اور صحابی مخاطب نے ارشاد اقدس کو معنی حقیقی پر محمول کیا۔ لہٰذا عمر بھر اس پر عمل فرمایا۔

حدیث: ابن ابی الدنیا کتاب القبور میں امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ ایک بار امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بقیع پر گزرے اہل قبور پر سلام کرکے فرمایا ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ تمھاری عورتوں نے نکاح کر لیے اور تمھارے گھروں میں اور لوگ ہے تمھارے مال تقسیم ہوگئے۔ اس پر کسی نے جواب دیا اے عمر بن خطاب، ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو اعمال کیے تھے یہاں پائے اور راہ خدا میں دیا تھا اس کا نفع اٹھایا اور جو پیچھے چھوڑا وہ ٹوٹے میں گیا۔

حدیث: امام احمد تاریخ نیشاپور اور بیہقی اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں سعید بن

مسیب سے راوی کہ ہم مولیٰ علی کرم اللہ تعالے وجہہ الکریم کے ہمرکاب مقابر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے حضرت مولی نے اہل قبر پر سلام کرکے فرمایا تم ہمیں اپنی خبریں بتاؤ گے یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہیں خبریں دیں۔ سعید بن مسیب فرماتے ہیں۔ میں نے آواز سنی کسی نے حضرت مولی کو جواب سلام دے کر عرض کی یا امیر المومنین آپ بتایئے، ہمارے بعد کیا گزری امیر المومنین کرم اللہ تعالے وجہہ نے فرمایا تمھاری عورتوں نے تو نکاح کر لیے۔ اور تمھارے مال سو وہ بٹ گئے۔ اور اولاد یتیم وکے گروہ میں اٹھی اور وہ تعمیر جس کا تم نے استحکام کیا تھا۔ اس میں تمھارے دشمن بسے۔ ہمارے پاس کی خبرین تو یہ ہیں اب تمھارے پاس کیا خبر ہے۔ ایک مردے نے عرض کی کہ کفن پھٹ گئے۔ بال جھڑ پڑے۔ کھالوں کے پرزے پرزے ہوگئے۔ آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر گالوں تک آئے۔ نتھنوں سے پیپ اور گندہ پانی جاری ہے۔ اور جو آگے بھیجا تھا اس کا نفع ملا۔ اور جو پیچھے چھوڑا اس کا خسارہ ہوا۔ اور اپنے اعمال میں محبوس ہیں۔

حدیث: ابن عساکر نے ایک حدیث طویل روایت کی جس کا حاصل یہ ہے کہ عہد فاروقی میں ایک جوان عابد تھا۔ امیر المومنین اس سے بہت خوش تھے۔ دن بھر مسجد میں رہتا۔ بعد عشا باپ کے پاس جاتا۔ راہ میں ایک عورت کا مکان تھا۔ اس پر عاشق ہوگئی۔ ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی۔ جوان نظر نہ فرماتا۔ ایک شب قدم نے لغزش کی ساتھ ہولیا۔ دروازے تک گیا۔ جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا اور بے ساختہ یہ آیت مبارکہ زبان سے نکلی ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون۔ ڈروالوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہنچتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اس وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ (پارہ ۹ سورہ اعراف، آیت نمبر ۲۰۱) آیت پڑھتے ہی غش کھا کر گرا۔ عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازے پر ڈال دیا۔ باپ منتظر تھا۔ آنے میں دیر ہوئی۔ دیکھنے نکلا۔ دروازے پر بیہوش پڑا پایا۔ گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوایا۔ رات گئے ہوش

آیا۔ باپ نے حال پوچھا۔ کہا خیر ہے۔ کہا بتادے ناچار قصہ کہا۔ باپ بولا جان پدر وہ آیت کونسی ہے ۔ جوان نے پھر پڑھی پڑھتے ہی غش آیا۔ جنبش دی، مردہ پایا۔ رات ہی کونہلا کر دفن کر دیا۔ صبح کو امیر المومنین نے خبر پائی۔ باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی۔ عرض کی: یا امیر المومنین! رات تھی۔ پھر امیر المومنین ہمراہیوں کو لے کر قبر پر تشریف لے گئے۔ یوہیں کہ امیر المومنین نے جوان کا نام لے کر فرمایا۔ اے فلان جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے کا ڈر کرے اس کے لیے دو باغ ہیں۔ جوان نے قبر میں سے آواز دیا اے عمر مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمیٰ جنت میں دوبار عطا فرمائی۔

مسائل سوگ وبین

مسئلہ: سوگ کے لیے سیاہ کپڑے پہننا مردوں کو ناجائز ہے۔ (عالمگیری)
یوہیں سیاہ بلے لگانا کہ اس میں نصاریٰ کی مشابہت بھی ہے۔

مسئلہ: میت کے گھر والوں کو تین دن تک اس لیے بیٹھنا کہ لوگ آئیں اور تعزیت کر جائیں جائز ہے مگر ترک بہتر اور یہ اس وقت ہے کہ فروش اور دیگر آرائش نہ کرنا ہو ورنہ ناجائز۔ (عالمگیری)

مسئلہ: نوحہ یعنی میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رونا جس کو بین کہتے ہیں بالاجماع حرام ہے۔ یوہیں واویلا وامصیبتا کہہ کے چلانا۔ (جوہرہ)

مسئلہ: گریبان پھاڑنا مونھ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اور حرام۔ (عالمگیری)

مسئلہ: تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں، مگر عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

مسئلہ: آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں، بلکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر بکا

فرمایا۔ (جوہرہ) اس مقام پر بعض احادیث جو نوحہ وغیرہ کے بارہ میں وارد ہیں ذکر کی جاتی ہیں کہ مسلمان بغور دیکھیں اور اپنے یہاں کی عورتوں کو سنائیں، کہ یہ بلا ہندوستان کی اکثر عورتوں میں ہندوؤں کی تقلید سے پائی جاتی ہے۔

حدیث ۱: بخاری ومسلم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو مونھ پر طمانچہ مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کا پکارنا پکارے (نوحہ کرے) وہ ہم سے نہیں۔

حدیث ۲ صحیحین میں ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی واللفظ لمسلم، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ''جو سر منڈاتے اور نوحہ کرے اور کپڑے پھاڑے، میں اس سے بری ہوں۔''

حدیث صحیح مسلم شریف میں ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ''میری اُمت میں چار کام جاہلیت کے ہیں، لوگ انھیں نہ چھوڑیں گے (1) حسب پر فخر کرنا اور (۲) نسب میں طعن کرنا اور (۳) ستاروں سے مینھ چاہنا فلاں پچھتر کے سبب پانی برسے گا) اور (۴) نوحہ کرنا'' اور فرمایا: ''نوحہ کرنے والی نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت کے دن اس طرح کھڑی کی جائے گی کہ اس پر ایک کرتا قطران کا ہوگا اور ایک خارشت کا۔''

حدیث: صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ سلم ''آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب اللہ تعالیٰ عذاب نہیں فرماتا اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا لیکن اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میت پر عذاب ہوتا ہے'' یعنی جبکہ اس نے وصیت کی ہو یا وہاں رونے کا رواج ہو اور منع نہ کیا ہو، واللہ تعالیٰ اعلم یا یہ مراد ہے کہ ان کے رونے سے اسے تکلیف ہوتی ہے کہ دوسری حدیث میں آیا ''اے اللہ (عزوجل) کے بندو! اپنے مردے کو تکلیف نہ دو، جب تم رونے لگتے ہو وہ بھی روتا ہے۔''

حدیث: بخاری ومسلم مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی الہ علی علیہ وسلم فرماتے ہیں: جس پر نوحہ کیا گیا، قیامت کے دن اس نوحہ کے سبب اس پر عذاب ہوگا۔ یعنی انھیں صورتوں میں۔

حدیث: صحیح مسلم میں ہے ام سلمہ رضی اللہ تعال عنہا کہتی ہیں: جب ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا، میں نے کہا مسافرت اور پردیس میں انتقال ہوا، ان پر اس طرح رووٗں گی جس کا چرچا ہو، میں نے رونے کا تہیہ کیا تھا اور ایک عورت بھی اس ارادہ سے آئی کہ میری مدد کرے، رسول اللہ صلی الہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا: جس گھر سے اللہ تعالیٰ نے شیطان کو دومرتبہ نکالا، تو اس میں شیطان کو داخل کرنا چاہتی ہے فرماتی ہیں: میں رونے سے باز آئی اور نہیں روئی۔

حدیث: ترمذی ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی الہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو مرتا ہے اور رونے والا اس کی خوبیاں بیان کر کے روتا ہے، اللہ تعالیٰ اس میت پر دوفرشتے مقرر فرماتا ہے جو اسے کونچتے ہیں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا تھا؟

حدیث:: ابن ماجہ ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! اگر تو اول صدمہ کے وقت صبر کرے اور ثواب کا طالب ہو تو تیرے لیے جنت کے سوا کسی ثواب پر میں راضی نہیں۔''

حدیث: احمد وبیہقی امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم، جس مسلمان مرد یا عورت پر کوئی مصیبت پہنچی اسے یاد کر کے انا للہ و انا الیہ راجعون کہے، اگرچہ مصیبت کا زمانہ دراز ہوگیا ہو، تو اللہ تعالیٰ اس پر نیا ثواب عطا فرماتا ہے اور ویسا ہی ثواب دیتا ہے جیسا اس دن کہ مصیبت پہنچی تھی۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے مصطفی کریم

ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس مسلمان پر کوئی مصیبت آئے اور وہ اللہ کے حکم کے مطابق انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھے اور یہ دعا کرے اللھم اجرنی فی مصیبتی و اخلف لی خیرا منھا ۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوت ہوگئے تو میں نے سوچا کہ مسلمانوں میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر کون ہوگا وہ تو پہلے گھر والے ہیں جنہوں نے حضور پرنور ﷺ کی طرف ہجرت کی بہر حال میں نے یہ دعا کرلی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے مجھے رسول اللہ ﷺ عطا فرمائے (جو ابوسلمہ سے بہت بہتر رہے)۔ (صحیح مسلم)

حدیث: ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کا چراغ بجھ گیا تو آپ نے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا، عرض کی گئی کیا یہ بھی مصیبت ہے ارشاد فرمایا جی ہاں ہر وہ چیز جو مومن کو اذیت دے وہ اس کے لیے مصیبت ہے اور اس کے لیے اس پر اجر ہے۔
(درمنثور)

اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ مصیبت کے وقت انا للہ و انا الیہ رجعون پڑھنا رحمت الٰہی کا سبب ہوتا ہے۔ (کنزالعمال)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کو ایک ایسی چیز دی گئی ہے جو پہلی امتوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی ہے وہ چیز مصیبت کے وقت انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنا ہے۔ (معجم طبرانی)

مسائل عدت بیوہ

امام مالک و امام شافعی و بیہقی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ وفات کے بعد بچہ پیدا ہو گیا اگر چہ ابھی مردہ چار پائی پر ہو تو عدت پوری ہو گئی۔ (موطا امام مالک)

مسئلہ: عدت گزارنا واجب ہے جیسا کہ کتب فقہیہ سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

مسئلہ: موت کی عدت چار مہینہ دس دن ہے یعنی دسویں رات بھی گزار لے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: موت پہلی تاریخ کو ہو تو چاند سے مہینے لیے جائیں ورنہ ایک سو تیس دن پورے کیے جائیں۔ (درمختار)

مسئلہ: شوہر نے مرنے سے پہلے کہہ دیا تھا کہ سوگ نہ کرنا جب بھی سوگ کرنا واجب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے، عدت وفات ہو یا عدت طلاق۔ (عالمگیری)

مسئلہ: وضع حمل سے عدت پوری ہونے کے لیے کوئی خاص مدت مقرر نہیں موت کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہو، عدت ختم ہو جائے گی اگر چہ ایک منٹ بعد حمل ساقط ہو گیا اور اعضا بن چکے ہیں عدت پوری ہو گئی ورنہ نہیں اور اگر دو یا تین بچے ایک حمل سے ہوئے تو پچھلے کے پیدا ہونے سے عدت پوری ہو گی۔ (بہار)

مسئلہ: غیر مدخولہ یعنی جس کا نکاح ہوا اور ابھی رخصتی نہیں ہوئی اس پر بھی عدت وفات واجب ہے اور اس کی عدت چار مہینے دس دن ہے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں عدت طلاق تعرف برات رحم کے لیے ہے قبل خلوت برات خود معلوم پھر عدت کیوں ہو اور عدت

وفات میں صرف یہی مقصود نہیں بلکہ موت شوہر کا بھی سوگ اور اس میں خلوت ہونے نہ ہونے کو کچھ دخل نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: عورت کے پاس اتنا ہے کہ چار ماہ دس دن تک گھر بیٹھ کر کھائے تو اسے کسب کے لیے باہر نکلنا جائز نہیں ورنہ جتنے دنوں کھانے کا سامان پاس رکھتی ہوں اتنے دنوں اسے گھر بیٹھ کر کھانا لازم اور پھر نکلنا جائز رات اپنے گھر گزارے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: عدت موت کا نفقہ کسی پر نہیں ہوتا خود عورت اپنے پاس سے کھائے نہ ہو تو دن کو محنت و مزدوری کے لیے باہر جا سکتی ہے چار مہینہ دس دن رات کا اکثر حصہ گھر پر گزارنا فرض ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: وفات کی عدت میں اگر مکان بدلنا پڑے تو اس مکان سے جہاں تک قریب کا میسر آسکے اسے لے لے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: سفر میں شوہر کا انتقال ہوا اب وہ جگہ شہر ہے یا نہیں اور وہاں سے جہاں جانا ہے مدت سفر ہے یا نہیں بہر صورت مکان مدت سفر ہے یا نہیں اگر کسی طرف مسافت سفر نہ ہو تو عورت کو اختیار ہے وہاں جائے یا گھر واپس آئے اس کے ساتھ محرم ہو یا نہ ہو مگر بہتر یہ ہے کہ گھر واپس آئے اور اگر ایک طرف مسافت سفر ہے دوسری طرف نہیں تو جدھر مسافت سفر نہ ہو اس کو اختیار کرے اور اگر دونوں طرف مسافت سفر ہے اور وہاں آبادی نہ ہو تو اختیار ہے جائے یا واپس آئے ساتھ میں محرم ہو یا نہ ہو بہتر گھر واپس آنا ہے اور اگر اس وقت شہر میں ہے تو وہیں عدت پوری کرے محرم یا بغیر محرم نہ ادھر آسکتی ہے نہ ادھر جا سکتی ہے اور اس وقت جنگل میں ہے مگر راستہ میں گاؤں یا شہر ملے گا اور وہاں ٹھہر سکتی ہے کہ مال یا آبرو کا اندیشہ نہیں اور ضرورت کی چیزیں وہاں ملتی ہوں تو وہیں عدت پوری کرے پھر محرم کے ساتھ وہاں سے سفر کرے۔ (بہار)

مسئلہ: عورت اپنے مائکے گئی تھی یا کسی کام کے لیے کہیں اور گئی تھی اس وقت

شوہر انتقال کر گیا تو فورا بلا توقف وہاں سے واپس آئے۔(عالمگیری)

مسئلہ: جب تک عدت نہ گزار لے نکاح تو نکاح،نکاح کا پیغام دینا بھی حرام ہے،اور اگر پیغام نہیں مثلا اس کے گھر والے دریافت کرے کہ نکاح ثانی کا ارادہ ہے یا کیا تو حرج نہیں۔(فتاوی رضویہ) اور اسی میں ایک جگہ ہے عدت کے اندر پڑھایا گیا نکاح باطل وحرام ہے۔

مسئلہ: عدت سے قبل جن جن سے پردہ کرنا شرعا فرض تھا تو دوران عدت بھی انہیں سے پردہ کرنا ہوگا،اور طلاق عدت میں شوہر سے بھی پردہ کرے گی۔(بہار)

مسئلہ: شوہر عورت کو ساتھ لیکر سفر میں گیا اور سفر میں ہی شوہر کا انتقال ہو گیا جہاں انتقال ہوا اور گھر میں تقریبا بانوے کلومیٹر کی دوری ہو اور وہ جگہ آبادی ہو تو عورت کے ساتھ کوئی محرم ہو یا نہ ہو عورت وہیں عدت پوری کریں۔(بحر الرائق)

مسئلہ: دو مکان ہیں ایک ممبئ میں اور ایک لکھنو میں اور بیوی شوہر کے ساتھ ممبئ میں ہے تو اسے وہیں پر عدت گزارنا لازم ہے،کہ بانوے کلومیٹر ہونے کی صورت میں سفر کرنے کی اجازت نہیں۔

مسئلہ: عدت میں عورت کو یہ چیزیں منع ہیں ہر قسم کا گہنا یہاں تک کہ انگوٹھی چھلہ بھی مہندی،عطر،سرمہ،ریشمی کپڑا،ہار پھول،بدن یا کپڑے میں کسی قسم کی خوشبو سر میں کنگھی کرنا اور اگر مجبوری ہو تو موٹے دندانوں کی کنگھی کرے جس سے فقط بال سلجھا لے پٹی نہ جھکالے،پھلیل میٹھا تیل،کسم،کیسر کے رنگے کپڑے یو ہیں ہر رنگ جس سے زینت ہوتی ہو اگر چہ پڑیا گیرو کا،چوڑیاں اگر چہ کانچ کی،غرض ہر قسم کا سنگھار ختم عدت تک منع ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: چار پائی پر سونا،بچھونا سونے یا بیٹھنے میں بچھانا منع نہیں۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: غسل کرنا صاف ستھرا اور سادہ لباس پہننا درد سر کی وجہ سے سر میں تیل کا استعمال کرنا شرعا منع نہیں،تیل کا استعمال کوشش کرے رات میں کرے اور یہ زینت کی نیت سے نہ کرے یا سرمہ لگانے کی ضرورت ہے کہ آنکھوں میں درد ہے تو

اس کی بھی ممانعت نہیں۔(بہار)

مسئلہ: بیوہ عورت کو عدت میں بلا حاجت شدیدہ گھر سے نکلنا جائز نہیں۔

مسئلہ: جس مرض کا علاج گھر میں نہیں ہو سکتا اس کے لیے باہر جا سکتی ہے لیکن رات کا اکثر حصہ شوہر کے مکان میں ہی گزارے،اور اگر اسی مکان میں علاج ممکن ہو تو اب باہر نکلنے کی شرعا اجازت نہیں۔

مسئلہ: نکاح وغیرہ کے موقع پر عزیز ورشتہ داروں کے یہاں جانے کی اجازت نہیں ہاں اگر لڑکا وغیرہ گھر کا کوئی دوسرا فرد شرکت کرنے والا نہ ہو تو یہ خاص عزیزوں کے یہاں دن میں اور رات کے کچھ حصہ میں شرکت کے لیے جا سکتی ہے اسے رات کا اکثر حصہ اپنے مکان پر گزارنا واجب ہے۔

مسئلہ: بیوہ عورت کو دوران عدت عیادت کی بھی اجازت نہیں مگر یہ کہ گھر میں عیادت کے لیے کوئی دوسرا فرد جانے والا نہ ہو تو دن میں اور رات کے کچھ حصہ میں جانے کی اجازت ہے اور رت کا اکثر حصہ اپنے مکان پر گزارنا واجب ہے۔

مسائل فاتحہ وایصال ثواب

بیشک دعا واستغفار وایصال ثواب کرنا اور فاتحہ پڑھنا مستحب ومندوب ہے ،صحیح مسلم کی حدیث مبارکہ ہے کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے سب عمل منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین اعمال کے

(۱)صدقہ جاریہ

(۲)علم نافع

(۳)اور نیک اولاد جو والدین کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں

ابو نعیم نے طاؤس سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ میت کے پاس سب سے بہتر کلمہ کیا ہے آپ نے فرمایا استغفار۔

طبرانی میں اوسط میں اپنی سند سے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ

حضور ﷺ نے فرمایا میری امت قبر میں گناہ سمیت داخل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی کیوں کی وہ مومنین کی دعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔ (شرح الصدور)

صحیح بخاری کی حدیث مبارکہ ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفی کریم ﷺ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لائے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مصطفی کریم ﷺ کی بارگاہ میں روٹی اور گھی نذر کیا تو آپ ﷺ نے اس پر کچھ پڑھا جو اللہ نے چاہا کہ آپ پڑھیں پس معلوم ہوا کہ کھانا سامنے رکھ کر کے پڑھنا یہ سنت نبوی ہے اور ایسا ہی فاتحہ میں ہوتا ہے۔

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک صاحب رسالت ماب ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ میری والدہ ماجدہ کا اچانک انتقال ہو گیا اور وہ کوئی وصیت نہ کر سکی میں سمجھتا ہوں ان کو اگر بولنے کا موقع ملتا تو ضرور صدقہ کرتی تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو ثواب ملے گا فرمایا ہاں ملے گا۔ (صحیح مسلم)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا ہے ان کے لیے کونسا صدقہ افضل ہے حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا، پانی حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کواں کھدوایا اور کہا یہ کواں سعد کی ماں کے لیے ہے (یعنی اس کا ثواب ان کی روح کو ملے)۔ (سنن ابی داؤد) مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے مندرجہ ذیل باتیں عیاں ہیں میت کے ایصال ثواب کے لیے پانی بہترین صدقہ ہے یعنی جس چیز کی ضرورت ہو اس چیز کو صدقہ کرنا زیادہ بہتر ہے، میت کو ایصال ثواب کرنا جائز ہے، ثواب پہنچانے کے لیے الفاظ زبان سے ادا کرنا صحابی کی سنت ہے کھانا یا شیرنی وغیرہ سامنے رکھ کر ایصالِ ثواب کرنا جائز ہے، غریب و مسکین کو کھانا دینے سے

پہلے ایصال ثواب کرنا جائز ہے کسی چیز پر میت کا نام لینے سے وہ چیز حرام نہ ہوگی۔

الدر المنثور فی تفسیر الماثور میں ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہر سال کے شروع میں شہدائے احد کے مزارات کے پاس یوم شہادت کے موقع پر حاضر ہوتے تھے اور فرماتے تھے: سلام علیکم بما صبرتم یوم عقب الدار اور مصنف عبدالرزاق میں ہے راوی حدیث محمد بن ابراہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، فرماتے ہیں: مصطفی کریم ﷺ بھی تشریف لاتے تھے ساتھ میں خلفاء راشدین بھی اسی طرح تشریف لاتے رہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب عید یا جمعہ یا عاشورہ کا دن یا شب برات ہوتی ہے، اموات کی روحیں اپنے گھر آ کر دروازہ پر کھڑے ہوتی ہیں اور کہتی ہے ہے کوئی ہمیں یاد کریں، ہے کوئی کہ ہم پر ترس کھائے، ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے۔ (ایتان الارواح لدیارہم بعد الرواح)

مسئلہ: ہر تاریخ میں ایصال ثواب کرنا معین تاریخیں ہوں یا غیر معین جائز و درست ہے نیز فاتحہ سوم، چالیسواں، برسی، عرس، کرنا بھی جائز و درست ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: مسلمان کو دنیا سے جانے کے بعد جو ثواب، قرآن مجید کی تلاوت یا کلمہ شریف اور درود شریف کی قرآت اور دوسرے اعمال صالحہ کا تنہا یا کھانے کپڑے وغیرہ کیساتھ پہنچایا جاتا ہے۔ عرف میں اسے فاتحہ کہتے ہیں کہ اس میں سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہے اور اولیاء کرام کو جو ایصال ثواب کرتے ہیں اسے تعظیماً نذر و نیاز کہتے ہیں۔ عام محاورہ ہے کہ بڑوں کو کے حضور جو ہدیہ پیش کرتے ہیں اسے نذر کہتے ہیں۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ بادشاہ نے دربار کیا، اسے نذریں گزریں۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: وقت مقرر کرنا دو قسم پر ہے، شرعی عادی یہاں جو وقت ہے اس کو شرعی کوئی نہیں سمجھتا بلکہ سہولت کہ بنا پر لوگوں نے منتخب کیا ہے کوئی اس کو لازم و واجب نہیں سمجھتا، احادیث رسول ﷺ سے تعینات عادیہ کی چند جھلکیاں نظر ناظرین کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، حضور ﷺ شہدائے احد کے لیے زیارت کے لیے

سال کا آخری اور مسجد قبا میں تشریف آوری کے لیے ہفتہ کا دن اور شکر رسالت کے طور پر روزہ رکھنے کے لیے پیر کا دن منتخب فرمایا، خلیفہ برحق وخلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشورہ کے لیے صبح وشام کا وقت سفر جہاد کے لیے جمعرات کا دن اور طلب علم کے لیے پیر کا دن مقرر فرمایا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعظ ونصیحت کے لیے جمعرات کا دن مقرر فرمایا، علماء سبق شروع کرنے کے لیے بدھ کا دن مقرر کرتے ہیں۔ (رسالہ الحجۃ الفاتحہ لطیب التعین والفاتحہ)

مسئلہ: نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور ہر قسم کی عبادت اور ہر عمل نیک فرض ونفل کا ثواب مردوں کو پہنچا سکتا ہے، اُن سب کو پہنچے گا اور اس کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی، بلکہ اس کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے یہ نہیں کہ اسی ثواب کی تقسیم ہوکر ٹکڑا ٹکڑا ملے۔ (ردالمحتار) بلکہ یہ امید ہے کہ اس ثواب پہنچانے والے کے لیے اُن سب کے مجموعے کے برابر ملے مثلاً کوئی نیک کام کیا، جس کا ثواب کم از کم دس ملے گا، اس نے دس مردوں کو پہنچایا تو ہر ایک کو دس دس ملیں گے اور اس کو ایک سو دس اور ہزار کو پہنچایا تو اسے دس ہزار دس وعلی ہذا القیاس۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: نابالغ نے کچھ پڑھ کر یا کوئی نیک عمل کر کے اُس کا ثواب مردہ کو پہنچایا تو ان شاء اللہ تعالیٰ پہنچے گا۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: قران مجید درود شریف یا کلمہ طیبہ یا کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز ہے۔ (بہار)

مسئلہ: کلمہ طیبہ ستر ہزار مرتبہ مع درود شریف پڑھ کر بخش دیا جائے انشاء اللہ تعالیٰ پڑھنے والے اور جس کو بخشا ہے دونوں کے لیے ذریعہ نجات ہوگا اور پڑھنے والے کو دونا ثواب ہوگا اور اگر دو کو بخشے گا تو تگنا، اس طرح کروڑوں بلکہ جمیع مومنین و مومنات کو ایصال ثواب کر سکتا ہے اس نسبت سے اس پڑھنے والے کو ثواب ہوگا۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ ایک لڑکا کھانا کھا رہا ہے کھانا کھاتے ہوئے اچانک

رونے لگا وجہ دریافت کرنے پر کہا ماں کو جہنم کا حکم ہے اور فرشتے اسے لیے جاتے ہیں (اس شہر میں یہ لڑکا کشف میں مشہور تھا) حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس یہی کلمہ طیبہ ستر ہزار مرتبہ پڑھا ہوا محفوظ تھا، آپ نے اس کی ماں کو دل میں ایصال ثواب کر دیا، فوراً وہ لڑکا ہنسا آپ نے سبب ہنسنے کا دریافت فرمایا، لڑکے نے جواب دیا کہ حضور میں نے ابھی دیکھا میری ماں کو فرشتے جنت کی طرف لیے جا رہے ہیں، شیخ ارشاد فرماتے ہیں اس حدیث کی تصحیح مجھے اس لڑکے کے کشف سے ہوئی اور اس کے کشف کی تصدیق اس حدیث سے ہوئی۔ (الملفوظ)

مسئلہ: اموات مسلمین کے نام پر کھانا پکا کر ایصال ثواب کے لیے تصدق کرنا بلاشبہ جائز ومستحب ہے، اسی طرح مردے کے نام پر فقیر کو دونوں وقت کھانا کھلانا جانوروں کو پانی پلانا قران پاک مساجد ومدارس میں رکھوانا جائز ودرست ہے۔
(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: فاتحہ و نیاز ایسے کھانے پر ہونا بہتر ہے جس کا کوئی حصہ پھیکا نہ جائے جیسے زردہ یا حلوہ یا خشکہ یا وہ پلاؤ جس میں سے ہڈیاں علیحدہ کر لی گئی ہوں۔
(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: قبل دفن تلاوت وغیرہ کا ایصال ثواب کرنا بھی جائز ہے۔ (فتاوی رضویہ)
فاتحہ کے لیے کوئی میعاد ومقدار نہیں دعا مانگنا ہر وقت جائز ہے چالیس قدم قبر سے دور آ کر دعا مانگنا جائز ہے مگر چالیس قدم کی خصوصیت بلا وجہ ہے (لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہیے)۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: قبرستان میں جا کر فاتحہ پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: بعض جاہل گھرانوں میں یہ معمول ہے کہ چالیسویں دن گھڑے یا مٹکے میں نے پانی بھر کر اس پر چادر رکھتے ہیں۔ کچھ پکا کر فاتحہ دلاتے ہیں اور اس کو مکان سے روح نگان قرار دیتے ہیں یہ محض جہالت وحماقت وبدعت ہے۔ ہاں فاتحہ دلانا اچھا ہے یوں ہی چاول میں شکر ڈال کر تقسیم کرتے ہیں۔ شکر چاول مسکین کو تقسیم

کرنا خوب ہے۔مگر برادری میں موت کے لیے نہ بانٹا جائے یہی حکم حلوہ روٹی کا ہے جو شب برات پر برادری میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ہاں برادری میں جو غریب ومسکین ہوں انہیں دینا دوسرے محتاجوں کے دینے سے افضل ہے اور شب برات و عرفہ تک میت کی علیحدہ فاتحہ دلانا اور یہ سمجھنا کہ عرفہ تک الگ کا حکم ہے۔ یہ بھی غلط اور جہالت ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: -شب برات میں حلوہ پکتا ہے اور اس پر فاتحہ دلائی جاتی ہے۔حلوہ پکانا بھی جائز اور اس پر فاتحہ بھی اسی ایصال ثواب میں داخل۔(بہارشریعت) اور یہ حلوہ چونکہ پکایا ہی اس نیت سے جاتا ہے کہ اعزا واقارب میں بھی تقسیم ہوگا اور غربا کو بھی دیا جائے گا۔اس لیے اس کا کھانا سب کے لیے جائز ہے۔شب برات میں یہ حلوہ دراصل اعزا واقارب اور ملنے ملانے والوں میں اس لیے تقسیم کیا جاتا ہے کہ اس سے محبت وخلوص کا اظہار ہوتا ہے۔اور مسلمانوں کا سینہ پندرہویں شب کی برکات کے لیے صاف شفاف آئینہ کی مانند ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک دوسرے کو ہدیہ تحفہ دیا کرو اس سے باہمی محبت بڑھتی ہے۔

مسئلہ: ماہ رجب میں بعض جگہ سورہ ملک چالیس مرتبہ پڑھ کر اسے روٹیوں یا چھواروں پر دم کرتے اور انہیں تقسیم کرتے ہیں اور ثواب مردوں کو پہنچاتے ہیں یہ بھی جائز ہے کہ ایصال ثواب میں داخل ہے۔

مسئلہ: روزانہ فاتحہ دینا ہر جمعرات یا چالیس دن تک فقیر کو کھانا دینا جائز و باعث اجر وثواب ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: ایصال ثواب کے لیے میلاد شریف بھی پڑھوایا جاتا ہے۔ یہ بھی جائز ہے۔اور اجر وثواب کا کام۔اس کا ثواب بھی میت کو پہنچتا ہے۔غرض نیک نیتی سے جو خیر خیرات کی جاتی ہے اور اس کا ثواب میت کو پہنچایا جاتا ہے تو وہ مرنے والا اس سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے دنیا میں دوستوں کے تحفے ہدیہ سے بلکہ کتابوں میں آیا ہے کہ فرشتے ان ثوابوں کو نور کے طبق میں رکھ کر میت کے پاس لے جاتے ہیں

اور اس سے کہتے ہیں کہ اے گہری قبر والے۔ یہ ثواب کے فلاں عزیز یا دوست نے تجھے بھیجا ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: فاتحہ میں کپڑے وغیرہ مسکین کو دینے کی نیت سے رکھنا جائز ہے مگر گھی کا چراغ جلانا فضول ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: حضرت خاتون جنت کی فاتحہ پر کپڑا ڈال کر فاتحہ دلانا اور اس میں یہ قیدیں لگانا کہ سوائے شوہر والی عورت کے، بیوہ یا عقد ثانی والی عورت یا مرد یہ کھانا کھائیں یہ سب عورتوں کی جہالتیں ہیں جن کو مٹانا چاہیے۔کسی نیاز پر پردہ ڈالنے کا کہیں حکم نہیں یہ محض بے ثبوت اور نری اختراعی باتیں ہیں۔(فتاویٰ رضویہ) ہاں مکھی مچھر وغیرہ سے حفاظت کی خاطر کھانے پینے کی چیزوں پر کپڑا ڈال دیا جائے تو مضائقہ نہیں۔بلکہ بہتر ہے۔

مسئلہ: بعض جاہلوں میں مشہور ہے کہ محرم میں سوائے شہدائے کربلا کے دوسروں کو فاتحہ نہ دلائی جائے۔ان کا یہ خیال غلط ہے۔جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہوسکتی ہے۔ان دنوں میں بھی ہوسکتی ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: ڈھیلوں پر دم کر کے قبر میں رکھنا جائز و باعث اجر ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: زندے کے لیے اپنی حیات میں ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔
(فتاوی تاج الشریعہ)

مسئلہ: کفار اور مرتد کو ایصال ثواب کرنا حرام اعتقادا کفر۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: جس قبرستان میں سنی رافضی وہابی سب دفن ہوں اس میں ایصال ثواب کرنا جائز ہے،مگر دعا میں خاص مسلمان مردوں کی روحوں کو ایصال ثواب کرنے کا قصد کرے یا یہ کہے یا اللہ اس قبرستان کے تمام مومنین و مومنات کو ثواب عطا فرما، کہ کافر و مرتد کے لیے ایصال ثواب نہیں اور نہ اس سے ان کو کچھ فائدہ۔

مسئلہ: ہندو اپنے مردے کو ایصال ثواب کے لیے میلاد وغیرہ کے لیے پیسہ دے لینا جائز نہیں۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: کافر کے لیے کافر کے مال سے ایصال ثواب کرنا بھی جائز نہیں۔
(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: ایصال ثواب اور مردوں کو ہدیہ اجر پہنچانا اہل سنت کے نزدیک مقبول عمل ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: کسی عمل کا ثواب اللہ تعالیٰ کی نذر کرنا محض جہالت ہے کہ وہ غنی مطلق ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: حضور اقدس ﷺ خواہ اور نبی یا ولی کو ثواب بخشنا کہنا بے ادبی ہے بخشنا بڑے کی طرف سے چھوٹے کو ہوتا ہے بلکہ نذر کرنا یا ہدیہ کرنا کہے۔(فتاوی رضویہ)

ازالہ شبہہ: بعض لوگ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ جب رسل و ملائکہ معصوم ہیں تو ان کو علیہ السلام کہہ کر ایصال ثواب کرنے کی کیا ضرورت، : اوّل تو علیہ الصلوٰۃ والسلام ایصال ثواب نہیں بلکہ اظہار تعظیم ہے اور ان پر نزول درود وسلام کی دعا اور ہو بھی تو ملائکہ و رسل زیادت ثواب سے مستغنی نہیں۔ حضرت ایوب علیہ الصلوۃ والسلام غسل فرما رہے تھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سونے کا مینھ ان پر برسایا آپ چادر مبارک پھیلا کر سونا اٹھانے لگے ندا آئی اے ایوب، کیا ہم نے تمہیں اس سے غنی نہ کیا عرض کرتے ہیں بے شک تو نے غنی کیا ہے لیکن تیری برکت سے مجھے کسی وقت غنا نہیں۔(الملفوظ)

مسئلہ: عذاب وثواب روح وجسم دونوں پر ہوتا ہے۔(فتاوی رضویہ)

مسئلہ: شب جمعہ روز جمعہ اور رمضان میں مرنے والا سوالات نکیرین وعذاب قبر سے محفوظ رہے گا، اللہ اس سے زیادہ کریم ہے کہ ایک شئ کو معاف فرما کر پھر اس پر مواخذہ کرے۔(شرح الصدور)

مسائل دعوت میت

مسئلہ: موت کے دوسرے یا تیسرے دن اہل میت کی طرف سے کھانے کی ضیافت کرنا سخت ممنوع و ناجائز ہے کہ شرع نے ضیافت خوشی میں رکھی ہے نہ کہ غمی میں۔ (فتاوی قاضی خان)

مسئلہ: میت کے گھر والے تیجہ وغیرہ کے دن دعوت کریں تو ناجائز و بدعت قبیحہ ہے کہ دعوت تو خوشی کے وقت مشروع ہے نہ کہ غم کے وقت اور اگر فقرا کو کھلائیں تو بہتر ہے۔(فتح القدیر)

جلی الصوت لنہی الدعوۃ امام الموت میں ہے کہ یہ ناپاک رسم کتنے قبیح اور شدید گناہوں سخت وشنیع خرابیوں پر مشتمل ہے، اولاً یہ دعوت خود ناجائز و بدعت شنیعہ وقبیحہ ہے، امام احمد نے اپنے مسند اور امام ابن ماجہ سنن میں یہ بسند صحیح حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ ہم گروہ صحابہ اہل میت کے یہاں جمع ہونے اور ان کے کھانا تیار کرانے کو مردے کی نیاحت سے شمار کرتے تھے اور اس کی حرمت پر متواتر حدیثیں ناطق کہ غمی میں یہ تیسرے دن کی دعوت جائز نہیں کہ دعوت تو خوشی میں ہوتی ہے۔(فتاوی عالمگیری) ثانیاً غالباً ورثہ نے کوئی یتیم یا اور بچہ نابالغ ہوتا ہے یا اور ورثہ موجود نہیں ہوتے نہ ان سے اس کا اذن لیا جاتا ہے جب تو یہ امر سخت حرام شدید پر متضمن ہوگا ہاں اگر محتاجوں کے دینے کو کھانا پکوائیں تو حرج نہیں بلکہ خوب ہے بشرطیکہ کوئی عاقل بالغ اپنے مال خاص سے کرے یا ترکہ سے کریں تو سب وارث موجود و بالغ و راضی ہوں جیسا کہ فتاوی بزازیہ وتاتارخانیہ میں ہے۔ ثالثاً یہ عورتیں کہ جمع ہوتی ہیں افعال منکرہ کرتی ہیں مثلاً چلا کر رونا پیٹنا بناوٹ سے منھ ڈھانکنا الی غیر ذالک اور یہ سب نیاحت ہے اور نیاحت حرام ہے ایسے مجمع کے لیے عزیزوں اور دوستوں کو بھی جائز نہیں کہ کھانا بھیجیں کہ گناہ کی امداد ہوگی نہ کہ اہل میت کا اہتمام طعام کرنا کہ سرے سے ناجائز ہے تو اس ناجائز مجمع کے

لیے ناجائز تر ہوگا۔ رابعا اکثر لوگوں کو اس رسم شنیع کے باعث اپنی طاقت سے زیادہ ضیافت کرنی پڑتی ہے یہاں تک کہ میت والے بیچارے اپنے غم کو بھول کر اس آفت میں مبتلا ہوتے ہیں کہ اس میلے کے لیے کھانا، پان جھالیا کہاں سے لائیں اور بارہا ضرورت قرض لینے کی پڑتی ہے۔ ایسا تکلف شرع کو کسی امر مباح کے لیے بھی زنہار پسند نہیں۔ نہ کہ ایک رسم ممنوع کیلیے پھر اس کے باعث جو دقتیں پڑتی ہیں خود ظاہر ہیں پھر اگر قرض سودی ملا تو حرام خالص ہوگیا۔ اور معاذ اللہ لعنت الٰہی سے پورا حصہ ملا کہ بے ضرورت شرعیہ سود دینا بھی سود لینے کے باعث لعنت ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں فرمایا غرض اس رسم کی شناعت وممانعت میں شک نہیں اللہ عزوجل مسلمانوں کو توفیق بخشے کہ قطعا ایسی رسوم شنیعہ جن سے ان کے دین ودنیا کا ضرر ہے ترک کردیں اور طعن بے ہودہ کا لحاظ نہ کریں۔

مسئلہ: جن لوگوں سے قرآن مجید یا کلمہ طیبہ پڑھوایا، ان کے لیے بھی کھانا تیار کرنا ناجائز ہے۔ (ردالمحتار) یعنی جب کہ ٹھہرالیا ہو یا معروف ہو یا وہ اغنیا ہو،

مسئلہ: میت کے گھر والوں کو جو کھانا بھیجا جاتا ہے یہ کھانا صرف گھر والے کھائیں اور انھیں کے لائق بھیجا جائے زیادہ نہیں اوروں کو وہ کھانا، کھانا منع ہے۔ (کشف الغطا) اور صرف پہلے دن دو وقت کا کھانا بھیجنا سنت ہے اور باصرار انہیں کھلائیں اس کے بعد مکروہ۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: سوم کے چنا کے مستحق فقراء ہیں، غنی کو نہ چاہیے۔ (فتاوی رضویہ)

البتہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چہلم وچالیسواں کے دعوت کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ عرف عام پر نظر شاہد کہ چہلم وغیرہ کے کھانے پکانے سے لوگوں کا اصل مقصود میت کو ثواب پہنچانا ہوتا ہے اسی غرض سے یہ فعل کرتے ہیں لہٰذا اسے فاتحہ کا کھانا چہلم کی فاتحہ وغیرہ کہتے ہیں، اور شک نہیں کہ اس نیت سے جو کھانا پکایا جائے مستحسن ہے اور عندالتحقیق صرف فقراء پر ہی تصدق میں ثواب نہیں بلکہ اغنیاء پر بھی مورث ثواب ہے، حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرماتے ہیں ہر گرم جگر میں ثواب ہے، یعنی جس زندہ کو کھانا کھلائے گا، پانی پلائے گا ،ثواب پائے گا، اور ایک حدیث مبارکہ میں ہے جو کچھ آدمی کھائے اس میں ثواب ہے اور جو درندہ کھا جائے اس میں ثواب ہے اور جو پرندہ کو پہنچے اس میں ثواب ہے، اور مدار کار نیت پر ہے تو جو کھانا فاتحہ کے لیے پکایا گیا بلاتے وقت اسے بلفظ دعوت تعبیر کرنا اس نیت کو باطل نہ کریگا جیسے کسی نے اپنے محتاج بھائی بھتیجوں کو عید کے دن کچھ روپیہ دل میں زکوۃ کی نیت سے اور زبان سے عیدی کا نام کر کے دیں تو زکوۃ ادا ہوجائے گی، عیدی کہنے سے نیت باطل نہ ہوگی، مع ہذا اپنے قریبوں عزیزوں کے مواسات بھی صلہ رحم وموجب ثواب ہے اگرچہ اوہ اغنیاں ہوں، اور آدمی جس امر پر خود سوار پائے وہ کوئی فعل ہو اس کا ثواب اس میت کو پہنچا سکتا ہے، کچھ خاص تصدق ہی کی تخصیص نہیں، جیسا کہ امام عینی نے بنایہ میں مرقوم فرمایا یوں بھی اس نیت محمود میں کچھ خلل نہیں اگرچہ افضل وہی تھا کہ صرف فقراء پر تصدق کرتے کہ جب مقصود ایصال ثواب تو وہی کام مناسب تر جس میں ثواب اکثر وافر پھر بھی اصل مقصود مفقود نہیں جب کہ نیت ثواب پہنچانا ہے، ہاں جسے یہ مقصود ہی نہ ہو بلکہ دعوت ومہمان داری کی نیت سے پکائے جیسے شادیوں کا کھانا پکاتے ہیں تو اسے بے شک ثواب سے کچھ علاقہ نہیں نہ ایسی دعوت شرع میں پسند نہ اس کا قبول کرنا چاہیے یا ایسی دعوتوں کا محل شادیاں ہیں نہ کہ غمی، لہٰذا علماء فرماتے ہیں کہ یہ بدعت سیہ ہے جس طرح میت کے یہاں روز موت سے عورتیں جمع ہوتی ہیں اور ان کے کھانے دانے پان چھالیا کا اہتمام میت والوں کو کرنا پڑتا ہے وہ کھانا فاتحہ وایصال ثواب کا نہیں ،ہوتا بلکہ وہی دعوت ومہمان داری ہے کہ غمی میں جس کی اجازت نہیں یوں ہی چہلم یا برسی یا ششماہی پر جو کھانا بنیت ایصال ثواب محض ایک رسمی طور پر پکاتے ہیں اور شادیوں کی بھاجی کی طرح برادری میں باٹتے ہیں وہ بھی بے اصل ہے جس سے احتراز چاہیے، خصوصا جب اس کے ساتھ ریا وتفاخر مقصود ہو کہ جب تو اس فعل کی حرمت میں اصلا کلام نہیں، حدیث صحیح میں ہے یعنی جو کھانے ریا وتفاخر کے لیے

پکائے جاتے ہیں ان کے کھانے سے مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے، مگر بے دلیل واضح کسی مسلمان کا یہ سمجھ لینا کہ یہ کام اس نے تفاخر و ناموری کے لیے کیا ہے جائز نہیں کہ قلب کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔ (فتاوی رضویہ)

مسئلہ: عورت کو کھانے پر فاتحہ پڑھنا جائز ہے جس طرح مرد کے لیے حکم ہے اسی طرح عورت کے لیے بھی حکم ہے دونوں کے لیے کوئی تفریق نہیں۔

(فتاوی بحر العلوم)

مسئلہ: نیاز اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، طعام میت نہیں وہ تبرک ہے، فقیر وغنی سب کے لیے اجازت ہے، منع نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

ازالہ شبہ: طعام میت کے کھانے سے دل مردہ ہوجاتا ہے، شرعا اس کی اصل نہیں یہ تجربہ کی بات ہے اور اس کے معنی یہ ہیں جو طعام میت کے متمنی رہتے ہیں ان کا دل مرجاتا ہے ذکر و طاعت الٰہی کے لیے حیات و چستی اس میں نہیں رہتی، کہ وہ اپنے پیٹ کے لقمہ کے لیے موت مسلمین کے منتظر رہتے ہیں، اور کھانا کھاتے وقت موت سے غافل اور اس کی لذت میں شاغل ہوتے۔ (فتاوی رضویہ)

مسائل وصیت

ابن ماجہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کی موت وصیت پر ہو وہ عظیم سنت پر مرا اور اس کی موت تقوی اور شہادت پر ہوئی اور اس حال میں مرا کہ اس کی مغفرت ہوگئی۔ (مشکوٰۃ)

ابن ماجہ وبیہقی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت سے اس کی میراث کو کاٹ دے گا۔ (مشکوۃ)

شریعت مطہرہ میں ایصاء یعنی وصیت کرنے کا معنی یہ ہے کہ بطور احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا اپنے منفعت کا مالک بنانا۔ (فتاوی ہندیہ)

وصیت میں چار امور کا ہونا لازم ہے:

(۱) موصی یعنی وصیت کرنے والا

(۲) موصی لہ، یعنی جس کے لیے وصیت کی جائے

(۳) موصی بہ، یعنی جس چیز کی وصیت کی جائے

(۴) وصی، یعنی جس کو وصیت کی جائے۔

مسئلہ: وصیت کرنا مستحب ہے جب کہ اس پر حقوق اللہ کی ادائیگی باقی نہ ہو اگر اس پر حقوق اللہ کی ادائیگی باقی ہے جیسے اس پر کچھ نمازوں کا ادا کرنا باقی ہے، یا اس پر حج فرض تھا ادا نہ کیا یا روزہ رکھنا تھا نہ رکھا تو ایسی صورت میں ان کے لیے وصیت کرنا واجب ہے وصیت کی چار قسمیں ہیں (۱) وصیت واجبہ، جیسے زکاۃ کی وصیت اور کفارہ کی وصیت اور صدقہ وصیام وصلاۃ کی وصیت (۲) مباحہ جیسے وصیت اغنیاء کے لیے (۳) وصیت مکروہہ جیسے اہل فسق ومعصیت کے لیے جب یہ گمان غالب ہو کہ وہ مال وصیت گناہ میں صرف کرے گا (۴) اس کے علاوہ کے لیے وصیت مستحب ہے۔ (درمختار)

مسئلہ: وصی کی شرط یہ ہے کہ موصی مالک بنانے کا اہل ہو اور موصی لہ مالک بننے کا اہل ہو اور موصی بہ اور موصی کی موت کے بعد قابل تملیک مال یا منفعت ہو۔ (بدائع)

مسئلہ: وصیت قبول کرنے کا اعتبار موصی کی موت کے بعد ہے اگر موصی لہ نے موصی کی زندگی میں ہی اسے قبول کیا یا رد کیا تو یہ باطل ہے موصی لہ کو اختیار رہے گا وہ موصی کے انتقال کے بعد وصیت کو قبول کرے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ایصاء کا حکم یہ ہے کہ مال وصیت موصی لہ کی ملکیت میں ایسا داخل ہوجاتا ہے جیسے ہبہ کیا ہوا مال۔ (درمختار)

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ انسان اپنے تہائی مال سے کم میں وصیت کرے خواہ ورثہ مالدار ہوں یا فقراء۔ (ہدایہ)

مسئلہ: جس کے پاس مال تھوڑا ہو اس کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ وصیت نہ

کرے جب کہ اس کے وارث موجود ہوں اور جس شخص کے پاس مال کثیر ہو اس کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ اپنے ثلث مال سے زیادہ کی وصیت نہ کرے۔

مسئلہ: وصیت ثلث مال سے زیادہ کی جائز نہیں مگر یہ کہ وارث اگر بالغ ہیں اور نابالغ یا مجنون نہیں اور وہ موصی کی موت کے بعد ثلث مال سے زائد کی وصیت جائز کردیں تو صحیح ہے موصی کی زندگی میں اگر وارثوں نے اجازت دی تو اس کا اعتبار نہیں موصی کی موت کے بعد اجازت معتبر ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ہے۔ (فتاوی قاضی خان)

مسئلہ: وارثوں کی اجازت کے بغیر اجنبی شخص کے لیے تہائی مال میں وصیت صحیح ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: وصیت کرنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی وصیت سے رجوع کر لے، یہ رجوع کبھی صراحتا ہوتا ہے اور کبھی دلالۃ۔ صراحتا کی صورت یہ ہے کہ صاف لفظوں میں کہے کہ میں نے وصیت سے رجوع کرلیا یا اسی قسم کو اور صریح لفظ بولے اور دلالتا رجوع کرنے کی صورت یہ ہے کہ کوئی ایسا عمل کرے جو رجوع کرلینے پر دلالت کرے اس کے لیے اصل کلی یہ ہے کہ ہر ایسا فعل جسے ملک غیر میں عمل میں لانے سے مالک کا حق منقطع ہوجائے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: کسی شخص نے یہ وصیت کی کہ مجھے فلاں شخص غسل دے تو یہ وصیت باطل ہے۔ (بہار)

مسئلہ: کسی شخص نے وصیت کی کہ میرا جنازہ فلاں بستی یا فلاں شہر میں لے جایا جائے اور وہاں دفن کیا جائے یہ وصیت باطل ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے اپنی قبر پختہ خوبصورت بنانے کی وصیت کی تو یہ وصیت باطل ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ایک شخص نے وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد لوگوں کے لیے تین

دن کھانا پکوایا جائے تو یہ وصیت باطل ہے۔ (جد الممتار)

مسئلہ: کوئی شخص یہ وصیت کرے کہ میرے مرنے کے بعد کھانا تیار کیا جائے اور تعزیت کرنے کے لیے آنے والوں کو کھلایا جائے تو یہ وصیت ثلث مال میں نافذ ہوگی۔ (عالمگیری)

مسئلہ: اگر تعزیت کے لیے عورتیں جمع ہوں کہ نوحہ کریں تو ان کے لیے کھانے کا اہتمام نہ کیا جائے کہ گناہ پر مدد دینا ہے۔ (فتاوی قاضی خان)

مسئلہ: اپنے گھر میں دفن کرنے کی وصیت کی تو یہ وصیت باطل ہے لیکن اگر اس نے یہ وصیت کی کہ میرا گھر مسلمانوں کے لیے قبرستان بنا دیا جائے تو پھر اس گھر میں اس کا دفن کرنا جائز وصحیح ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ یہ وصیت کی کہ مجھے اپنے کمرے میں دفن کیا جائے تو یہ وصیت صحیح نہیں ،اسے مقابر مسلمین میں دفن کیا جائے گا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: یہ وصیت کی کہ میرے جنازہ کی نماز فلاں شخص پڑھائے تو یہ وصیت باطل ہے۔ (بہار)

✵ ✵ ✵ ✵

مراجع ومصادر

قرآن مجید
تفسیر دُرِّ منثور
تفسیرِ صاوی
صحیح بخاری
صحیح مسلم
جامع ترمذی
سنن ابوداؤد
سنن نسائی
سنن ابنِ ماجہ
فتاوی شامی
فتاوی عالمگیری
فتاوی قاضی خان
فتاوی بزازیہ
فتاوی تاتارخانیہ
ہدایہ اولین
فتح القدیر
البنایہ
غنیۃ المتملی
البحر الرائق

منیۃ المصلی
المدخل
حاشیۃ الطحطاوی
مراقی الفلاح
نور الایضاح
شرح وقایہ
المختصر القدوری
النامی شرح الحسامی
جد الممتار
النہر الفائق
فتاوی رضویہ
فتاوی مصطفویہ
فتاوی امجدیہ
فتاوی بحر العلوم
فتاوی تاج الشریعہ
بہارِ شریعت
احکام شریعت
رسم ورواج کی شرعی حیثیت

﴿اہلِ علم سے التماس﴾

کتابت کی خطا یا کوئی خامی یا قابل گرفت عبارت نظر آئے تو بلا تامل مندرجہ ذیل نمبر پر رابطہ کر کے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی تصحیح ہو سکے۔

العارض وصی احمد قادری غفرلہ
رابطہ نمبر: 6398643679
7351104956:

(کال کرنے کا وقت صبح ۱۱ تا ۱)